WWW.NOVELSCLUBB.COM

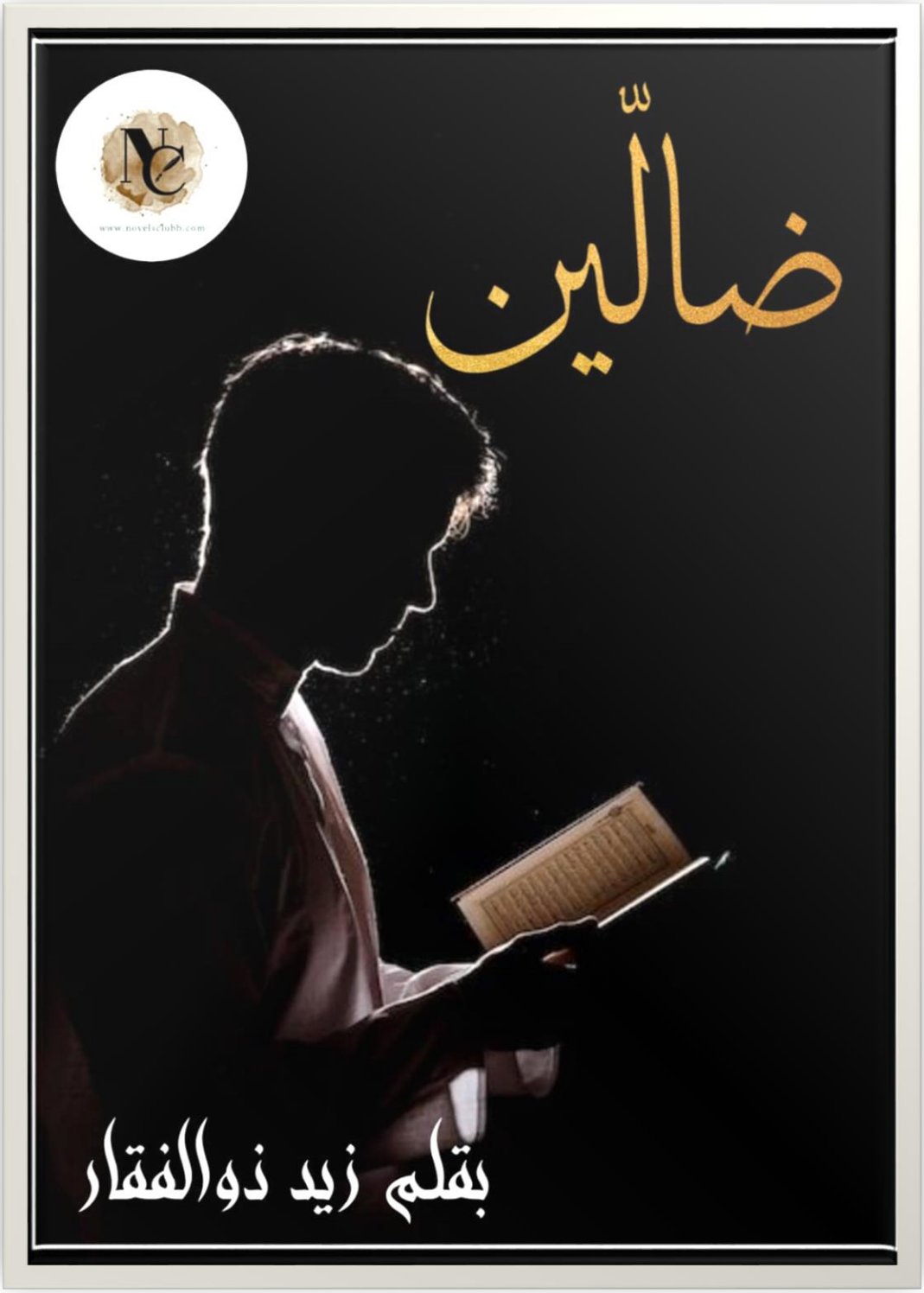

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ضالین

از

زید ذوالفقار

www.novelsclubb.com

پہلا باب: ابتداء

"اور وہ وقت بھی ہے یاد کرنے کے قابل جب ربِ کائنات نے فرشتوں کو کہا کہ میں زمین پر اپنا نائب بھیجنے والا ہوں تو وہ بولے

اب تو اس زمین کسی ایسے کو بھیجے گا جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی پکارتے رہتے ہیں۔

رب العالمین نے فرمایا

"یقیناً میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو"

(سورت البقرہ آیت نمبر 30)

وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا۔

کچی پکی اینٹوں سے بنا جنکی مٹی اور گارے سے چنائی کی گئی تھی۔دو چھوٹے چھوٹے کمرے جن کے آگے زرا سا برآمدہ تھا اور انکے سامنے زرا سا ننھا چُنا صحن۔بس اتنا سا ہی۔

اس لمحے وہ اِتا سا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔منہ پہ میک اپ کی تہیں جمائے سجی سجائی عورتیں،لٹھے دار شلواروں اور اکڑی ہوئی قمیضوں میں پھنسے مرد۔بچے اور بوڑھے۔وہ سب دلہن کی رخصتی دیکھنے کو جمع ہوئے تھے۔

اس چھوٹے سے حبس بھرے کمرے میں امبرین دلہن بنی ماں کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس اتنا بھی مت رو۔۔۔میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔پورے نو ہزار لئیے ہیں رجو کمینی نے۔۔۔۔"

"چل بس دھی رانی۔ چل سب انتظار کر رہے ہیں"

اسے کالی چادر اوڑھادی گئی۔ گھونگٹ نکال دیا گیا۔

باہر براتیوں اور مہمانوں کا جم غفیر اکٹھا تھا جو اسکے پیچھے پیچھے تھے۔ کسی نے ڈیک پہ رخصتی کے درد یلے گانے چلادیئے تھے۔

"اللہ تجھے خوش رکھے۔ آباد رکھے۔"

باپ نے اسے گلے لگایا۔ پیچھے ماں نے اسکی بڑی بہن کے کانوں میں سرگوشی کر کے پوچھا

"اے اس سے سلامیوں کے پیسے لے لیئے ہیں؟؟؟ ساتھ ہی تو نہیں لے جا رہی ؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں اماں میں نے لے لیئے تھے سارے"

"اچھا کیا۔۔۔۔ ہمارا حق بنتا ہے"

اُدھر قرآن پاک کی چھایا تلے وہ رخصت ہو رہی تھی۔ بچیوں نے بچے کچھے، بارات کے استقبال سے بچے پھول اس پہ نچھاور کیئے تھے۔

اسکی ماں اب ذرا بلند آواز میں رونے لگی ہے۔ اسکی بیٹیاں اسے سہارا دے رہی ہیں۔ ابا بھی گیلی آنکھیں صاف کر رہے ہیں۔ گاڑیاں چلنے کو تیار ہیں۔ کچھ منچلے پٹاخے جلا جلا کر پھینک رہے ہیں۔ ایک بڑے دل والے نے دس دس کے چھ سات نوٹ بھی ان بچوں کے اِجڑ پہ اچھال دیئے ہیں۔

جامعہ عثمانیہ کے اونچے اونچے مینار سورج کی تیز روشنی میں سونے کے ایسے چمک رہے تھے۔ پُر حدت زرد زرد کرنیں سرکے بل مسجد کے صحن میں اتر رہی تھیں۔ مسجد سے ملحقہ مدرسے میں خاموشی تھی۔ طالب علموں کو چھٹی ہو چکی تھی۔ کچھ

لڑکے اندر درس گاہ میں سونے کے لئیے لیٹ چکے تھے، کچھ اپنے دیگر کاموں میں مصروف تھے۔

ایسے میں سعد مدرسے کے صحن میں بنے اس گھاس کے قطعے میں، دھریک کی میٹھی چھاؤں تلے بیٹھا، سامنے تپائی پہ سیپارہ رکھے دہرائی کرنے میں مصروف تھا۔ وہ اچھا خوش شکل، چودہ پندرہ سال کا لڑکا تھا جس کی مسیں ابھی بھیگ رہی تھیں۔

تبھی وہ لمبا سا لڑکا اسکے پاس آ بیٹھا تھا

"کیا ہوا سونا نہیں ہے؟؟؟؟"

وہ اپنا پڑھتا رہا

www.novelsclubb.com

"اب نہیں سوئے گا تو ظہر کے بعد پڑھائی میں تجھے نیند آئے گی۔ پھر سوتا دکھا تو قاری لتریشن کرے گا"

"سبق یاد نہیں ہوا تب بھی لتریشن ہو گی"

وہ ہنس دیا

"میرے پیار، تو ڈرتا بہت ہے۔ بڑا ٹائم ہوتا ہے ظہر کے بعد۔تب کر لینا"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"تب نہیں ہوتا۔تب منزل بھی یاد کرنی ہوتی ہے"

اس نے ناک سے مکھی اڑائی اور منہ بسور کر اسے دیکھا

"مطلب تو نے نہیں آنا؟؟؟؟؟؟؟"

سعد نے نفی میں سر ہلایا

"تو میں اکیلا اوپر جاؤں؟؟؟؟اوپر اور کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

سعد نے اسے دیکھا۔وہ معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"چل ناں۔۔۔۔۔۔!!!!"

اس نے بائیں آنکھ کو بھینچ کر التجائیہ لہجے میں کہا تھا۔سعد نے سیپارہ بند کر دیا تھا۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو رومیصہ جلدی سے باورچی خانے سے باہر نکلی تھی۔

وہ اب چلتا ہوا برآمدے میں بچھی چارپائی پہ آکر بیٹھ گیا تھا۔

"کہاں رہ گئے تھے آپ فرحان؟؟؟؟میرا دل اتنا پریشان ہو رہا تھا؟؟؟؟"

اس نے جلدی سے پوچھا تھا۔

"پانی لاؤ"

وہ اسکا سوال ان سنا کر کے بولا تھا۔وہ جلدی سے پانی کا گلاس بھر لائی

www.novelsclubb.com

"عادل کہاں ہے؟؟؟وہ بھی تو آپ کے ساتھ گیا تھا ناں؟؟؟؟؟"

وہ خاموشی سے پانی پیتا رہا تھا۔

"میں تو آپکو فون کر کر کے تھک گئی۔دل میں سو طرح کے وسوسے آرہے تھے کہ یااللہ خیر ہو۔اپ جواب کیوں نہیں دے رہے؟؟؟؟؟؟"

فرحان نے خالی گلاس اسے تھمایااور اٹھ کھڑا ہوا۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"فرحان!!!!!"

وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔وہ پیچھے ہی اندر آئی

"میرا بچہ کہاں ہے؟؟؟؟میرا عادل؟؟؟؟؟؟؟؟"

اب کے اس نے تیز آواز میں پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ آپ کے ساتھ گیا تھاناں؟؟؟؟کہاں چھوڑ کر آئے ہیں اسے؟؟؟؟؟"

اس نے پلٹ کر اسے دیکھااور سپاٹ لہجے میں بولا

"وہاں جہاں بہت عرصے پہلے اسے چھوڑ آنا چاہئیے تھا"

رومیصہ نے چکرا کر دہلیز کو تھاما تھا۔

وہ کچی آبادی تھی۔

اونچے نیچے، چھوٹے چھوٹے مکانات تھے۔ نیچی چھتیں، کمزور دیواریں۔ اُبلتی نالیاں، جابجا ٹھہرا پانی۔ گندے مندے کھیلتے بچے۔ اسی آبادی میں زرا سا آگے وہ گھر تھا جسکا بڑا سا کچا صحن تھا۔ اسی صحن میں بچھی چارپائی پہ وہ لحیم شحیم سی مرد نما عورت بیٹھی تھی۔ ایک ہاتھ میں چھوٹا سا شیشہ اور دوسرے میں موچنا لئیے وہ اوپری ہونٹ پہ اگے بال نوچنے میں مصروف تھی۔

یہ بڑے بڑے سے نقوش۔ مردانہ سا لہجہ۔ کرخت سی آواز۔ خواجہ سرا۔

پاس ہی پائنتی پہ ٹِکا وہ دس بارہ سالہ بچہ رو رہا تھا۔

"مجھے مما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔مجھے ان کے پاس بھیج دیں۔۔۔۔مجھے انکی یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔انکل پلیز۔۔۔۔میرے ابو کو فون کریں ناں۔۔۔۔۔"

وہ چونک پڑی

"انکل؟؟؟؟وے فٹے منہ تیرا میں تجھے انکل لگتی ہوں؟؟؟؟؟"

وہ پھر سے رونے لگا تھا۔وہ بدمزہ ہوئی

"ہائے ربا میں کدھر پھنس گئی۔یہ کیا جنجال پلے پڑ گیا میرے۔نی تارہ۔۔۔۔۔نی چھیمی۔۔۔۔۔"

اس نے ماتھے پہ ہاتھ مار کر خود کو کوسا اور بلند آواز میں پکارنے لگی

www.novelsclubb.com

"ساری کی ساری ہڈحرامیں ہیں۔بس کھانا ٹھونسنا آتا ہے۔نی تارہ۔۔۔۔۔کدھر مر گئی ہو"

بچہ مسلسل رو رہا تھا۔

"مما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ مما۔۔۔۔۔"

تبھی وہ بھڑکیلے سے لباس میں خواجہ سرا باہر آیا تھا۔ منہ پہ میک اپ کی تہیں۔ موٹے موٹے نقوش۔

"کیا ہو گیا گرو جی؟؟؟ کیوں حلق پھاڑ رہے ہیں؟؟؟؟"

"وہ مرجانی تارہ کدھر ہے؟؟؟"

"وہ تو شو کرنے گئی ہے"

اس نے اپنا لمبا پراندہ ہوا میں لہرایا اور دلچسپی سے بچے کو دیکھا

"اور تو اندر کونسے شو کر رہی تھی جو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی تجھ تک ہڈ حرامے؟؟؟؟؟"

"یہ کدھر سے آیا گرو جی؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اسی لئیے حلق پھاڑ رہی تھی۔رو رو کے اس نے میرا منھا خراب کر دیا ہے۔اس منحوس مارے کو لے جا اندر۔۔۔۔۔"

وہ بیزاری سے بولی تھی

"یہ آیا کدھر سے گرو جی؟؟؟؟؟؟"

"خریدا ہے۔آج ہی۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے منہ ٹیڑھا کر کے بال نوچنے لگی تھی۔

کمرے میں ملجگا سا اندھیرا تھا۔اور خاموشی تھی۔

www.novelsclubb.com

چھت والا پنکھا پوری رفتار سے گھوم رہا تھا۔کھڑکی پہ پڑے پردے ہوا میں جھول رہے تھے۔کمرے کے وسط میں بچھے سنگل بیڈ پہ وہ لڑکا آڑھا ترچھا سو رہا تھا۔پاس ہی ایک کتاب کھلی پڑی تھی۔

"احسن۔۔۔۔۔۔احسن بیٹا۔۔۔۔"

امی نے اندر آ کر اسے پکارا تھا

"دیکھو تو، یہ پڑھتے پڑھتے سو گیا۔۔۔۔احسن اٹھو بھی، اکیڈمی نہیں جانا کیا؟؟؟؟؟

"

وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا

سوئی سوئی سی آنکھیں۔۔۔۔ماتھے پہ بکھرے بال۔۔۔۔قدرے گندمی سی رنگت۔۔۔۔جاذب سے نقوش۔۔۔۔۔

"کک۔۔۔کیا ٹائم ہو گیا؟؟؟؟میرا ٹیسٹ تھا آج۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے وقت دیکھا اور بستر سے اترا

"آرام سے۔۔۔۔"

محض دس منٹ بعد وہ تیار شیار سا، بیگ ڈالے نکلنے کو تھا۔

"خالی پیٹ جا رہا ہے۔۔۔۔کچھ کھالو بیٹا۔۔۔۔"

"نہیں امی میں پہلے ہی لیٹ ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے وہیں سے کہا تھا

"اللہ حافظ!!!!"

وہ سائیکل کیئے نکل گیا تھا۔

دولہے کی پھولوں سے سجی گاڑی اس دو منزلہ مکان کے سامنے رکی تھی جو اس وقت لائٹنگ سے سجا ہوا تھا۔روشنیاں لڑیوں کی صورت میں بہت بھلی محسوس ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دور تک آتشبازی کا شور تھا۔ڈھول والا ڈھول پیٹ رہا تھا۔لونڈے لپاڑے جمع تھے۔

لڑکیوں نے دلہن کو سہارا دیا اور اندر لے گئیں۔ باپ نے دولہا بنے بیٹے پہ سے نوٹوں کی گڈی واری تھی۔

اندر بہنیں نیگ لینے کو کھڑی تھیں۔

ساس نے اپنی بڑی بہو کے کان میں سرگوشی کی تھی

"اسے کمرے میں لے جاؤ۔ محلے والیوں کو نا دیکھنے دینا۔ کسی ناکام کا جوڑا ہے اور میک اپ بھی بہت ہی گھٹیا ہے۔ ایویں دیکھ کر باتیں کریں گی بعد میں"

"جی امی"

وہ اسے کمرے میں لے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے عمران نے بھی کیا دیکھا اس میں۔ نامنہ نامتھا جن پہاڑوں لتھا۔ ہونہہ فُقرے کہیں کے"

انہوں نے بدمزہ ہو کر سوچا تھا۔

جامعہ کی چھت پہ منڈیر کے پاس وہ دونوں چھاؤں میں پاس پاس بیٹھے تھے۔ گھٹنے اکڑائے، دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔

"تو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ پریشان نا ہوا کر سعدے!"

علی نے اس سے کہا تھا

"دو دن کی زندگی ہے، مزے کر۔ جو وقت سکون کا ہے تو اس میں بھی بیٹھا پریشان ہو رہا تھا"

"یار مجھے کل بھی سبق یاد نہیں تھا۔ پتہ ہے قاری سے ڈنڈا کھاتے کھاتے بچا۔ وہ کہتے جب سے تو علی کے ساتھ رہنے لگا ہے تیرا دھیان نہیں رہا پڑھائی میں"

اسے غصہ چڑھا

www.novelsclubb.com

"قاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے میں ہی کھٹکتا رہتا ہوں۔دنیا کے سارے فساد علی ہی تو پھیلا رہا ہے"

سعد ہنس پڑا

"استاد ہیں وہ"

"استاد ہے تو استاد بن کر رہے ناں۔اتنی روک ٹوک،بلاوجہ کے الزام لگانے مجھ پہ۔"

اس نے سعد کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"اب تو خود بتا،میرا جگر ہے تو،میں کیوں تجھے پڑھائی سے دور کروں گا؟؟؟؟میں بھلا کیوں چاہوں گا کہ تجھے پھینٹی لگتی رہے؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

سعد نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا

"چل جانے دے یار۔تو موڈ خراب نا کر اپنا"

علی نے اسکی ران پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"بس ادھر تو ہے اس لئیے میں یہاں رکا ہوا ہوں ورنہ میں نے چلے جانا تھا سب کچھ چھوڑ کے۔۔۔۔۔"

رومیصہ کا رو رو کر برا حال تھا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے میرا بچہ واپس لا کر دیں۔مجھے میرا عادل چاہئیے۔۔۔۔۔مجھے اسے واپس لا کر دیں۔۔۔۔"

رو رو کر اسکی آنکھیں سوجن کا شکار تھیں۔ حلق چلا چلا کر بیٹھ چکا تھا

www.novelsclubb.com

"میرا اتنا چھوٹا سا بچہ ہے۔اسے تو نوالے بھی مھں اپنے ہاتھ سے کھلاتی تھی۔وہ میرے بغیر رہتا ہی نہیں ہے۔۔۔ نہیں نہیں، مجھے وہ واپس لا کر دیں"

"بس کر۔۔۔"

فرحان نے بیزاری سے کہا تھا

"کیوں بس کروں؟؟؟؟آپ اتنے سنگدل کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟؟میں ماں ہوں اسکی، کیسے رہ سکتی ہوں اس سے دور، اسکے بغیر؟؟؟؟؟"

وہ چلائی تھی

"میں تیری زبان کھینچ دوں گا بے غیرت اگر اب چلائی تو۔۔۔۔۔میں نے کہہ دیا ناں کہ وہ واپس نہیں آئے گا"

"کیوں؟؟؟؟"

وہ دوبدو بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ بحث میں کئی بار کر چکا ہوں۔اب اور نہیں۔۔۔۔بس"

اس نے رومیصہ کے بال جکڑے تھے

"ایک بات کان کھول کے سن لے پھر نہیں دوہراؤں گا۔اسکی وجہ سے اس محلے میں میری جتنی بے عزتی ہو چکی ہے وہ کافی ہے،بس اب اور نہیں۔وہ جن جیسا تھا، انکے درمیان پہنچ گیا ہے۔اور اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گا"

تکلیف کی شدت سے رومیصہ کی کراہ نکلی تھی

"وہ بیٹا ہے ہمارا!!!!!"

"وہ میرا کچھ نہیں لگتا"

وہ چلایا تھا اور اسے دھکا دیا

"وہ خرابی میری نسل میں سے نہیں تھی۔وہ میرا خون نہیں ہو سکتا۔ہر گز نہیں۔ وہ ہیجڑا تمہارے بطن کی پیداوار تھا۔بس تمہاری خامی تھا جو میں نے دور کر دی ہے خود سے۔۔۔۔۔بس"

وہ سختی سے کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

تارہ شو سے واپس آچکی تھی۔اب وہ گروجی کے پاس چارپائی پہ بیٹھی تھی۔

وہ ایک واجبی سی شکل صورت کا خواجہ سرا تھی۔ویسی ہی جیسی ہم نے اکثر دیکھے ہیں۔شادی بیاہ پہ،ناچتے گاتے۔بس ہو بہو وہی۔۔۔تیز میک اپ،چمکدار لباس، کھلے بال،زیورات۔۔۔۔۔

"ہائے تھُڑدلے لوگ۔دفع ہونے دس کا نوٹ بھی وار کر ایسے اچھالتے ہیں جیسے دس ہزار کا ہو۔ہونہہ"

اس نے غصے سے کہا اور وہ نوٹ گننے لگی۔کل ملا کر بس آٹھ سو دس روپے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسے قہر چڑھ گیا تھا

"کوئی بات ہے کرنے کی بھلا؟؟؟؟مجھے نچا نچا کر باندری بنا دیا اور ویلوں کے نام پہ یہ،لعنت ہے"

اس نے سارے مڑے تڑے نوٹ دور پھینکے تھے۔

"ناں تارہ ناں۔رزق کو ایسے نہیں پھینکتے۔۔۔۔۔"

اس عورت نما گرو جی نے اسکا شانہ ہلایا

"میں بتا رہی ہوں آپکو آج کے بعد میں نے ان مکھی چوسوں کے گھر نہیں جانا۔ ٹکے ٹکے کی حیثیت نہیں ہے انکی۔شوہدے۔۔۔۔۔"

اسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ اٹھی اور بکتی جھکتی اندر چلی گئی تھی۔

گرو جی نے منہ بنایا اور بکھرے نوٹوں کو دیکھا۔

"ہائے حرامڑ کیسے نوٹ پھینک کے چلی گئی۔ہونہہ بڑی مہارانی ہے جیسے۔۔۔۔۔۔ ہائے میرے گوڈے"

www.novelsclubb.com

وہ بمشکل اٹھ کر نوٹ چگنے لگ گئی تھی۔

کلاس روم میں ٹیسٹ ہو رہا تھا۔

سب طلباء خاموشی سے اپنا اپنا لکھنے مصروف تھے۔احسن اپنی چیئر پہ بیٹھا لکھنے میں مصروف تھا جب برابر میں بیٹھے فیضان نے اشارہ کیا تھا۔

"دوسرے کا جواب بتانا"

اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا

"پلیز یار۔۔۔۔۔۔"

وہ واپس اپنے پیپر پہ جھک گیا۔فیضان نے اسے غصے سے دیکھا تھا اور منہ ہی منہ میں گالی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹیسٹ کے بعد وہ اکیلا بیٹھا تھا جب وہ اس کے پاس آیا

"شرم آنی چاہیئے تجھے احسن! تو اپنے دوست کی مدد نہیں کر سکتا تھا؟؟؟؟"

"اسے چیٹنگ کہتے ہیں یار"

"تو چیٹنگ کہہ کر ہی بتا دیتا۔ میں ہی گنہگار ہوتا ناں"

"نہیں۔ میرے ابو کہتے ہیں یہ دونوں کا گناہ ہوتا اور یہ غلط ہے"

اس نے بائیں ہاتھ سے اس پہ لعنت بھیجی تھی

"یہ قبول کر پھر۔ اتنی چھوٹی سی بات پہ تو نے دوستی ختم کر دی۔ دفعان ہو"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔ وہ اکیلا بیٹھا رہ گیا۔

شام کو اس نے ابو کو ساری بات بتائی تھی۔ اس نے ساری بات سنی اور اسے رسان سے کہا تھا۔

"غلط کو چاہے ساری دنیا صحیح کا لباس پہنا دے لیکن وہ اندر کہیں غلط ہی رہتا ہے۔ یاد رکھنا شر کو خیر کہنے سے وہ خیر نہیں بن جاتا۔ مجھے پتہ ہے میں نے تمہیں ہمیشہ سچ سکھایا ہے۔ مجھے اس پہ فخر ہے"

امبرین گھونگھٹ گرائے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔

سارے کمرے میں پھولوں کی میٹھی سی باس پھیلی ہوئی تھی۔ہولے ہولے چلتا پنکھااور اے سی کی خنکی نے کمرے کی فضا کو خوابناک سا بنا رکھا تھا۔

تبھی عمران اندر آیا تھا۔وہ کپڑے تبدیل کر چکا تھااور سفید ہلکے سے کرتے پاجامے میں تھا۔چلتا ہوا وہ اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

"تو۔۔۔۔۔۔۔فائنلی ہم یہاں ہیں؟؟؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اسکا گھونگھٹ الٹ دیا تھا۔

"یہ میں اس لیئے نہیں کہہ رہا کہ دلہن کی تعریف کرنی لازمی ہوتی ہے بلکہ اس لیئے کہ تم سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔"

وہ جھینپ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"لمبے چوڑے وعدے نہیں کروں گا، خود کو ثابت کر کے دکھاؤں گا۔ تم بس ساتھ رہنا، ساتھ دیتی رہنا"

اس نے ہولے سے اسکا حنائی ہاتھ تھاما تھا اور وہ نازک مگر خوبصورت انگوٹھی اسکی انگلی میں پہنائی تھی۔

"میرے ساتھ رہو گی ناں؟؟؟؟؟"

امبرین نے اسے دیکھا تھا۔ بغور

"یہاں ابھی اس وقت سب چھوڑ چھاڑ آ گئی ہوں، ابھی بھی آپکو شک ہے؟؟؟؟؟؟ "

www.novelsclubb.com

اس نے ہولے سے مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں۔۔۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے وہ سجا سجایا ہاتھ ہونٹوں سے چھو لیا تھا۔ وہ پل بہت حسین تھے۔

وہ رات وصل کی تھی۔اس رات کو اتنا ہی خوبصورت ہونا تھا۔

تارہ بہت دیر سے اس روتے ہوئے بچے کو چپ کروانے کی کوششوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔وہ جب سے آیا تھا تب سے بس روتا ہی رہا تھا۔کچھ کھایا تھا اور نا ہی پیا تھا۔ بس ایک ہی رٹ تھی

"مجھے مما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔میرے ابو کو فون کریں۔۔۔وہ مجھے لے جائیں۔۔۔۔مجھے مما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔"

"دیکھ بچے۔یہ تھوڑا سا کھانا کھالے،ایسے نہیں روتے۔۔۔بس۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

تارہ نے پچکارا اور نوالہ اسکے منہ میں دینا چاہا لیکن اس نے منہ نہیں کھولا تھا۔

"بس چپ کر جاوناں۔اچھا یہ پانی ہی پی لو۔۔۔۔۔"

"مجھے مما کے پاس جانا ہے بس"

وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تھی۔وہ وہیں برآمدے کی چارپائی پہ اونگھ رہی تھی۔

"اسے واپس بھیج دیں۔وہ رو رو کے پاگل ہو جائے گا۔"

اس نے خود پہ سے مکھیاں اڑائیں

"چپ کر جائے گا خود ہی تھک کے۔"

"وہ کچھ بھی نہیں کھا رہا گرو جی"

"بھوک لگے گی تو خود ہی کھا لے گا۔تو کیوں اسکے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔اسے اسکے حال پہ چھوڑ دے"

www.novelsclubb.com

وہ ہولے ہولے چلتی اس کے پاس آ بیٹھی

"وہ اتنی ننھی سی جان ہے گرو جی۔اتنا ظلم نا کریں۔وہ ماں کے بغیر کیسے رہے گا ؟؟؟؟؟؟"

اس نے بغور اسے دیکھا تھا

"جیسے میں رہ گئی۔۔۔ جیسے تو جی گئی۔۔۔۔ چھیمی، ریما، شیلا۔۔۔ یہ سب جی گ ئے ناں؟؟؟؟ صبر آ گیا ناں؟؟؟ پیچھے والے بھول گ ئے ناں؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے کرب سے آنکھیں موند لیں

"یہ ظلم نا کرو۔۔۔۔۔ اللہ کے واسطے اسے واپس بھیج دے۔۔۔۔۔"

اس نے اب کے غصے سے تارہ کو دیکھا تھا

"ایک لاکھ روپیہ لیکر گیا ہے اسکا باپ، تجھے کیا لگتا ہے وہ اسے واپس لے جائے گا ؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

رومیصہ خاموش سی وہیں دروازے کے پاس فرش پہ بیٹھی تھی۔دل بیٹھ بیٹھ جارہا تھا۔

"جانے میرا بچہ،میرا عادل کس حال میں ہوگا۔۔۔۔کچھ کھایا بھی ہوگا اس نے یا نہیں۔۔۔۔پتہ نہیں کیسا ہوگا۔۔۔۔یااللہ میں کیا کروں۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرحان تو باہر نکلا ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔اسکا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔

اسے تو احساس تک نہیں ہوا تھا کہ وہ عادل کو کس نیت سے لیکر جارہا ہے۔صبح جب اس نے جانے سے پہلے رومیصہ سے کہا کہ اسے نہلا دھلا کر تیار کر دینا کہیں جانا ہے تو وہ حیران سے زیادہ خوش ہوئی تھی۔سوچا باپ کی محبت آخر جاگ ہی گئی۔اس نے فٹافٹ عادل کو اس کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔

"کاش میں نے اسے جانے نا دیا ہوتا۔۔۔۔کاش۔۔۔۔۔کاش میں نے اسے جنم ہی نا دیا ہوتا۔۔۔۔۔"

اس نے بے بسی سے سوچا تھا۔

بارہ سال پہلے وہ بیاہ کر اس گھر میں آئی تھی۔ماں باپ تو تھے نہیں،ماموں ممانی نے ہی شادی کی تھی۔فرحان کا بھی اتنا لمبا چوڑا خاندان نہیں تھا۔اس وقت اماں ابا تھے،بعد میں وہ دونوں بھی چل بسے۔اب بس ایک بھائی تھا سعد جو دوسرے شہر میں ایک مدرسے میں پڑھتا تھا۔گھر میں بس وہ دو میاں بیوی اور عادل۔۔۔۔۔۔

"ہائے عادل۔۔۔۔۔۔"

اس نے سسکاری بھری

"وہ شادی کے ڈیڑھ سال بعد پیدا ہوا تھا۔پریگننسی تو تکلیف دہ تھی ہی،بعد میں بھی بہت پیچیدگیاں ہو گئی تھیں۔ڈلیوری تو گھر میں ہی ہوئی تھی تو اسکا پورا میڈیکل چیک اپ نا ہو سکا۔اسکا نقص دائ بھی نا بھانپ سکی۔وہ تو بعد میں دھیرے دھیرے پتہ چلا تھا۔

اسکا گڑیوں سے کھیلنا۔۔۔۔بچیوں کے ساتھ لگے رہنا۔۔۔چمکیلے کپڑے،زیور، میک اپ پہ جان دینا۔۔۔زرا بڑا ہوا تو اسکی اٹھان۔۔۔چال ڈھال۔۔۔۔اسکا بات کرنا۔۔۔۔۔

وہ ٹھٹھکی لیکن وہم سمجھ کر نظر انداز کیا۔اس دن وہ کھیلتے ہوئے گرا تو ہسپتال لے جایا گیا۔وہاں پورا چیک اپ ہوا۔

"وہ انٹر سیکس (عام فہم الفاظ میں خواجہ سرا) بچہ ہے۔جینیٹک مسئلہ ہو سکتا ہے۔ کیا خاندان میں پہلے کوئی بچہ ہے ایسا؟؟؟؟؟؟؟"

وہ دونوں میاں بیوی تو شاکڈ تھے۔

"اسے بولنے میں بھی مسئلہ ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ اسے ہارٹ پرابلم بھی ہو سکتی ہے۔میں نے پورا معائنہ کیا ہے۔اسکے گونیڈز بھی اتنے زیادہ ڈیولپڈ نہیں

ہیں۔یہ کلن فلٹر سینڈروم ہو سکتا ہے،آپ کیریوٹائپ کروالیں تو واضح ہو جائے گا

"

وہ میڈیکل کی باتیں تھیں جو انکی سمجھ سے باہر تھیں لیکن وہ جیتا جاگتا بچہ انہیں اچھے سے سمجھ آرہا تھا۔

"یہ زنانہ بچہ پیدا کیا تم نے؟؟؟؟نالِادھر کا نااُدھر کا۔۔۔۔۔سارے زمانے میں تماشہ بن گیا میرا۔۔۔۔۔"

وہ بڑا ہوتا جارہا تھا۔لوگوں کی نظروں میں آتا جارہا تھا۔محلے والے اسے چونک کر دیکھتے تھے اور چہ مگوئیاں کرتے تھے۔بڑی بوڑھیاں حکیموں کی دوائیاں بتاتی تھیں۔اس نے اپنی تئیں ہر کوشش کی تھی۔اسے ڈانٹ کر،مار کر لڑکیوں والی عادتیں چھڑوانا چاہیں۔ان گنت کشتے اور معجونیں منگواڈالیں۔میڈیکل ٹریٹمنٹ، ڈاکٹر۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی پروان چڑھتا رہا۔۔۔۔

ایک لڑکے کے جسم میں قید لڑکی یا شائد اسکا الٹ۔۔۔۔

فرحان اسے بلاتا تک نہیں تھا، اسے دیکھتا تک نہیں تھا۔ اسکے بعد ان کے اور اولاد بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اپنے چیک اپ کروا کر واپس آ جاتا تھا۔ سب کچھ نارمل تھا۔

اس دن فرحان کے دوستوں کی دعوت تھی۔ وہ انکے سامنے چلا گیا۔ وہ اس سے ہنسی مذاق کرتے رہے، وہ شرمیلا سا بچہ ہل ہل کر جواب دیتا رہا۔ وہ ہنستے رہے، فرحان کڑھتا رہا۔

اس رات اس نے اسے بہت مارا تھا

www.novelsclubb.com

"سالا خسرا۔۔۔۔ ہیجڑا۔۔۔۔ زنانہ۔۔۔۔ عزت رول دی میری۔۔۔۔ زندگی برباد کر دی۔۔۔۔ تھو تھو کر رہے سب مجھ پہ۔۔۔۔۔۔ بے غیرت۔۔۔۔۔۔۔"

وہ نیلو نیل بچہ رو رو کر پاگل ہو گیا۔ رومیصہ بچانے میں زخم زخم ہو گئی تھی۔

اسکا حل اس نے وہی نکالا تھا۔

خواجہ سراؤں کی بستی میں اسے چھوڑنے آگیا تھا۔

"کتنے لوگے؟؟؟؟؟؟"

گرو نے بغور بچے کو دیکھا اور اس سے پوچھا۔وہ تو مفت میں جان چھڑوانے کو لایا تھا اسے کجا یہ کہ پیسے مل رہے تھے۔

"ایک لاکھ۔۔۔۔۔۔"

سودا طے۔پیسہ اسکی جیب میں اور بچہ انکا۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ خیر صلا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرا باب: شفا دیتا ہے زخموں کو تیرا مرحمی لہجہ

فجر قضا ہو چکی تھی۔

سیاہ آسمان ہولے ہولے نیلا ہوتا چلا گیا۔ مشرق کی گھاٹی سے انڈے کی زردی جیسا سورج نمودار ہو رہا تھا۔ اسکی نوخیز کرنیں در و دیواروں کو پیلا پیلا سا رنگ رہی تھیں۔ جامعہ عثمانیہ کی درسگاہ سے بچوں کے پڑھنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اونچی آواز میں ہل ہل کر اپنا اپنا سبق یاد کرتے طلباء موجود تھے۔ قاری صاحب اپنی نشست پہ براجمان تھے۔ ان کے سامنے لڑکوں کی قطار اپنے ہاتھوں میں قرآن پاک لیئے، ایک گھٹنا کھڑا کیئے اور ایک بچھائے، سبق سنانے کو بیٹھے تھے۔

سعد اپنی باری پہ کھسکتا ہوا آگے ہوا، قرآن پاک تپائی پہ قاری صاحب کی طرف کر کے رکھا اور سنانے لگا۔ ابھی آدھی آیت بمشکل پڑی ہو گی کہ اٹک گیا۔ قاری صاحب نے لقمہ دیا۔ دوسری بار اٹکا تو گھورا اور پڑھایا۔ کچھ دور چل کر پھر اٹکا۔ انہوں نے ڈنڈا اٹھا لیا تھا

"ذہن کہاں ہوتا ہے تیرا؟؟؟؟؟ تین دن ہو گئے ان تین آیتوں کے سبق کو اور ابھی تک کچا ہی ہے؟؟؟؟؟ کیا کرتا رہتا ہے سارا وقت؟؟؟؟ پڑھائی میں دھیان دینا ہے کہ نہیں؟؟؟؟؟؟"

اسے گریبان سے پکڑ کر پٹخا دیا۔ دو مکے، تین چار تھپڑ۔

"منزل تیری وہ پکی ہے، سبق تو یاد نہیں کرتا۔ ہر وقت بس یہاں وہاں خوش گپیوں میں مصروف رہتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں تو نے عقل پکڑنی ہے کہ نہیں ؟؟؟؟؟؟؟"

اسکی اچھی خاصی لتریشن ہوئی تھی۔کمر پہ دو ڈنڈے پڑے تھے۔

"چلا جا۔۔۔۔دفعان ہو جا۔۔۔۔۔اور شام کو اگر یہ یاد نا ہوا تو تیری چمڑی ادھیڑ دوں گا یاد رکھنا۔۔۔۔۔حد ہو گئی۔۔۔۔"

قرآن پاک اسے تھما کر وارننگ دی گئی تھی۔

"دیکھ میری جان رونا بند کر دے۔۔۔۔چل بس کر دے ناں۔۔۔۔۔"

تارہ نے اسے پچکارا اور ساتھ لگایا تھا۔

"تیرے ابو تجھے خود یہاں چھوڑ کر گئے ہیں۔وہ واپس نہیں آئیں گے تجھے لینے کے لئیے۔تجھے اب یہیں رہنا ہے، ہم سب کے ساتھ۔ایسے روتا رہے گا تو بیمار پڑ جائے گا۔نا میرا بیٹا ایسے مت رو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے ڈوپٹے کے پلو سے اسکا منہ صاف کیا تھا اور اسکے بکھرے بالوں کو انگلیوں سے درست کیا۔

"میرے ابو مجھے یہاں کیوں چھوڑ گئے ہیں؟؟؟ میرا گھر تو وہاں ہے"

اس نے لمبی سانس بھری

"ان کے بدصورت گھر اور بدصورت دل میں تیرے لئیے جگہ نہیں تھی میرے بچے! کئی لوگ ہوتے ہیں اتنے بدنصیب کہ انہیں پھولوں سے نفرت ہوتی ہے اور انکی خوشبو سے الرجی۔ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ وہ ان سے محبت کریں گے تو دوسرے ان سے نفرت کرنے لگیں گے"

www.novelsclubb.com

عادل نے نا سمجھنے کے سے انداز میں اسے دیکھا

"میرے ابو مجھ سے ڈرتے ہیں؟؟؟؟"

اس نے کندھے اچکا دیئے

"شائد۔یا شائد وہ تجھ سے زیادہ اپنے آپ سے ڈرتے ہیں"

"میری مما۔۔۔۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں"

"دنیا کی ہر ماں،ہر باپ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتا ہے چندا۔۔۔۔لیکن پیار کافی نہیں ہوتا۔دنیا کی ہر ماں،ہر باپ اپنے بچوں کے لڑ نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔شائد تمہاری ماں بھی نا لڑ سکتی ہو تمہارے باپ سے۔۔۔۔۔۔۔شائد تمہارا باپ بھی نا لڑ سکتا ہو معاشرے سے۔۔۔۔"

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

"بس میری جان اب رونا نہیں ہے۔۔۔۔میں ہوں نا تیرے پاس۔۔۔۔بس اب تو میرے پاس رہنا۔۔۔۔میں تیرے لئیے کھانا لیکر آتی ہوں۔۔۔۔بھوک لگی ہے ناں؟؟؟؟؟؟"

ننھے عادل نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا

"میں ابھی لاتی ہوں"

اس نے ہولے سے اسکا ماتھا چوما اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ محبت کے ہاتھوں ملے زخموں کے لئیے مرہم بس محبت ہی تو تھی۔ انسانیت کا تعلق جسمانی خدوخال سے تو نہیں ہوا کرتا۔ یہ تو دل میں جنم لینے والی ایک عظیم صفت ہے اور دل، وہ تو سب کا ایک سا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس گھر میں اگلی صبح بہت بیزار سی طلوع ہوئی تھی۔ ساری رات کی جاگی اور روتی ہوئی رومیصہ کی آنکھیں لال تھیں اور سوجی ہوئی تھیں۔ ناک اور گلے میں جلن سی ہو رہی تھی۔ بالکل خاموش اور چپ چاپ سی وہ باورچی خانے میں فرحان کا ناشتہ بنانے میں لگی ہوئی تھی کہ اسے دوکان پہ جانا تھا۔

"اب بس بھی کر دے یہ ماتم۔۔۔۔ کب تک اسکا سوگ مناتی رہے گی؟؟؟؟؟"

اسکے سامنے کھانے کی ٹرے رکھ کر وہ مڑنے کو تھی جب فرحان نے بیزاری سے کہا تھا لہجے میں کل والا تنتنا اور غصہ نہیں تھا، لفظ بھی نرم سے تھے لیکن رومیصہ کے زخموں کے لئیے شفا نہیں تھے۔

"وہ اب واپس نہیں آنیوالا ہے۔اسے یاد کر کر کے رونے کا کیا فائدہ؟؟؟؟؟"

اس نے کرب سے شوہر کو دیکھا

"وہ نو ماہ تک میرے وجود کا ایک حصہ بنا رہا ہے۔میرے ساتھ ہنسا، رویا، میرے ساتھ سویا، جاگا۔دس سال تک میں نے روز اسے دیکھ کر صبح کی اور ہر رات اسے دیکھ کر آنکھیں بند کیں۔پھر ایک دم آپ اسے میرے وجود سے کاٹ کر کہیں پھینک آئے اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں روؤں بھی نہیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے گیلی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔فرحان نے کھانا چھوڑ دیا اور اس کے کپکپاتے ہاتھوں کو ہولے سے تھام لیا

"اسکی جگہ یہاں نہیں تھی رومیصہ۔وہ یہاں کا نہیں تھا۔یہاں ہم نارمل انسانوں کے درمیان اگر وہ رہتا تو خود بھی احساسِ کمتری میں جیتا اور ہمارے لئیے بھی شرمندگی کی وجہ بنتا۔وہاں جہاں وہ ہے،وہ سب اس جیسے ہی ہیں۔وہ ان کے درمیان ٹھیک رہے گا۔اپنے جیسوں کو سمجھ سکے گا،وہ اسکی سمجھ سکیں گے"

رومیصہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

"اور میں؟؟؟؟ایک ماں جو روز روز،ہر ہر پل یہاں مرے گی اسکا کیا؟؟؟؟میری کون سمجھے گا؟؟؟؟؟"

اس نے بغور اسے دیکھا

"اسکا حل بھی میں نے سوچ لیا ہے۔شام کو تیار رہنا،ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔۔۔"

سعد اوندھے منہ فرش پہ بچھی چٹائی پہ لیٹا ہوا تھا۔ کمر پہ ڈنڈوں کے زخم بری طرح درد کر رہے تھے۔ چہرے پہ جو تھپڑ پڑا تھا، اسکے نشان بھی ابھی تک وہیں تھے۔ وہ خاموش لیٹا تھا جب دروازہ کھلا اور علی اندر آیا۔ وہ تیزی سے اسکی طرف آیا تھا۔

"مجھے ابو بکر نے بتایا کہ تجھے قاری صیب نے مارا ہے؟؟؟؟ قسم خدا کی مجھے بڑا غصہ چڑھا۔ یہ سمجھتا کیا ہے خود کو؟؟؟؟؟"

اس نے جھک کر اسکا چہرہ سیدھا کیا تھا۔ بائیں گال پہ دور تک انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے تھے۔

"کیسے جانوروں کی طرح مارا ہے۔ اللہ غارت کرے اسے، وحشی نا ہو تو۔۔۔۔۔"

اس نے اسکی کمر سے قمیض سرکائی تھی۔ وہاں تین جگہ ڈنڈوں کے نشان رہے۔

"سعدے تو اپنے بھائی سے شکایت کیوں نہیں کرتا قاری کی؟؟؟ وہ تجھے ایسے مار کھاتا دیکھ کر چپ کیسے رہ سکتے ہیں؟؟؟؟؟"

"انہیں اپنے جھمیلے ہیں۔انکی بیوی بچہ بس۔یا پھر انکی دوکان،انکے یار دوست،انکی عیاشیاں۔میں نے کئی بار کہا لیکن مجھے کہہ دیتے ہیں کہ تو دھیان سے سبق یاد کیا کر تو مار نا پڑے۔"

وہ دکھ سے بولا

"اب میں کوشش کرتا تو ہوں،مجھے یاد نہیں ہوتا تو میرا کیا قصور۔۔۔۔۔۔

"؟؟؟؟؟؟

"چہ چہ!!!!"

علی نے افسوس سے کہا اور اسکے زخموں کو ہولے سے چھوا۔سعد کے منہ سے سسکاری نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو لیٹا رہ،میرے پاس مرہم ہے۔میں وہ لگا دیتا ہوں تیرے"

وہ اٹھا اور اپنے بکسے میں سے ڈھونڈ کر وہ ڈبیہ لیکر آیا۔ ہولے سے تھوڑی سی مرہم اسکے زخموں پہ رکھی اور آہستہ آہستہ ملنے لگا۔ سعد کو لگا جیسے کسی نے اسکے جسم پہ ٹھنڈی سی برف رکھ دی ہو۔ وہ ہولے ہولے انگلیاں چلاتا جا رہا تھا۔ سعد سمجھ نہیں سکا کہ اسکے زخموں کو شفا مرہم سے مل رہی تھی یا اسکی انگلیوں کے لمس سے۔ وہ جیسے کوئی نازک سا پر تھا جو اسکی کمر پہ یہاں وہاں رینگ رہا تھا۔ علی کی انگلیاں اب اسکی پیٹھ تک جا رہی تھیں۔

گرو جی نے اسے یوں دیکھا جیسے اس نے فارسی میں کوئی بات کی ہو جو وہ سمجھنے سے قاصر ہوں

www.novelsclubb.com

'تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تارہ؟؟؟؟ عقل گھاس چرنے تو نہیں چلی گئی تیری ؟؟؟؟؟"

"ہاں گرو جی میں اپنے پورے ہوش و حواس میں آپ سے یہ بات کر رہی ہوں"

"مجھے نہیں لگتا۔ جا جا کے اپنے منہ پہ پانی کے دو تین چھٹّے مار تا کہ تیری آنکھیں کھلیں"

"چہ!!!!!"

تارہ انکے پاس آ بیٹھی۔ چھالیہ کاٹتے گرو جی نے ٹرے ایک طرف رکھی اور اسے بغور دیکھا

"دیکھ تارہ! تو ہو رہی ہے اس وقت جزباتی لیکن میں حقیقت پسند ہوں۔ اسے میں نے ایک لاکھ میں اس لئیے نہیں خریدا کہ اسے پڑھاوں لکھاؤں اور افسر بناؤں۔ میرے پاس تو اسے دو وقت کی روٹی کھلانے کے پیسے نہیں ہوں گے کجا یہ کہ اسے سکول بھیجوں۔ کچھ عقل نوں ہتھ مار تارہ شوہدی"

"دیکھیں گروجی! آپ نے اسے میرے حوالے کر دیا ہے ناں تو سب کچھ مجھ پہ چھوڑ دیں۔ میں اسکی زمہ داری لیتی ہوں۔ میں نے بس اسے اپنا بیٹا بنالیا ہے"

انہوں نے طنزیہ ٹھٹھا لگایا

"بیٹا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

تارہ نے نظر انداز کیا اور اپنی بات جاری رکھی

"میں اسے خود سکول چھوڑ کر آؤں گی۔ وہ پڑھے لکھے اور کوئی ڈھنگ کی نوکری کرے۔ یوں میری تیری طرح یہاں وہاں ذلیل نا ہو۔ ان ٹکے ٹکے کے لوگوں کی محفلوں میں ناچ ناچ کر نہیں۔۔۔۔ وہ مرد ہے، مردوں کی طرح جیئے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ مرد نہیں ہے تارہ، نامرد ہے"

"چلیں ٹھیک ہے نامرد ہی سہی لیکن وہ عورت نہیں ہے۔ جیسے میں نامرد ہو کر زبردستی کی عورت بن گئی ہوں ناں، اسے نہیں بننے دوں گی"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"لاکھ دو لاکھ کی بات ہے تو آپکا نقصان میں پورا کر دوں گی۔اپنا آپ بیچ کر بھی پورا کرنا پڑا تب بھی۔پر اسے اس سب میں شامل نہیں ہونے دوں گی۔تارہ کی زندگی کا بھی تو کوئی مقصد ہو نا کہ بس ناچنا گانا کھانا پینا اور مر جانا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر اندر کمرے میں چلی گئی تھی۔

"ہونہہ بڑی آئی میم۔۔۔۔۔کھسرے کو آسمان پہ چڑھانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔فٹے منہ اسکا۔۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے چھالیہ صاف کترنے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امبرین کی آنکھ کھلی تو سورج کی اجلی کرنیں دروازے کی درز میں سے چھن چھن کر کمرے میں آرہی تھیں۔کمرے میں بس اس گول گھومتے پنکھے کی آواز گونج رہی

تھی۔وہ اٹھ بیٹھی اور بال سمیٹنے لگی۔اسکے برابر میں لیٹا عمران ابھی تک سو رہا تھا۔وہ بہت دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی۔

ابھی تک اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ وہ وہاں تھی۔سب کچھ ایک خواب جیسا تھا۔ان دونوں کی کلاس میں جتنا فرق تھا،اسکے بعد اسکا ابھی تک اسے ایک خواب سمجھنا بلاوجہ نہیں تھا۔وہ ایک مزدور کی بیٹی جس کے پاس ناذاتی گھر تھا اور نا مستقل کام۔ اور وہ اچھے کھاتے پیتے لوگ تھے جنکے لمبے چوڑے بنک بیلنس تھے،زمینیں جائیدادیں تھیں۔

"محبت فاتح عالم!!!!"

اس نے دل ہی دل میں سوچا اور مسکرادی۔وہ اٹھنے کو تھی جب عمران نے اسکی کلائی پکڑلی تھی۔وہ چونک کر پلٹی

"آپ جاگ گئے؟؟؟مجھے لگا آپ سو رہے ہیں؟؟؟؟"

"تم جیسی حسین لڑکی جب بیٹھ کر کسی انسان کو تکتی رہے تو وہ سو یا رہ سکتا ہے ؟؟؟؟؟"

وہ شرما گئی تھی۔

"یہ دن نکلنا ضروری تھا کیا؟؟؟ یا ہمارا اس خواب سے جاگنا؟؟؟؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی وقت کو روک دے؟؟؟؟ نا دن کا ٹنٹنا رات کی خبر۔۔۔۔بس یہ جگہ، یہ پل، میں اور تم؟؟؟؟؟؟ ہمیشہ کے لئیے؟؟؟؟؟؟؟"

تبھی بیرونی دروازہ زور سے کھٹکایا گیا تھا

"بھابھی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔اٹھ جائیں۔۔۔۔دن کے بارہ بج رہے ہیں۔۔۔۔۔ اماں کہہ رہی ہیں نکل آئیں اب حجرے سے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ جی بھر کے بدمزہ ہوا تھا۔

"یہ کباب میں ہڈی لڑکی۔۔۔۔۔۔چہ سارا موڈ خراب کر دیا میرا۔۔۔۔۔۔"

امبرین کھلکھلا اٹھی تھی۔

"اٹھ جائیں۔وقت کو روکنے کا منتر کسی کو نہیں آتا۔۔۔"

وہ بیڈ سے اترنے کو تھی جب عمران نے اسے پکارا

"سنو!!!

میری زندگی میں شامل ہونے کے لئیے شکریہ!!!"

رات کو کھانے کی میز پہ وہ سب اہلِ خانہ جمع تھے۔

امی،ابو،احسن اور اسکی چھوٹی جڑواں بہنیں۔رانیہ اور ہانیہ۔وہ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب ہانیہ نے باپ کو مخاطب کیا

"پاپا! مجھے نئی ڈول چاہئیے۔میری پرانی گڑیا اس رانیہ کی بچی نے توڑ دی ہے"

رانیہ نے اسے غصے سے دیکھا

"گندی بچی تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟؟؟ پاپا اس نے خود اپنی ڈول کہیں گم کر دی ہے اور اب مجھ پہ الزام لگا رہی ہے"

امی نے باری باری دونوں کو گھورا تھا

"کسی وقت تو یہ لڑائی بند کر دیا کرو تم دونوں"

انہوں نے منہ بسورا تھا

"بھائی کو دیکھو، کتنا اچھا ہے وہ، کبھی لڑتے دیکھا اسے کبھی سے؟؟؟؟؟"

"ہونہہ بھائی کس سے لڑے گا، اسکا تو کوئی بھائی بھی نہیں ہے اور نا کوئی فرینڈ ہے"

www.novelsclubb.com

اس نے خاموشی سے لقمہ توڑا

بات بچگانہ تھی لیکن سچ تھی۔

اسکا کوئی دوست نہیں تھا۔جو تھے وہ زیادہ دن ٹکتے نہیں تھے۔اسکے سنجیدہ اور ریزرور رہنے کی عادت سے وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے۔سکول میں،اکیڈمی میں،محلے میں اسکا کوئی بھی دوست نہیں تھا۔

"میرے بیٹے کا کوئی دوست کیوں نہیں بھلا،میں دوست ہوں اسکا،بیسٹ فرینڈ !!!!کیوں احسن؟؟؟؟"

"جی پاپا"

وہ ہولے سے مسکرادیا

کم از کم وہ اسکے دوست نہیں تھے یہ وہ جانتا تھا۔دوست بے تکلف ہوتے ہیں،انکے درمیان کچھ چھپا نہیں ہوتا،وہ ایک دوسرے سے سب باتیں کر لیتے ہیں۔۔۔وہ سب جو وہ ان سے نہیں کر سکتا تھا۔

"بچے باہر زمانہ بہت خراب ہے۔آج کل دوست ملتے کہاں ہیں۔یہ معاشرہ باقی چیزوں کے ساتھ ساتھ دوستی کو بھی خراب کر چکا ہے۔اب تو بہتری اسی میں ہے کہ بس پوری پوری سلام دعا رکھی جائے سب سے۔۔۔۔۔"

وہ اکثر اسے نصیحت کرتے تھے۔

شائد وہ ٹھیک کہتے ہوں لیکن انکا بیٹا ٹھیک نہیں رہا تھا۔وہ شدید قسم کے اکیلے پن کا شکار ہو چکا تھا۔اپنی ذات کے خول میں بند اور بالکل تنہا۔۔۔کم گو،شرمیلا،اپنے آپ میں مگن۔۔۔۔پڑھائی میں وہ بہترین تھا،ہمیشہ اول آتا تھا لیکن زندگی میں وہ اول درجے پہ نہیں تھا۔معاشرے سے کٹا ہوا انسان اول نہیں ہوا کرتا۔اچھے دوست تو دور کی بات اسے تو برے بھی نہیں ملے تھے۔۔۔۔۔۔۔

"احسن امیر علی۔۔۔۔ممی پاپا زبوائے۔۔۔۔آئیڈیل بچہ۔۔۔۔ابنارمل زندگی۔۔۔۔۔چہ چہ۔۔۔۔۔"

"ہم کہاں جا رہے ہیں فرحان؟؟؟؟"

رومیصہ نے بائیک پہ بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ سفر شروع ہوا۔ کچھ دیر کی مسافت کے بعد بائیک اس عمارت کے سامنے رک گئی تھی۔ رومیصہ نے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر اس عمارت کے داخلی گیٹ پہ لگے اس بورڈ کو۔ وہ ایک یتیم خانہ تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟؟؟فرحان؟؟؟؟"

"چلو اندر۔۔۔۔سب پتہ چل جائے گا"

www.novelsclubb.com

وہ اسکا ہاتھ پکڑے اندر آ گیا تھا۔ وہ تنگ سی راہداری جس کے دونوں اطراف میں بہت سارے کمرے تھے۔ کچھ کھلے، کچھ مقفل تھے۔ بچے، بچیاں۔۔۔۔راہدی

کے اختتام پہ وہ ہال نما کمرہ تھا جس کے دونوں اطراف میں سیڑھیاں تھیں۔ان کے درمیان میں ڈیسک تھا جہاں وہ لڑکی بیٹھی تھی۔

"مجھے شہود صاحب سے ملنا ہے۔ہماری آج کی اپائنٹمنٹ تھی بچہ گود لینے کے سلسلے میں۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عصر کی نماز کے بعد وہ اس لمبے سے دستر خوان پہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا جب علی اپنے ٹرے لئیے اسکے پاس آ بیٹھا

"اب کیسی طبعیت ہے یار؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں"

وہ ہولے سے مسکرا دیا

"دوا اور مرہم کے لئیے شکریہ!!!"

علی نے رسان سے اسکے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا

"شکریہ کی کیا بات۔تو پیار ہے میرا"

کھانے کے بعد لڑکے کرکٹ کھیلنے کے لئیے باہر جا رہے تھے۔سعد بھی ان کے پیچھے ہی نکلنا چاہتا تھا جب علی نے اسکا بازو پکڑا

"باہر کہاں جا رہا ہے؟؟؟؟چل اوپر چلتے ہیں"

"میچ دیکھنے چلتے ہیں یار؟؟؟؟"

رلی نے منہ بسورا

"انہیں کھیلنا تو آتا نہیں۔ایویں ٹُنڈے منڈے سے شاٹیں مار کر آفریدی بنتے ہیں۔دفع کر تو،اوپر چلتے ہیں،کوئی نہیں ہو گا وہاں،باتیں کریں گے ہم۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے"

دوسری منزل پہ رہائشی کمرے تھے۔وہاں طلباء کے سامان کے بکسے اور سونے کے لئیے انتظام تھا۔اب سب سنسان پڑا تھا۔وہ اس کے ساتھ اس کمرے میں آگیا تھا۔

کہتے ہیں وقت ہر زخم کے لئیے شافع مرہم ہوتا ہے۔ صحیح ہی تو کہتے ہیں۔ہر گھاؤ وقت کے ساتھ بھر ہی جاتا ہے۔وقت چہرے بدل دیتا ہے،دل بدل دیتا ہے۔۔۔

وہ روتا ہوا بچہ پہلے تو اسکے سینے سے لگ کر چپ ہوا،پھر اسکے ہاتھوں سے کھانا بھی کھالیا۔تیسرے دن اسکی انگلی پکڑے باہر بھی پھر آیا۔چوتھے دن وہ اس لئیے لئیے اس سرکاری سکول میں آگئی۔وہ چوتھی کلاس میں تھا تو اسے اسی جماعت میں داخلہ مل گیا۔ٹیسٹ اس نے اپنی ذہانت سے پاس کر لئیے اور سارے سرٹیفکیٹ سبز اور نیلے نوٹوں نے بنوا دیئے۔

"بہت دل لگا کر پڑھنا ہے،فرسٹ آنا ہے۔ٹھیک ہے؟؟؟"

وہ اپنے جوڑے پیسوں سے اسکا یونیفارم، جوتے اور کتابیں خرید لائی۔

"تو پچھتائے گی تارہ یہ سب کر کے۔ یہ سب برباد جائے گا۔۔۔ کبھی تو نے دیکھا کہ کوئی ہم جیسا سکول گیا ہو؟؟؟ اور گیا بھی ہو تو وہاں ٹِک سکا ہو؟؟؟"

گرو جی نے اسکی ساری گرمیوں کو دیر تک تھا اور اس شام اسے کہا تھا

"وہ تیرا کچھ نہیں لگتا تو اتنا مت کھپ۔ اسکا نصیب یہیں ہے اور یہی ہے۔ یہی ناچ گانا، شادی بیاہ، بس۔"

"وہ میرا کچھ نہیں لگتا گرو جی لیکن وہ مجھے میرے جیسا لگتا ہے۔ میں نے اس میں تارہ کو دیکھا ہے۔ وہ تارہ جسکی کسی کو بھی ضرورت نہیں تھی تو اسے خود سے علیحدہ کر کے پھینک دیا گیا تھا۔ مجھے دیکھیں تو سہی، مجھ میں وہ کہیں نظر آئے گا گرو جی"

گرو جی نے اسے دیکھا

"یہ کتابی باتیں ہیں تارہ! ہمارے جیسے کبھی افسر لگے دیکھے ہیں؟؟؟ ہماری جگہ محفلوں میں ہے، محلوں کے خواب دیکھنا ہمیں زیب نہیں دیتا تارہ"

"میں کسی محل کے خواب نہیں دیکھ رہی گروجی۔بس میں اسے کسی محفل میں نہیں دیکھنا چاہتی۔ایک آسان اور سادہ سی معزز زندگی اور بس کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ "

وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"کیا ہوتا ہے، کیا ہوتا آرہا ہے، کیا ہو چکا مجھے اسکی پرواہ نہیں۔مجھے بس یہ پتہ ہے کہ وہ سب میں اس کے ساتھ ہونے نہیں دوں گی۔اور اگر اسکے لئیے محلوں کے خواب دیکھے بھی ہیں تو کیوں نا دیکھوں؟؟؟؟ یہ معاشرہ کہتا ہے ناں کہ ہم بس محفلوں کے لئیے ہیں تو یہ معاشرہ تارہ کے پیر کی جوتی!!!!"

"ہم کوئی یتیم بچہ کیوں گود لیں جب ہماری اولاد ہے؟؟؟؟؟؟"

رومیصہ نے اس رات اسے واپسی پہ کہا تھا

"تم نے کیا اولاد دی ہے مجھے؟؟؟؟ تم کیسی اولاد دے سکو گی مجھے؟؟؟؟؟"

وہ دھک سے رہ گئی

"ناں بی بی مجھے معاف رکھو، مجھے ایک اور زخم نہیں چاہیئے۔ بس کافی ہے"

"تو اسکے لیئے بس میں زمہ دار ہوں؟؟؟؟؟"

اس نے کندھے اچکا دیئے

"تم نے کہا تھا وہ نو مہینے تمہارے بطن میں رہا تو رومیصہ بی بی! کون زیادہ زمہ دار ہوا

؟؟؟؟؟؟"

وہ اسکے پیچھے پیچھے ہی اندر آئی تھی

"آپ ذمہ ڈار نہیں ہو سکتے ؟؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔ مجھ میں خرابی نہیں ہے"

"کیوں آپ خدا ہیں ؟؟؟؟؟؟"

وہ ایک لمحے کو چپ رہ گیا

"دیکھو رومیصہ میرا دماغ خراب مت کرو۔ جو ہونا تھا ہو گیا، بات ختم۔ ہم اس بچے کو ایڈاپٹ کر رہے ہیں اور بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے"

"لیکن وہ میری اولاد نہیں ہو گا"

وہ چپ چاپ اندر چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بریک ہو چکی تھی۔

وہ اکیلا کلاس میں بیٹھا رہ گیا تھا۔سب لڑکے ٹولیوں کی صورت میں،اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کرتے کلاس سے نکل گ ئے تھے۔کچھ گراؤنڈ میں،کچھ کینٹین میں۔

وہ خاموش بیٹھا سر ڈیسک پہ جھکا کر بیٹھ گیا۔بہت دیر ایسے ہی گزر گئی تھی۔

تبھی اسے کچھ لڑکوں کے بولنے کی آوازیں آئی تھیں۔اس نے سر اٹھایا۔فیضان دو لڑکوں کے ساتھ اسکے پاس سے گزرا تھا۔اس پہ ایک طنزیہ نظر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔اب وہ اس دوسرے لڑکے سے مخاطب تھا

"یار کبھی غرور نہیں کرنا چاہئیے۔اللہ نے ذہن دیدیا ہے تو تمہیں دیا ہے،ہمیں کس چیز کا ایٹی ٹیوڈ دکھاتے ہو۔ہونہہ"

احسن نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تیرے نابتانے سے میں مر تو نہیں گیا چوتیے! پاس تو میں بھی ہو ہی گیا لیکن تو فیل ہو گیا۔۔۔۔۔"

اسے بائیں کی درمیانی انگلی دکھاتا وہ پیچھے چلا گیا تھا۔ وہ واپس سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

وہ امبرین کا اس گھر میں پہلا دن تھا اور وہ اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔ ساس نندوں کے چہرے اور رویئے بہت کچھ کہہ رہے تھے اور جتا رہے تھے۔

"بی بی مانا کہ ابھی کل تمہاری شادی ہوئی ہے لیکن تھوڑی تو شرم کرو، کچھ تو لجا دکھاؤ، آدھی دوپہر گزر گئی اور تم میاں کے ساتھ کمرے میں بند ہو، یہ شریف لڑکیوں والے لچھن تو نہیں ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ نہا دھو کر، تیار شیار نکلی تو ساس نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

"صبح سویرے اٹھتیں، کچھ نماز روزہ، ساس سسر کو سلام۔۔۔۔۔ناشتہ تو خیر تمہارے میکے سے کیا آنا، فون تک نا آیا۔۔۔۔ہونہہ"

وہ اپنے آپ میں شرمندہ ہو گئی تھی۔

عمران آیا تو انکی زبان بند ہوئی۔ وہ ماں کو سلام کر کے باہر نکل گیا اور وہ اکیلی کھڑی رہ گئی۔ نئی نویلی، ایک رات پرانی دلہن اور کسی نے جھوٹے منہ ایک نوالے تک کو نہیں پوچھا تھا۔

عمران نے اسے کسی دوست کی شادی میں دیکھا تھا اور تب سے وہ ماں باپ کے پیچھے پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی کروں گا تو بس اسی سے ورنہ نہیں۔۔۔۔۔"

ماں باپ کو ہی جھکنا پڑا اور وہ اسکے گھر رشتہ لینے جا پہنچے تھے۔ چھ بہنیں، دو بھائی، چھوٹا سا گھر، دیہاڑی دار مزدور باپ۔ وہاں تو نوالوں کے لالے پڑے ہوئے تھے۔

سعد رات کے کسی پہر واش روم جانے کے لئیے اٹھا تھا۔واہس آیا تو دیکھا ملگجے سے اندھیرے میں، صحن میں بنے اس گھاس کے قطعے میں، علی چِت لیٹا آسمان کو گھور رہا تھا۔وہ حیرانی سے چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا

"علی؟؟؟؟ یہاں کیوں لیٹا ہوا ہے؟؟؟؟؟"

"بس ویسے ہی۔۔۔۔۔اوپر جی گھبرا رہا تھا اور نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔"

وہ بھی اسکے برابر میں لیٹ گیا۔سیاہ آسمان تاروں سے سجا ہوا تھا۔ہر طرف سناٹا تھا۔ رات کی مخصوص سی خنکی اور ٹھنڈی سی ہوا مدہوش کیئے دے رہی تھی۔بہت دیر تک وہ ایسے ہی لیٹے رہے تھے

www.novelsclubb.com

"سعد!!!!!"

علی ہاتھ اسکے ہاتھ سے ٹکرایا تھا

"کیا سوچ رہا ہے؟؟؟؟؟؟"

"کچھ نہیں"

وہ غنودگی میں تھا۔ علی کی انگلیاں اسکی انگلیوں میں اٹکی ہوئی تھیں

"جا اندر جا کے سو جا۔۔۔۔۔"

وہ چپ رہا۔ وہیں لیٹا رہا۔ اسکا وجود علی کے ہاتھوں کے لمس محسوس کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اسکی انگلیوں کی پوریں اسکے ہاتھوں کی ہر ہر لکیر کو دریافت کرنے میں لگی ہوئی تھیں۔

"سعد!!!! سو گیا کیا؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

علی نے اسکی طرف کروٹ لی اور اسے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے ہولے سے مسکرا کر اسکی ناک کی پھننگ کو چھوا تھا۔ وہ بے نام سی مدہوشی میں تھا۔ علی کی انگلیاں تیرتی ہوئیں اسکے گالوں تک آ رہی تھیں۔ سعد کا دل اپنی تال کھونے لگا تھا۔

وہ ایک چودہ ماہ کا بچہ تھا۔

یہ ننھی سی جان۔۔۔۔وہ بہت دیر تک اسے اپنے بازوؤں میں لیئے بیٹھی رہ گئی تھی۔

"یہ۔۔۔۔۔۔یہ وہ نہیں۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔میرا عادل۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

وہ بچہ سانولا سا، معصوم فرشتہ سا تھا۔

رومیصہ نے اسے نہلا دھلا کر نئے کپڑے پہنائے تھے۔اسکے لیئے کھانے کا انتظام کیا اور کھلا کر وہیں سلا دیا۔اب جب وہ سو چکا تھا تو وہ چپ چاپ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکے جگر کے ٹکڑے جیسا نہیں تھا کیونکہ وہ اسکے جگر کا ٹکڑا نہیں تھا۔

وہ تو کوئی اور تھا اور وہ۔۔۔۔۔وہ کوئی اور تھا۔۔۔۔

اپنے بچے کی جدائی کے جو زخم اسکی روح پہ لگے تھے، وہ دوبارہ سے ادھڑ چکے تھے۔ ان سے درد بہنے لگا تھا۔ جس مرہم سے اسے شفا ملنا تھی، وہ اب میسر نہیں تھا۔

تیسرا باب: جینا تو ہے

شادی کے پانچویں دن انہوں نے باورچی خانے کی زمہ داری امبرین کو سونپ دی تھی۔ گھر میں دو اور بہوئیں بھی تھیں۔ ایک کے زمہ ناشتہ اور دوسری کے زمہ رات کا کھانا تھا۔ دوپہر کی ہانڈی روٹی اسے سونپ دی گئی

www.novelsclubb.com

"شادی کے چاؤ تو ساری زندگی پورے نہیں ہوتے بہو لیکن گھر تو سنبھالنا ہوتا ہے۔ میں تو انصاف کی بات کرتی ہوں۔ اب دو بہوئیں کام میں لگی ہیں تو میں تیسری کو بستر پہ آرام سے بیٹھے نہیں رہنے دوں گی۔ اپنا اپنا کام نمٹاؤ، پھر جو مرضی کرو"

اس دن اس نے پہلی بار کھانا بنایا تھا۔اماں کے لئیے ٹرے سجا کر انکے کمرے میں ہی لے گئی تھی۔انہوں نے پہلا لقمہ لیتے ہی روٹی چھوڑ دی اور لقمہ واپس تھوک دیا۔

"کیا ہوا امی؟؟؟؟؟"

وہ جلدی سے پاس آ بیٹھی اور پانی بھرنے لگی

"یہ سالن تم نے بنایا ہے؟؟؟؟اللہ توبہ۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے گلاس پکڑا

"ایسا کڑوا زہر۔۔۔۔توبہ میرا حلق۔۔۔۔۔۔"

تحقیر کے احساس سے اسکا سر جھک گیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے تو مناسب ہی ڈالا تھا امی اب جانے کیسے۔۔۔۔"

"تو میں جھوٹ بول رہی ہوں؟؟؟؟ یہ پڑا ہے سامنے خود چکھ لے۔۔۔۔۔۔"

"سوری امی میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔میں کچھ اور بنادوں آپکو، آملیٹ ؟؟؟؟؟؟"

انہوں نے ہاتھ جوڑے

"نابی بی، یہ من وسلویٰ اٹھااور لے جا۔۔۔۔۔"

اس نے باورچی خانے میں آکر سالن چکھا۔وہ واقعی میں کڑوا زہر ہو رہا تھا۔

"یہ کیسے۔۔۔۔۔۔۔میں نے تو اتنا کم نمک ڈالا تھا۔۔۔۔۔"

وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

کسی طالب علم نے ان دونوں کی شکایت کر دی تھی کہ وہ رات کو گھاس کے قطعے میں اکیلے تھے۔اب قاری صاحب نے ان دونوں کو جواب طلبی کے لئیے بلوالیا تھا۔ سعد ہاتھ باندھے خاموش کھڑا تھا۔علی نے ہی جواب دیا تھا

"قاری صاحب اندر حبس تھا اور دم گھٹ رہا تھا اسی لئیے ہم ٹھنڈی ہوا میں باہر آگئے تھے۔

"اور باقی کے پچاسیوں بچے، انکا دم نہیں گھٹتا اندر؟؟؟ گرمی لگتی ہے تو مجھ سے کہو اور چارپائیاں صحن میں بچھا لیا کرو، ایسے گھاس میں لیٹنا ٹھیک نہیں۔۔۔۔"

سعد نے سر اٹھایا

"قاری صاحب ہم بس باتیں کر رہے تھے"

انہیں تپ چڑھی

"اوہ ایسی کونسی تمہاری باتیں ہیں جو ختم ہی نہیں ہوتی ہیں؟؟؟ سارا دن ایک دوسرے میں گھسے رہتے ہو، جب دیکھ لو تب تم دونوں کی جوڑی اکٹھی پائی جاتی ہے۔ ایک دوسرے کا سایا بنے گھومتے ہو، ہر وقت گپیں، درسگاہ میں بھی، کھانے کے دوران بھی، بعد میں بھی؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"ہم دوست ہیں"

علی منمنایا

"دیکھو بچے ہر شے اعتدال میں اچھی لگتی ہے۔دوستی اچھی چیز ہے لیکن یوں ہر وقت کے لئیے ایک دوسرے پہ منحصر ہو جانا اچھی بات نہیں۔دوست ہو ٹھیک ہے،اچھی بات ہے لیکن کبھی ایک دوسرے کی جان چھوڑ بھی دیا کرو۔اپنا اپنا کام کیا کرو،پڑھائی پہ توجہ دیا کرو۔یوں ہر وقت ساتھ گھومنا بھی اچھی بات نہیں ہے"

انہوں نے رسان سے سمجھایا تھا

"چلو جاؤ اور آئیندہ شکایت کا موقع نا دینا کسی کو بھی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں آگے پیچھے سر جھکائے باہر نکل آئے تھے۔

"یہ کون ہے جس کے ساتھ تم سکول آتے ہو عادل؟؟؟"

ستارہ اسے اس روز بھی سکول خود ہی چھوڑنے آئی تھی تو اس لڑکے نے عادل سے پوچھا تھا

"وہ میری آپی ہیں!!!!"

اس لڑکے نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا تھا۔اس دن یہ بات سارے سکول میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔

"وہ ایک کھسرے کو اپنی آپی کہتا ہے۔میں نے خود اسے روز اسکے ساتھ سکول آتے دیکھا ہے"

"تو کیا وہ بھی انکی طرح ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"تو نے اسے دیکھا نہیں وہ کیسے لڑکیوں کی طرح چلتا ہے اور بات کرتا ہے"

"ہاں مجھے تو وہ خود بھی خُسرا ہی لگتا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہر بچے کے پاس اسے دیکھ کر کرنے کو یہی بات ہوتی تھی۔اسے بغور دیکھا جاتا تھااور دیر تک دیکھا جاتا تھا۔

"میں نے اس ہیجڑے کو دیکھا ہے۔وہ ہمارے گھر شادی پہ ناچنے کے لئیے آیا تھا۔وہ تواتنا عجیب سا ہے۔"

"یہ بھی تو عجیب سا ہی ہے"

انسانوں نے یہ بڑی زیادتی کی ہے۔جو چیز سمجھ میں نہیں آئی اس کے لئیے وہ ایک لفظ گھڑ لیا۔"عجیب"

اب ہر شے اسی ترازو میں تولی جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ جو بھی کر لیتی، رونا پیٹنا، فساد، مار پیٹ، توڑ پھوڑ لیکن وہ واپس نہیں آنیوالا تھا۔ وہ جان چکی تھی کہ فرحان اسے قطعاً واپس اس گھر میں نہیں لائے گا۔ اسکی ناک جتنی اونچی تھی، وہ معصوم بچہ اتنا ہی نیچ تھا۔ اسے پتہ تھا اب بس کل وہ ہی ہے۔

وہ یتیم خامنے سے لایا گیا زرا سا بچہ۔۔۔۔

"ولید"

گزرتے وقت اور مقدر کے اس فیصلے کے ساتھ اسے سمجھوتہ ہی تو کرنا تھا۔ زندگی چاہے جیسی بھی تھی، جینا تو بہر حال تھا۔ جینا تو پڑتا ہی ہے!!!!

سو وہ بھی جینے کا ڈھونگ سا کرنے لگی تھی۔ وہ عادل نہیں تھا لیکن وہ اس میں اسے دیکھنے لگی تھی۔ اسکی آنکھوں میں اسکی نظریں کھوجتی رہتی تھی۔ اس کی طرح اسکے بال بناتی، اسکے جیسے کپڑے جوتے۔ محرومی تو تھی لیکن ازالہ بھی تو کیا گیا تھا۔ اس نے خود کو سمجھانا شروع کر دیا تھا

"کیا پتہ یہ بھی کسی کا عادل ہو۔۔۔۔ کسی فرحان نے اپنا سر اونچا کرنے کو اسے کسی رومیصہ سے چھین کر پھینک دیا ہو۔۔۔۔۔"

آخری روٹی توے سے اتار کر اس نے ہاٹ پوٹ میں رکھی اور چولہا بند کیا۔ سب کچھ سمیٹ کر ایک بار پھر سب کچھ چیک کیا۔ سالن، رائتہ، سلاد روٹی سب کچھ تیار تھا۔ وہ مطمئن سی باہر نکلی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اتنی دیر سے اسکی تاک میں موجود چھوٹی نند دبے قدموں باورچی خانے میں داخل ہوئی تھی اور آہستگی سے دیگچی کا ڈھکن ہٹایا۔ تین چار چمچ بھر کے نمک سالن میں جھونک کر اس نے چمچ چلایا اور ڈھکن واپس ڈھک دیا

www.novelsclubb.com

"اماں! اج بھی ہو گیا کام۔ یہ مٹھی بھر کے نمک ڈال آئی ہوں سالن میں"

اس نے ماں کے کمرے میں داخل ہو کر فاتحانہ انداز میں کہا تھا۔ وہ مسکرا دیں

"شاباش میری بچی!"

وہ وہیں ان کے پاس آکر بیٹھ گئی

"اری کہیں اس نے دیکھا تو نہیں؟؟؟؟؟"

کچھ خیال آنے پہ انہوں نے پوچھا تھا

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تو بس دیکھتی جا،اس چلتر لڑکی تو میں نے اس گھر سے باہر نا نکال پھینکا تو میرا نام بدل دیجئیو۔غضب خدا کا نالی کی اینٹ عمران نے میرے آنگن میں لا کر جوڑ دی۔ آخ تھو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے نفرت سے کہا تھا

"لیکن اماں یہ زرا سی بات ہے،وہ تو اس پہ جان چھڑکتے ہیں،وہ اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے"

"ایویں نہیں چھوڑے گا۔ارے بہت دیکھے میں نے ایسی محبت کے دعوے۔جمعہ جمعہ آٹھ دن کی مار ہوتے ہیں یہ دعوے اور یہ باتیں۔"

انہوں نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

بریک سے پہلے کا پیریڈ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ بیل بج گئی۔سر نے گھڑی کو دیکھا اور ان سب کو جانے کا اشارہ کر دیا۔

"باقی کل کر لیں گے۔۔۔۔۔چلو جاؤ۔۔۔"

وہ بھی اپنی چیزیں سمیٹنے لگے۔لڑکے شور مچاتے، ہلا گلا کرتے نکل گ ئے۔احسن کلاس میں اکیلا رہ گیا تھا۔سر نے اسے حیرت سے دیکھا

www.novelsclubb.com

"ارے تم یہیں ہو ابھی تک؟؟؟؟ جاؤ مزے کرو۔۔۔ہر وقت کتاب کی دوستی بھی اچھی نہیں ہوتی۔ کبھی جیتے جاگتے لوگوں کو بھی پڑھنا چاہئیے"

اسے کتاب نکالتا دیکھ کر انہوں نے کہا تھا۔

"سر میرا کوئی دوست نہیں ہے"

"تمہارا کوئی دوست نہیں ہے یا تم نے کبھی کسی کو دوست نہیں بنایا؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا۔انہوں نے اسے بغور دیکھا

"احسن بچے یہ پراؤڈ تو نہیں ہے؟؟؟؟میں اتنا ذہین فطین اور وہ نکمے، میں کیوں کسی کو منہ لگاؤں؟؟؟؟؟؟ایسا ہے؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں سر۔۔۔بس مجھے عادت نہیں ہے کسی سے گھلنے ملنے کی۔۔۔اچھے دوست نہیں ملتے ناں آجکل۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنس پڑے

"اچھا ملتا کیا ہے آج کل؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا۔ وہ اپنی کتابیں لئیے اسکے ڈیسک کے پاس آ ٹھڑے ہوے تھے۔

"بچے سنو!!!! تمہیں بتایا گیا ہے ناں سب کچھ ؟؟؟؟ اچھا برا سمجھایا گیا ہے ناں ؟؟؟؟ کیا ٹھیک ہے کیا نہیں، یہ پتہ ہے ناں ؟؟؟؟ تو وہ سب کیوں بتایا اور سکھایا گیا ہے ؟؟؟ انسانوں پہ اپلائ کرنے کے لئیے ناں ؟؟؟؟ جب تم ان سے قطع تعلق کر کے، سب سے کٹ کر ایک اپنی ہی دنیا بسالو گے تو ان سب اسباق کا، اخلاقیات کا، سیکھنے سکھانے کا کیا فائدہ ؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گیا

"کوئلوں میں ہاتھ ڈالو گے تو ہیرہ ملے گا۔ ہاتھ کالے ہونے کے ڈر سے بیٹھے رہو گے تو بس بیٹھے رہ جاؤ گے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ جانے کے لئیے پلٹ گ ئے تھے۔

عادل سکول سے آنے کے بعد اب بیٹھا اپنا ہوم ورک کر رہا تھا۔ پاس ہی تارہ بیٹھی اپنے ناخنوں پہ نیل پالش لگانے میں مگن تھی۔ اس نے اپنی کافی سے نظر اٹھائی اور بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا

"آپی!!! ایک بات پوچھوں؟؟؟؟"

"ہوں"

اس نے نظریں اٹھائے بغیر ہنکارا بھرا

"آپ اکثر اتنا میک اپ کیوں کیئے رکھتی ہیں؟؟؟؟"

تارہ نے چونک کر سر اٹھایا

www.novelsclubb.com

"میں نے دیکھا ہے آپ جب بھی باہر جائیں یا رات کو بھی اکثر گھر پہ جب لوگ آتے ہیں تو آپ بہت تیار شیار ہوتی ہیں۔ آپ میری مما کی طرح سمپل کیوں نہیں رہتی ہیں؟؟؟؟؟؟"

اس نے شیشی بند کی اور اسکی طرف متوجہ ہوئی

"میری جان میرا اصل چہرہ بہت بد صورت ہے۔بہت ڈراونا اور بد نما۔اسی لئیے اسے چھپانے کے لئیے میں اسے میک اپ کے خوش نما رنگوں تلے چھپائے رکھتی ہوں"

عادل نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں تو۔۔۔دیکھیں،ابھی دیکھیں۔آپ تو اتنی پیاری ہیں۔میں آپکو آئینہ لا کر دکھاؤں؟؟؟؟آپ میری مما سے مختلف تو نہیں ہیں۔۔۔۔"

وہ مسکرادی

www.novelsclubb.com

"باقی دنیا کے پاس آپ جیسی پیاری آنکھیں نہیں ہیں ناں میری جان۔ان کی آنکھوں پہ فلٹر لگے ہوئے ہیں۔وہ فلٹر جو ہمارے جیسے انسانوں کی ساری اچھائیاں

اور خوبیاں اندر کہیں چھپالیتا ہے اور دکھاتا ہے تو بس برائیاں۔ ہماری ذات کا بے ڈھنگا پن۔"

وہ سوچ میں پڑ گیا

"کیا ہوا؟؟؟؟؟چپ کیوں ہو گئے؟؟؟؟"

"وہی فلٹر پھر میرے سکول کے بچوں اور ماسٹر صاحب کی آنکھوں میں بھی لگا ہو گا۔ وہ آپ کے اور میرے بارے میں بہت بری باتیں کرتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔"

تارہ نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عادل، میرے بچے میری بات سنو۔ اللہ پاک نے دو کان دیئے ہیں ناں؟؟؟ ایک سے سنو اور دوسرے سے نکال دو۔ تمہیں کسی کی گالی، طنز، مذاق کو اپنے دل تک

نہیں جانے دینا ہے۔جو جو کہتا ہے،اسے کہنے دو۔تم بس وہ کرو جو تمہارا کام ہے۔

اور تمہارا کام کیا ہے؟؟؟؟؟"

"پڑھنا اور محنت کرنا۔فرسٹ آنا"

وہ مسکرادی

"مجھ سے وعدہ کرو کبھی ہارو گے نہیں۔کبھی ہار ماننے کا سوچو گے بھی نہیں۔کیونکہ تم ہار گئے تو تمہارے ساتھ ساتھ تارہ بھی ہار جائے گی۔۔۔۔۔۔"

"میں نہیں ہاروں گا آپی"

بچہ پورے جوش سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

قاری صاحب نے سختی سے ان دونوں اکیلے میں ساتھ رہنے سے منع کر دیا تھا۔

انہوں نے خفیہ طور پر لڑکوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جو ان پہ نظر رکھے رہتا تھا۔

اِدھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ نظر آئے، اُدھر وہ سر پہ پہنچ جاتا اور کسی ایک کو کسی اور کام میں لگا دیتا تھا۔

"یار یہ کیا بات ہوئی"

علی تلملا اٹھا تھا

"اب بندہ اپنی مرضی سے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا، کہیں آ جا بھی نہیں سکتا؟؟؟؟ یہ تو قاری ٹارچر کر رہا ہے ہم پر۔۔۔۔۔"

سعد بھی خائف تھا۔

اس دن وہ دونوں نظر بچا کر نکلے تھے اور اب دونوں مسجد کی محراب کے پیچھے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں اس دفعہ چھٹی پہ گھر جاؤں گا تو بھائی سے بات کروں گا۔ میں کوئی بچہ تھوڑی نا ہوں۔ بلاوجہ کی روک ٹوک۔ ایسے تو نہیں جی سکتا کوئی بھی۔۔۔۔۔۔"

علی نے تائید میں سر ہلایا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے تو۔۔۔۔بندہ اپنے دوست کے ساتھ بھی نا رہے تو کدھر جائے۔۔۔۔۔"

____

امبرین نے کھانا ٹرے میں نکالا اور سالن کو چکھا۔سب ٹھیک تھا۔اس نے پانی کی بوتل اور گلاس رکھا اور ساس کے کمرے کی طرف بڑھی۔وہ دوپہر کا کھانا اپنے کمرے میں ہی کھاتی تھی۔اسکے نکلتے ہی اسکی نند نے باورچی خانے میں گھس کر سالن میں مٹھی بھر مرچی جھونک دی تھی۔وہاں سے نکل کر وہ ماں کے کمرے میں آئی

www.novelsclubb.com

"بھابھی! میرا لال ڈوپٹہ نہیں مل رہا۔پلیز وہ تو ڈھونڈ دیں زرا۔۔۔۔۔۔"

"وہ دھلے ہوئے کپڑوں میں ہو گا ناں"

"مجھے ڈھونڈ دیں زرا۔۔۔۔"

وہ جب تک ڈوپٹہ ڈھونڈ کر واپس آئی تو اسکی نند وہ مرچیلا سالن پہلے والے سالن سے بدل چکی تھی۔ ساس اسے لال بھبھو کے چہرے سے دیکھ رہی تھیں۔

اس دن عمران واپس گھر لوٹا تو اماں نے آتے ساتھ ہی عدالت سجالی تھی

"تو پوچھ اپنی اس جورو سے کہ یہ کیا چاہتی ہے، کیوں روز ایسا کرتی ہے؟؟؟؟ نہیں میں پوچھتی ہوں یہ کیا ثابت کرنا چاہتی ہے یہ سب کر کے؟؟؟؟ روز اسکا یہی ہے، کبھی سالن میں نمک کبھی مرچیں۔۔۔۔اس نے کوئی کام نہیں کرنا تو صاف کہہ دے، یہ سب کرنے کا کیا مقصد ہے؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ آپے سے باہر ہو رہی تھیں۔ نند نے الگ پٹی پڑھائی

"اس دن کپڑے دھوتے ہوئے میری نئی قمیض پھاڑ دی، کل میرا لال ڈوپٹہ امی کے سفید سوٹ کے ساتھ دھو کر اسکا ستیاناس کر دیا"

امبرین اپنے کمرے میں بند تھی۔وہ چپ چاپ بیٹھا، سر جھکائے سب سنتا رہا تھا۔

سعد چھٹی پہ گھر آیا ہوا تھا۔

رومیصہ باورچی خانے میں اسکی پسند کا کھانا بنانے میں لگی ہوئی تھی۔وہ برآمدے میں بھائی کے پاس بیٹھا اپنے پھپھولے پھوڑ رہا تھا

"قاری صاحب نے میری ناک میں دم کر رکھا ہے بھائی جان! بلاوجہ کی مار پیٹ اور روک ٹوک۔نا کہیں جانے دیتے ہیں نا کسی سے بات کرنے دیتے ہیں۔"

فرحان نے رسان سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"دیکھو بچے وہ استاد ہیں، وہ تو جو بھی کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں تمہارا بھلا ہی ہو گا۔مجھے کئی بار انکا فون آیا ہے۔وہ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ تم پڑھائی پہ توجہ

نہیں دیتے۔دو سال میں بمشکل دس پارے حفظ کیئے ہیں۔سارا دن غلط لڑکوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو"

"وہ برا لڑکا نہیں"

اس نے غصے سے بات کاٹی

"وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے"

"اچھا چلو ٹھیک ہے وہ اچھا لڑکا ہے لیکن پڑھائی پہ تو تمہاری توجہ نہیں ہے ناں ؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی رومیصہ باہر نکلی۔

"چلو نہا دھو لو، میں کھانا لگواتی ہوں"

وہ اٹھ کھڑا ہوا

"عادل کہاں ہے بھابھی؟؟؟؟؟کافی دیر ہو گئی وہ گھر پہ نہیں ہے کیا؟؟؟؟؟؟"

وہ دونوں چپ رہ گ ئے تھے۔

عادل بستہ لٹکائے جیسے ہی کلاس میں داخل ہوا، سب بچے ایک دم خاموش ہو گ ئے

"وہ آگئی ہماری تارہ"

کسی نے صدا لگائی اور وہ سب ٹھٹھے مار کر ہنس پڑے تھے۔اس نے خاموشی سے سب کو دیکھا اور اپنے ڈیسک کی طرف بڑھا لیکن وہاں بیٹھے دونوں لڑکے چوڑے کو کر بیٹھے تھے اور اسکی جگہ نہیں تھے

www.novelsclubb.com

"تم پیچھے چلے جاؤ، ہم تمہیں یہاں اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتے"

وہ دھک سے رہ گیا

"لیکن کیا ہوا باسط؟؟؟؟"

"سب تمہارا مذاق اڑاتے ہیں، تم بات بھی عجیب طرح سے کرتے ہو، چلتے بھی لڑکیوں جیسے ہو، میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر میں بھی تمہاری طرح بن جاؤں"

تو گویا وہ چھوت چھات کا مریض تھا۔

"ہاں بالکل"

دوسرے بچے نے تائیدی انداز میں سر ہلائ

"میرے پاپا نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کہ میں تم سے بات کروں اور نا ہی تمہارے ساتھ بیٹھوں"

www.novelsclubb.com

وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔

وہ اشرف المخلوقات کی گنتی میں گنا نہیں جاتا تھا۔ حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ اسکا شمار تو جانوروں میں بھی نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر اسکا درجہ کونسا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ کافی دیر سے اپنے کمرے میں بیڈ پہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اپنی تذلیل کے احساس سے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بہہ رہے تھے۔ ساس نندیں تو روز کسی نہ کسی موضوع پہ اسکی بے عزتی کر دیا کرتی تھیں لیکن آج تو عمران کے سامنے اسکی مٹی پلید ہوئی تھی۔ وہ روز خود کو سمجھا بجھا کر صبر کر جاتی تھی لیکن آخر کب تک، بندہ بشر تھی، پیمانے لبریز ہو ہی جایا کرتے تھے۔

عمران جب کمرے میں آیا تو وہ جلدی سے آنکھیں صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ عمران اسکی لال آنکھیں دیکھ کر شرمندہ ہو گیا تھا

"سوری یار۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تم یہ سب۔۔۔۔۔"

"نہیں عمران"

وہ جلدی سے بولی تھی

"آپ یہ سب مت کہیں۔مجھے کسی کی معافی تلافی نہیں چاہیئے"

وہ چپ رہ گیا

"بس یار دل پہ مت لیا کرو۔وہ ماں ہیں،زیادتی کر بھی جائیں تب بھی۔۔۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے عمران۔"

اگلے دن اس نے ملازمہ کا انتظام کروادیا تھا۔

"اس سے کروائیں جو بھی کام کروانا ہے۔میں پے کردوں گا۔کھانا کپڑے صفائی جو بھی۔۔۔۔۔لیکن میرے لئیے کھانا امبرین ہی بنائے گی،چاہے کڑوا زہر ہو یا مرچوں بھرا۔۔۔۔۔"

اس نے اپنے تئیں فیصلہ کر دیا تھا۔

رومیصہ کے کلیجے پہ ہاتھ پڑا تھا۔اس نے بعد میں فرحان سے کہا بھی تھا

"کچھ بھی کہہ دیتے لیکن یہ نا کہتے کہ وہ مر گیا ہے۔وہ جیسا بھی ہے، جہاں بھی ہے، میرا بیٹا ہے۔میری واحد اولاد"

فرحان نے اسے سختی سے دیکھا تھا

"وہ مر چکا ہے۔مجھ سے جو بھی پوچھے گا میں یہ ہی کہوں گا"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"اتنے سفاک کیوں ہیں آپ؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"حقیقت پسند ہوں میں"

وہ فوراً بولا تھا

"ایک بات کان کھول کر سن لو، ہمارا بس ایک بیٹا ہے اور وہ ہے ولید۔ بس اس ٹاپک پہ اب میں اور کوئی بات نہیں سنوں گا"

وہ ہمیشہ کی طرح چپ رہ گئی تھی۔

سعد نہایت غصے میں تھا۔ لال بھبھو کا چہرہ، چڑھی ہوئی آنکھیں

"بھائی جان بہت خود غرض انسان ہیں۔ انہیں بس اپنی پرواہ ہے۔ پہلے میری مرضی کے خلاف مجھے یہاں بھیج دیا حالانکہ میں نے کالج جانا تھا، اب میری کسی بات پہ کان تک نہیں دھرتے ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ اور علی مسجد کی پچھلی دیوار کی اوٹ میں بیٹھے تھے۔

"میری بات تو کیا سننا تھی، الٹا قاری کی حمایت کرنے لگ گ ئے۔ ہونہہ!!!"

اس نے سر جھٹکا

"بس یار یہ دنیا مطلب کی ہے۔مجھے دیکھ،اماں ابا ہیں نہیں،چاچے تائے اپنی اپنی زندگیوں میں مست ہیں۔میرا کون ہے؟؟؟؟"

سعد نے اسکا ہاتھ پکڑا

"میں نہیں ہوں تیرا؟؟؟؟؟"

وہ ہنس پڑا۔افسردگی سے

"ایک بس تو ہی تو ہے لیکن قاری صاحب نے تجھے بھی میرا رہنے نہیں دینا۔ایسی زندگی،ہونہہ۔۔۔۔۔"

" صحیح کہتا ہے۔ایسے گھٹ گھٹ کے جینے کا کیا فائدہ؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"لیکن جینا تو ہے پیارے!!!!"

علی نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ مارا تھا

"میری بس ہو چکی ہے۔میں اب ایسے نہیں رہ سکتا۔"

علی نے اسے بغور دیکھا

"تو پھر بس ایک اور راستہ ہے۔۔۔۔۔۔بغاوت کر دے۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

باب چہارم: سیاہ بخت

وہ دونوں بہنیں ماں کے کمرے میں موجود تھیں۔ بڑی والی ان کے سر میں مالش کر رہی تھی اور چھوٹی پاس ہی اٹواٹی کھٹواٹی لئیے پڑی تھی۔

"لیں اماں یہ نتیجہ نکلا ساری محنت کا؟؟؟؟؟تم تو کہتی تھیں وہ بہت جلد اسے نکال باہر کرے گا گھر سے، کیا ہوا؟؟؟؟؟؟"

اس نے منہ بنا کر ماں سے کہا تھا

"سارا دن مہارانی مزے کرتی ہے اور ملازمہ سے ناز اٹھواتی ہے۔ مجال ہے جو پانی بھی خود سے اٹھ کر پی لے۔۔۔۔"

"خدا جانے کونسا جادو کیا ہے اس حرافہ نے میرے بچے پر، اس پہ تو جیسے دنیا ختم ہو جاتی ہے عمران کی۔"

بڑی والی نے لقمہ دیا

"چھ مہینے ہو گئے شادی کو اور مجھے تو دور دور تک اس کے جانے کے آثار نظر نہیں آ رہے اماں"

www.novelsclubb.com

انہوں نے ایسا منہ بنایا گویا کوئی کڑوا بادام چبا لیا ہو

"اچھا اچھا بول دفع ہو نی، پہلے ہم پہ کم سیاہ بختی آئی ہوئی ہے جو تو یہ اول فول بک رہی ہے"

"لیں میرے کہنے سے کچھ ہوتا ہے تو میری دنیا ہے کل کی مرتی آج مر جائے منحوس اور جان چھوٹے ہماری۔۔۔۔۔۔۔"

اماں کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

وہ ایک مہندی کا فنکشن تھا۔

تارہ کو انہوں نے رقص کے لئیے بلوایا تھا۔جب سے ناچنے والیاں اس دھندے میں آئی تھیں،انکا روزگار ٹھپ ہو چکا تھا۔ویسے بھی انکی ضرورت آجکل کم ہی پڑتی تھی۔اب تو ہر گھر میں اپنی ذات فوج تھی نرتکیوں کی۔ٹک ٹاک،لائگلی اور نجانے کیا کیا،کہ اب ناچنے والے بھی سٹار بن چکے ہیں۔کوٹھے تو کب کے بند ہو چکے کہ اب تو ہر ہر بندے کی جیب میں اسکا اپنا ذاتی کوٹھا موجود ہے۔اب تقریبات پہ کنجریاں نہیں سٹارز بلوائے جاتے ہیں۔

خیر۔۔۔۔۔۔

خیر وہ فنکشن لیٹ ختم ہونا تھا تو وہ عادل کو ساتھ لے آئی تھی۔اب وہ اس ٹینٹ لگے ہال میں ایک طرف کرسی پہ بیٹھا کڑھ رہا تھا۔

وہ مردوں کے جمگھٹے میں رقصاں تھی۔وہ سب دن کی روشنی میں سب کے سامنے اسے پلید کہہ کر فخر محسوس کرتے تھے اور اب رات کے اندھیروں میں اسی پلید پہ نوٹوں کی گڈیاں واری جا رہی تھیں۔وہ وہ سب تھے جن کے گھروں میں بیویاں خرچے کو بیٹھی رہتی تھیں۔نوٹ ہی نوٹ۔۔۔۔بہانے بہانے سے اسے پاس بلانے کو نوٹ اونچا کرنا،اسے ساتھ لگانا، معنی خیز جملے۔

www.novelsclubb.com

تو بس یہی تو ہوتا ہے۔۔۔۔۔

عادل ناگواری سے وہ سب دیکھنے پہ مجبور تھا۔اسکا بس چلتا تو ان سب کے ہاتھ کاٹ دیتا اور انگلیاں توڑ دیتا۔اسکا بس چلتا تو تارہ کا ہاتھ پکڑ کے وہاں سے دور، بہت دور

بھاگ جاتا جہاں وہ سب نا ہوتے، بس وہ اور تارہ اور ہاں۔۔۔۔اسکی ماں بھی ہوتی۔۔۔۔۔۔

"آپ یہ سب مت کیا کریں ناں آپی! آپ یہ سب کچھ چھوڑ دیں"

واپسی پہ رکشے میں بیٹھے ہوے جب وہ گھر کی طرف رواں تھے تو اس نے تارہ سے کہا تھا۔وہ ہنس پڑی۔پتہ نہیں اس پہ کہ خود پہ

"اچھا، یہ چھوڑ دوں تو کیا کروں؟؟؟؟؟"

"کچھ بھی اور کام"

"مجھے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں آتا عادل۔مجھے کچھ سکھایا ہی نہیں گیا تو کچھ کیسے آئے گا؟؟؟ مجھے بس یہی سب سکھایا گیا ہے۔دوسروں کو لُبھانا ہی میرے حصے میں آیا ہے۔یہ چھوڑ دوں تو کیا سڑک پہ بھیک مانگوں؟؟؟؟ مانگ لوں لیکن مجھے وہ بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ رہ گیا تھا۔تارہ نے اسے اپنے ساتھ لگالیا

"میری جان یہ سب ایک دلدل کی طرح ہے۔اس میں داخل ہو جاؤ تو نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔پھر جتنے مرضی ہاتھ پاؤں مار لو، کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

وہ زرار کی

"تمہیں اسی لیئے تو کہتی ہوں اچھے سے پڑھا کرو۔پڑھ لکھ جاؤ، کچھ بن جاؤ اور اس جہنم سے نکل جاؤ۔ تمہیں پڑھا رہی ہوں کہ تمہیں اس سب کے علاوہ بھی کچھ کرنا آتا ہو۔ تمہیں رزق کمانا آتا ہو کہ تمہیں مردار نا کھانا پڑے۔میرے بچے تمہیں اس دلدل میں نا اترنا پڑے"

وہ غور سے سن رہا تھا۔اسکی ایک ایک بات، ایک ایک نصیحت۔۔۔۔

رات کسی کی سیاہ بختی سے بھی زیادہ سیاہ تھی۔تاریک اور خاموش۔مسجد کے اونچے مینار اسی اندھیرے میں گم تھے۔درسگاہیں خاموش تھیں۔صحن میں ایستادہ دھریک اور سکھ چین کے درخت بھی اونگھ رہے تھے۔دوسری منزل پہ بنے رہائشی کمرے بھی اسی اندھیرے کی لپیٹ میں تھے۔وہ حبس کے دن تھے تو لڑکے باہر چارپائیوں پہ سوتے تھے۔کمروں کے دروازے کھلے تھے سوائے اس ایک کمرے کے۔اسکا دروازہ اندر سے مقفل کیا گیا تھا۔

وہ کمرہ انسانی سانسوں سے آباد تھا۔

کمرے کے وسط میں فرش پہ بچھی چٹائی پہ وہ دونوں پاس پاس لیٹے ہوئے تھے۔

"علی کوئی آگیا تو؟؟؟؟؟کسی نے دیکھ لیا اور شکایت کر دی تو قاری بہت مارے گا۔۔۔۔۔۔"

"تو ایویں ناڈرا کر"

اس نے سعد کے پاس سرگوشی کی تھی

"سب سوے پڑے ہیں۔اتنا اندھیرا ہے کسی کو کیا پتہ چلنا ہے۔"

وہ زرار کا

"اور یہ پہلی بار رو نہیں ہے ناں یار۔پہلے ہم پکڑے گئے ہیں کبھی؟؟؟؟تو کیوں اتنا ڈرتا ہے؟؟؟؟؟؟؟کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ہر بار کی طرح۔۔۔۔۔"

سعد کو اسکی پر حدت سانس اپنے چہرے پہ پڑتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"قاری کا تو دماغ خراب ہے جو اتنی سختی کرتا ہے۔اتنی سختی تو کوئی اپنے ڈھور ڈنگروں پہ بھی نہیں کرتا یار"

www.novelsclubb.com

اسکی ہاتھ سعد کے سینے پہ رکھا ہوا تھا۔

"تُو کبھی کسی کو بتائے گا تو نہیں ناں علی؟؟؟؟؟"

جواباً وہ اسکے نزدیک سرک آیا تھا۔ سعد نے اسکے لبوں کے لمس اپنی گردن پہ محسوس کیئے تھے۔

"تجھے اعتبار نہیں ہے مجھ پہ؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"تو پیار ہے میرا، میں پیار سے دغا کروں گا؟؟؟؟؟؟"

سود نے اپنے پیٹ پر سے قمیض کو سرکتے ہوئے پایا تھا۔ اسکی انگلیاں اسکی ناف کے آس پاس رینگ رہی تھیں۔ اس نے کانپتی ہوئی سانس آزاد کی اور آنکھیں موند لیں۔ اسکی قربت اسے سرشار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں پھیلا حبس اب بڑھنے لگا تھا۔

احسن کلاس میں ہی تھا اور سر لیکچر رہے تھے جب پیون نے آکر دروازے پہ دستک دی تھی۔وہ سر کے پاس گیا اور کچھ۔

"احسن۔۔۔۔آپ کے فادر لینے آئے ہیں،آپ جاؤ"

انہوں نے کہا تو وہ حیران سا کتابیں سمیٹنے لگا۔وہ باہر نکلا تو وہ انتظار میں تھے

"خیریت چاچو؟؟؟؟"

انکی آنکھیں لال ہو رہی تھی

"ابو؟؟؟؟کیا ہوا ہے؟؟؟سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟؟؟؟"

"تمہارے چاچا چاچی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکے چچا اپنی فیملی کے ساتھ اسلام آباد میں رہتے تھے۔انکا وہی کاروبار تھا۔وہ اکثر گرمیوں کی چھٹیوں میں یا عید وغیرہ پہ اسلام آباد جاتے رہتے تھے۔

"وہ پنڈی سے واپس جا رہے تھے جب ایکسیڈنٹ ہوا۔دونوں موقع پہ ہی ختم ہو گئے ہیں"

وہ ابو نہیں بول رہے تھے،انکے لہجے میں کرب بول رہا تھا۔وہ دم بخود سا سن رہا تھا۔

"اور کنزہ۔۔۔۔۔۔وہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"یہ جلدی ہے؟؟؟؟عمران یہ ابھی بھی جلدی ہے؟؟؟؟"

اماں نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

"اٹھ دس مہینے ہو گئے تیری شادی کو اور یہ ابھی بھی جلدی ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش رہ گیا

"میرے کان ترس گئے بچے تیری طرف سے خوشخبری سننے کو۔۔۔۔۔وہ تیرا باپ تیرے بچے دیکھنے کا ارمان لیکر چلا گیا،اب میں بھی چلی جاؤں؟؟؟؟؟"

"اماں!!!!"

وہ تڑپ اٹھا

"نہیں تو بتا میری یہ خواہش کرنا ناجائز ہے؟؟؟؟میرا بھی دل چاہتا ہے تیری اولاد دیکھوں۔تیرے بڑے بھائیوں کی طرح تیرے بچے بھی پالوں،انہیں کھلاؤں، انکے ساتھ کھیلوں۔۔۔۔تجھے پتہ ہے مجھے تو کتنا عزیز ہے عمران۔۔۔۔۔"

اس نے رسان سے ماں کا ہاتھ پکڑا تھا

"آپ بس دعا کریں"

"دعا تو میں روز ہر وقت کرتی ہوں۔۔۔۔۔تو اسے سیریس کیوں نہیں لیتا؟؟؟وہ تیری زنانی نہیں چاہتی کیا کہ اسکے بچہ وچہ ہو؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اماں اس نے کچھ نہیں کہا"

وہ جلدی سے بولا

"اللہ کی طرف سے دیر ہو تو کوئی کیا کرے اماں؟؟؟ وہ بھی تو ہیں جن کے دس دس بیس بیس سال اولاد نہیں ہوتی، ایسے بھی تو ہیں"

"اللہ نا کرے"

وہ دہل گئیں۔

رات وہیں کی وہیں تھی۔

ویسی ہی تاریک۔۔۔۔ خاموش۔۔۔۔ گھٹن زدہ۔۔۔۔ اونگھتی ہوئی۔۔۔۔۔ جب قاری صاحب نے اس بند دروازے پہ دستک دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اندر کون ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ کون ہے اندر؟؟؟؟؟؟ میں کہتا ہوں دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ لڑکا پانی پینے کو اٹھا تھا جب اس نے بند کمرے میں کھٹ پٹ کی آوازیں سنی تھی۔

سعد اور علی کی چارپائیاں بھی خالی تھیں۔وہ جلدی سے گیا اور نیچے دفتر میں سوئے

قاری صاحب کو بلا لایا۔

اب وہ دروازہ کھٹکا کھٹکا کر غصہ ہو رہے تھے اور اکثر لڑکے جاگ چکے تھے۔

"دروازہ کھولو۔۔۔آخری دفعہ کہہ رہا ہوں۔۔۔"

انہوں نے درشتگی سے کہا تھا

"میں نے یہ توڑ دیا تو تمہاری خیر نہیں ہو گی۔"

تبھی دروازہ کھلا تھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے علی کھڑا تھا۔

فق ہو چکا چہرہ۔۔۔اڑی ہوئی رنگت۔۔۔

قاری صاحب نے آگے بڑھ کر لائٹ جلائی تو پتہ چلا وہ اندر اکیلا نہیں تھا۔ بکسوں کے پاس کھڑا سعد تھر تھر کانپ رہا تھا۔ جلدی جلدی میں اس نے قمیص الٹی پہن رکھی تھی۔ وہ علی کی طرف مڑے تھے۔

اسکا گریبان کھلا تھا۔ کفوں کے بٹن بھی کھلے ہوئے تھے۔ ان کے شک کی تصدیق اس شے نے کر دی تھی۔ اسکی شلوار پہ نیچے گھٹنے تک وہ گیلی لکیر پھیل رہی تھی۔

وہ ششدر رہ گئے۔

انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا جو انہیں دیکھتا دیکھ کر سر جھکا گیا تھا۔ انہوں نے طیش سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔ وہ اسکی طرف بڑھے اور اسے بالوں کو جکڑ لیا

"بے غیرت۔۔۔۔۔ لعین۔۔۔۔۔۔ تجھے شرم نہیں آئی۔۔۔۔ وہاں نیچے قرآن پڑھا جاتا ہے اور یہاں تم۔۔۔۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔۔۔"

انہوں نے اسے جھنجھوڑ کر فرش پہ دے مارا اور مکوں کی بارش کر دی تھی۔ پاس کھڑے سعد کی ٹانگوں سے جان نکلتی جا رہی تھی۔

"تمہیں۔۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی اس فحش عمل کو اپناتے ہوئے؟؟؟؟؟دن بھر قران پڑھتے ہو رات کو۔۔۔۔۔یا اللہ۔۔۔۔بد بختو۔۔۔۔۔"

انکی آنکھیں بھیگ رہی تھیں اور آواز غصے اور درد سے کانپ رہی تھی

"جس قوم نے اس فحش عمل کو اپنایا تھا خدا نے اسے پتھر برسا کر زمین میں دفن کر دیا تھا اور تم۔۔۔بجائے ڈرنے کے، بجائے عبرت پکڑنے کے، اللہ کے گھر کے پہلو میں ہی اس عمل میں پڑ چکے۔۔۔۔۔۔لعنت۔۔۔۔"

انہوں نے سعد کو بھی دھکا دیا تھا۔ وہ توازن کھو کر ٹرنکوں پہ جا گرا تھا۔

وہ گراؤنڈ میں بیٹھا بچوں کو فٹ بال کھیلتا دیکھ رہا تھا۔اسے تو وہ مر کے بھی اپنے کھیل میں شریک نہیں کرتے تھے۔پوری کلاس میں بس ایک دو بچے ہی تھے جو اس سے سیدھے منہ بات کر لیتے تھے ورنہ تو اسے دیکھتے ہی طعنے مارنا ہی سوجھتا تھا۔

اب بھی وہ بیٹھا تھا تو وہ لڑکے پاس سے گزرے

"ارے چنبیلی تو یہاں بیٹھی ہے؟؟؟؟وہاں میرے بھائی کی مہندی پہ ناچے گا کون ؟؟؟؟چل شاباش گھر جا اور لہنگا پہن کر آ"

وہ سب قہقہے لگا رہے تھے۔وہ خاموش بیٹھا رہا

"میں نے دیکھا تھا کل تجھے اپنی اس "آپی" کے ساتھ۔بڑے نوٹ چُن رہا تھا تو۔ اور وہ تیری آپی۔۔۔۔کیا کمال کا پیس ہے وہ تو۔۔۔۔"

"شٹ اپ"

وہ حلق کے بل چلایا تو وہ اور زور سے ہنسا

"کیا ہوا؟؟؟ بے بی کو برا لگا؟؟؟ کیا وہ تیری بہن نہیں ہے؟؟؟ یا پیس نہیں ہے ؟؟؟؟"

"میں تمہاری بہن کو یہ سب کہوں تو تمہیں کیسا لگے گا؟؟؟؟؟؟"

وہ طنزیہ ہنسا تھا

"تو ایک لفظ بھی نکال اپنی گندی زبان سے۔۔۔۔بہن چھوڑ تو میرے بارے میں بول۔۔۔ایک حرف بھی۔۔۔۔پھر میں تجھے بتاتا ہوں مجھے کیسا لگے گا"

عادل سر جھٹک کر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔وہ ان کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا تبھی آگے بڑھنے کو تھا جب اسے ہنسی کی آواز آئی۔اس لمبے لڑکے نے تارا کو ایک بار پھر سے بہت گھٹیا گالی نکالی تھی۔اسکے کان کی لو لال پڑتی چلی گئی تھی۔اس نے مٹھیاں بھینچ لیں اور پلٹا۔ساری ہمت جمع کر کے اس نے وہ مکا اسکی ناک پہ مارا تھا اور وہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گالی اسے واپس دی تھی۔وہ لڑکا اس افتاد کے لئیے تیار نہیں تھا۔وہ بس حق دق کھڑا رہ گیا۔جب ہوش آیا تو اسے قہر بھری نظروں سے دیکھا اور اس پہ ٹوٹ پڑا تھا۔

"تیری تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تینوں چاروں لڑکے گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنزہ زار و قطار رو رہی تھی۔

وہ امی ابو کے ساتھ اسلام آباد آیا تھا۔دونوں میتیں ابھی پہنچائی گئی تھیں۔اسکا رو رو کر برا حال تھا۔ماں باپ کے بعد اسے اب دنیا میں کچھ اور نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔ابو نے کب اسے سینے سے لگایا تو وہ خود بھی رو پڑے تھے

"تایا ابو۔۔۔۔۔۔مجھے میرے پاپا واپس لا دیں۔۔۔میں ان کے بغیر کیسے رہوں گی؟؟؟؟تایا ابو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔میرے پاپا۔۔۔ماما۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بس۔۔۔بس حوصلہ کرو۔۔۔۔ایسے نہیں روتے۔۔۔۔انہیں تکلیف ہو گی۔۔۔۔بس"

اس نے بے بسی اور دکھ سے اپنی اس کزن کو دیکھا تھا جس کے لئیے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

دوپہر میں جنازہ تھا۔

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔امی نے اسے بمشکل سنبھالا تھا۔اسے کسی پل سکون نہیں تھا۔کوئی اپنا ایسے چھوڑ جائے تو سکون آئے بھی کیسے؟؟؟؟؟

اسی رات جب وہ باپ کے پاس بیٹھا تھا تو امی اسے سلا کر آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہائے۔۔۔۔۔ابھی تو مہمانوں سے گھر بھرا ہوا ہے، سودلاسے دینے والے، سہارا بنے ہوئے ہیں۔ابھی سب جب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے تو اکیلی بچی کا کیا بنے گا؟؟؟؟؟"

ابو نے سر اٹھایا

"وہ اکیلی بچی تو یہاں نہیں رہ سکے گی ناں"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں۔۔۔۔۔ہر گز بھی نہیں۔۔۔۔۔"

انہوں نے احسن پہ ایک نظر ڈالی جو خاموش بیٹھا تھا

"ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ہماری بیٹی ہے وہ۔میرے بھائی کی اکلوتی نشانی ہے۔میں اسے یہاں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔"

فیصلہ وہ کر چکے تھے اور تقدیر پر سکون تھی۔سب کچھ اسکے حسب منشاء ہو رہا تھا۔ ابھی کے لئیے تو اسکا کھیل سمجھ نہیں آ رہا تھا لیکن بس وہ جانتی تھی۔وہ یتیم و مسکین لڑکی مستقبل میں کسی کے لئیے صراطِ مستقیم بننے والی تھی

اب اماں نے اس موضوع کو پکڑ لیا تھا۔انہیں اسکی اولاد دیکھنی تھی،اسکی اولاد چاہیئے تھی۔انکی شادی کو دس ماہ ہونے کو آئے تھے اور ابھی تک خدا کی طرف سے کوئی خوشخبری نہیں ملی تھی۔یہ نہیں تھا کہ انہیں اپنی خاندان شروع نہیں کرنا تھا۔ وہ تو تیار تھے۔بس قدرت کی طرف سے دیر تھی۔

اس دن وہ امبرین کو لیئے اپنے اور اسکے مکمل چیک اپ کے لیئے آیا تھا۔کئی قسم کے ٹیسٹ تھے۔ایک لمبا اور صبر آزما عمل تھا۔

"آپکی رپورٹس نارمل ہیں مسٹر عمران۔سپرم کوالٹی ٹھیک ہے۔کونسیپشن (پریگننسی)ہونا چاہیئے"

امبرین کے ٹیسٹ کی رپورٹس اگلے ہفتے آئی تھیں۔

"کیریوٹائپ کا مشورہ میں نے اسی لیئے دیا تھا آپکو تاکہ کنفرم ہو جائے سب اور یہ لیں۔۔۔۔۔"

وہ دونوں میاں بیوی گائناکالوجسٹ کے سامنے موجود تھے۔انہوں نے وہ رہورٹس انکی طرف بڑھائی تھیں

"آپکا کروموسومز کا پیٹرن ڈسٹربنگ ہے۔آپکی اوویریز بھی بہت حد تک بنی نہیں ہیں۔فالیکلز خالی ہیں۔ہارمونل ایکسز بھی اتنا ردھم میں نہیں ہے۔"

وہ زرا رکیں اور انہیں دیکھا

"آپ ماں نہیں بن سکیں گی مسز عمران"

اس لگا جیسے کسی نے اسکے منہ پہ جوتا دے مارا ہو

"آئی ایم سوری لیکن یہ سچ ہے۔آپ لوگ آرٹیفیشل امپلانٹ بھی نہیں کروا سکیں گے کہ آپکی یوٹیرس ایمبریو کیری نہیں کر سکے گی۔مس کیرج کے ہائی چانسز ہیں اور ایکٹوپک پریگننسی کے بھی۔آپ یہ رسک مت لیجئیے گا"

وہ تو کچھ بھی سن نہیں پا رہی تھی۔اسکا سارا جسم پسینے میں بھیگتا چلا جا رہا تھا۔

قاری صاحب نے اس وقت ان دونوں کو دو الگ الگ کمروں میں بند کر دیا تھا۔ ایک لڑکا وہاں چوکیداری پہ معمور کر دیا گیا تھا۔ اسی وقت انہوں نے دونوں کے گھروں میں فون کر کے دونوں کے وارثوں کو اگلے دن ہی آنے کو کہا تھا۔

"تم دونوں میں سے کوئی بھی اب باہر نہیں نکلے گا جب تک تمہارے ہوتے سوتے یہاں نا آ جائیں"

وہ اتنے غصے میں حق بجانب تھے۔ ان کے منہ کو، ان پہ اعتبار کر کے ماں باپ اپنے بچے وہاں پڑھنے بھیجا کرتے تھے۔ یہ بات باہر نکلتی تو سب سے پہلی بدنامی انکی ہوتی کہ مدرسے میں وہ یہ سکھا رہے ہیں۔ معاشرے میں تو ویسے ہی سب سے کمزور اور آسان شکار مولوی ہوا کرتا ہے۔ جو کچھ جہاں ہو جائے، سارا ملبہ مولوی پہ ڈال دو۔

دقیانوسی۔۔۔۔فسادی۔۔۔۔۔زانی۔۔۔۔بھکاری۔۔۔۔حلوہ خور۔۔۔۔۔

پیٹو۔۔۔۔بچے باز۔۔۔۔ٹھرکی۔۔۔۔جو جو دل میں آئے کہہ دو۔۔۔۔

"تمہارے باپ بھائی آئیں اور تمہیں لے جائیں۔مجھے اپنی عزت اور اپنے مدرسے کی عزت بہت عزیز ہے اور میں اس پہ آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔"

انہوں نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا

"میں نے تمہیں سمجھایا، بار بار، اشاروں میں، صاف الفاظ میں لیکن افسوس۔۔۔۔۔شیطان کی تبلیغ زیادہ کارگر رہی۔۔۔۔میری نصیحتیں بے اثر رہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

\-

تارہ نے اسکے زخموں سے چُور چہرے کو ہولے سے صاف کیا۔درد کی شدت اور ضبط کے مقرے وہ لال پڑتا چلا گیا تھا۔تارہ نے بہت تکلیف سے وہ روئی کا پھالہ ان زخموں پہ رکھا تھا۔

"تمہیں ان سے نہیں جھگڑنا چاہئیے تھا عادل"

وہ زیادہ تھے اور وہ اکیلا،اسے جانوروں کی طرح مار کے وہ سکول سے بھاگ گئے تھے۔جب تک اساتذہ اور پرنسپل وہاں پہنچے،وہ لہولہان زمین پہ پڑا تھا

"اس نے آپکو گالی دی تھی"

وہ ہولے سے بولا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے ساری دنیا گالی دیتی ہے،تم کس کس سے جھگڑو گے؟؟؟؟؟؟؟"

"ساری دنیا سے۔۔۔۔۔"

وہ خاموش رہ گئی۔

اسے لگا وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان ہے کہ اس کی خاطر کوئی ساری دنیا سے لڑ جانے کو تیار تھا

"میری جان دنیا کو کہنے دو جو وہ کہتی ہے۔۔۔۔ کرنے دو جو کرتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ مرہم لگانے کے بعد اب سامان سمیٹ رہی تھی

"آپ ہی کہتی ہیں ناں کہ ظلم سہنا جرم ہوتا ہے"

"اور اب میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ ظالم بن جانا بھی گناہ ہوتا ہے"

وہ خاموش رہ گیا

"میں تمہیں بزدل بننے کا نہیں کہہ رہی، پیچھے ہٹ جانا اور خاموش ہو جانا ہمیشہ بزدلی نہیں ہوتا۔"

وہ اسکے پاس آ بیٹھی اور اسکے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے

www.novelsclubb.com

"مظلوم کے ساتھ خدا ہوتا ہے، ظالم کے ساتھ بس اسکا قہر۔۔۔۔ ٹھیک ہے اس نے بدلہ لینے کا حق دیا ہے لیکن وہ معاف کر دینے کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ گالی کا جواب گالی سے نا دینا تمہیں معزز کرتا ہے اور سامنے والے کا قد اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ انہیں بونا بننے دو، تم انکی برابری تک مت پہنچو"

وہ چپکے سے سن رہا تھا۔

"جسکا جیسا ظرف ہے، اسکی ویسی بات ہے۔ اب دیکھ لو کہ تمہاری بات کیسی ہونی چاہئیے۔۔۔۔۔۔"

---

www.novelsclubb.com

وہ سفر خاموشی سے گزرا تھا۔

کنزہ پچھلی سیٹ پہ امی کے کندھے پہ سر رکھے سو چکی تھی۔ احسن اگلی سیٹ پہ خاموش بیٹھا ونڈ سکرین کے پار بھاگتی سڑک کو دیکھ رہا تھا۔

گاڑی میں سناٹا تھا۔

ویسا ہی جیسا اس گاڑی میں تھا۔

عمران ڈرائونگ سیٹ پہ تھا۔اسکے برابر میں بیٹھی امبرین کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا جیسے بیچ بازار میں کسی نے اس کی چادر نوچ ڈالی ہو۔اسے اپنا آپ برہنہ دکھائی دے رہا تھا۔

سیاہ بد بختی کسی سیاہ پرندے کا روپ لئیے اونچے آسمان میں تیرتی پھر رہی تھی۔

"اب کیا ہو گا؟؟؟؟؟؟"

اس نے تھک کر سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا ہو گا؟؟؟؟؟؟؟"

اس اندھیرا اور حبس زدہ کمرے میں، ٹرنکوں سے ٹیک لگائے بیٹھے سعد نے سوچا تھا۔ یہ سوال اسے کل رات سے جنوں بھوتوں کی طرح ڈرا رہا تھا۔ اسکی زندگی تو بذاتِ خود ایک بھیانک سوالیہ نشان بن چکی تھی۔

"سعد!!!!!"

علی برابر والے کمرے میں بند تھا۔ دونوں کمروں کے درمیاں میں اونچا روشندان تھا جسکی وجہ سے اسکی آواز صاف سنائی دے رہی تھی

"تو سن رہا ہے؟؟؟؟؟؟؟"

سعد نے آنکھیں موندلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تیرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی ہے سعدے۔ یہ ہم دونوں کی مرضی تھی ناں۔ ہم جو مرضی کریں، کسی کو کیا تکلیف ہے۔"

اسکے لمس سعد کے وجود میں سانس لینے لگے تھے

"سعد!!!!!"

اس نے پھر پکارا تھا

"یار میرا تو کوئی نہیں ہے۔میری بات کوئی نہیں سمجھے گا۔پتہ نہیں چاچو آئیں گے کہ تایا،جو بھی ہوا مجھے بہت مارے گا۔سعد یار۔۔۔۔۔"

اسے پتہ تھا فرحان بھائی بھی اسکی اچھی لتریشن کریں گے۔وہ اسکی ہر گز نہیں سنیں گے۔وہ کبھی نہیں سنتے تھے۔

"سعد!!!!!"

اس نے ایک بار پھر اسے آواز دی تھی

www.novelsclubb.com

"میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔تو میرا ساتھ دے گا؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ کچھ دیر چپ رہا

"مجھے کیا کرنا ہو گا؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ خاموشی سے دھیان لگا کر اسکی سن رہا تھا۔۔۔۔

باب پنجم: وِچھوڑا

اس رات گرو جی نے محفل کا انتظام کروایا تھا۔ کسی بڑے سیاستدان کو خوش کرنے کی مہم تھی کہ اس سے کچھ دستاویزات پہ دستخط کروانا مقصود تھا۔ اب بس وہ ہی اسکے لئیے رشوت تھیں۔ شراب اور شباب کی وہ رات بہت دیر تک چلی تھی۔

تارہ رقص کر کر کے تھک چکی تھی پر اس نگوڑے کا جی نہیں بھرتا تھا۔ وہ بس پیتا جا رہا تھا اور ایک کے بعد ایک گانے کی فرمائش کرتا جا رہا تھا۔ وہ سب اسکی مجبوری تھی۔ وہ گرو جی کی دی چھت تلے رہتی تھی اور انکے ہی قرض تلے جکڑی تھی۔ تو بس سمجھ لیں کہ وہ، وہ دلدل تھی جس میں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ کوئی ساتواں آٹھواں گلاس تھا جس نے آدمی کے اوسان خطا کر ڈالے تھے۔وہ ٹُن ہو چکا تھا۔

"مجھے اب سونا ہے۔چل تارہ مجھے لے چل"

ابھی اصل قیامت تو باقی تھی۔

وہ اسے سہارا دیکر بڑے برآمدے سے باہر لائی تھی

"ملک صاحب سنبھل کر"

آگے راہداری میں ملجگا سا اندھیرا تھا۔وہ اندازے سے اسے لئیے لئیے اپنے کمرے میں آئی اور بستر تک پہنچایا

www.novelsclubb.com

"چل اب آ بھی جا(گالی)۔۔۔۔۔۔تیرے چونچلے ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔"

وہ پلنگ پہ چڑھنے کو تھی جب اس نے محسوس کیا کہ وہاں صرف ملک اکیلا نہیں تھا۔پلنگ پہ دوسری طرف عادل بے سدھ سو رہا تھا۔اسکی سٹی گم ہو گئی تھی۔وہ تو

عادل کے سائے کو بھی ان غلیظ انسانوں سے بچانا چاہتی تھی۔اس نے جلدی سے اسکے ایک دھپ مارا تھا

"عادی۔۔۔۔۔جا یہاں سے۔۔۔۔اور کہیں سو جا۔۔۔۔اٹھ۔۔۔۔نکل جا۔۔۔۔۔۔"

نشے میں دھت ملک کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔وہ تیرہ چودہ سالہ انتہائی معصوم سا چہرہ، سوئی سوئی آنکھیں، نشیلی سی چال۔اسکی رال ٹپکنے لگی تھی۔

"اے تارہ(گالی)۔۔۔۔۔یہ کون ہے؟؟؟؟حسن کی پوٹلی؟؟؟؟؟؟"

تارہ نے عادل کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف دھکا دیا تھا

www.novelsclubb.com

"سنا نہیں تو نے، دفع ہو جا باہر۔۔۔۔۔۔چل نکل۔۔۔۔"

لیکن ملک اسکی دوسری کلائی جکڑ چکا تھا

"یہ رس گُلا ہے کون؟؟؟؟ایسا شیریں۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں عادل کا سر تا پا جائزہ لے رہی تھیں۔وہ سائیڈ لیمپ جلا چکا تھا۔کمرے میں اچھا خاصا اجالا بھرنے لگا تھا۔

"ملک صاحب یہ اس کام کے لئیے نہیں ہے۔۔۔۔عزت دار گھرانے سے ہے۔۔۔۔امانت ہے۔۔۔۔۔ہمارا مہمان ہے۔۔۔۔"

ملک خباثت سے ہنسا تھا

"میں بھی تو تیرا مہمان ہی ہوں (گالی)۔۔۔۔اب دو مہمان جو مرضی کریں آپس میں۔۔۔۔کیوں رس گلے؟؟؟؟"

اس نے عادل کی کلائی مڑوڑی تھی۔وہ کسمسا کر رہ گیا۔تارہ جلدی سے بستر سے اتری اور عادل کو اسکی گرفت سے چھڑوایا

"ملک صاحب جانے دیں۔۔۔۔میں ہوں ناں،میں اور کس لئیے ہوں،اسے جانے دیں"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"مجھے اج رات یہی چاہیئے۔۔۔۔بس۔۔۔۔ورنہ بھول جانا سارے کام، کوئی دستخط نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

اس نے اٹھنا چاہا تو تارہ نے عادل کو دروازے کی طرف دھکیلا۔

"جا کے اوپر کبوتروں کے ڈربے میں چھپ جا۔۔۔۔ہر گز ہر گز باہر مت آنا۔۔۔۔جا بھاگ جا۔۔۔۔"

وہ اسکے کان میں بولی تو وہ جلدی سے بھاگا۔ملک نے غصے سے اسے دیکھا تھا

"یہ تو اچھا نہیں کر رہی تارہ۔۔۔۔۔بہت پچھتائے گی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہم بھاگ جائیں گے سعد!!!!"

وہ اسکی بات سن کر ششدر رہ گیا

"اس سے پہلے کہ تیرا بھائی یا میرا کوئی چاچا تایا آئے اور بلاوجہ ہماری ہڈیاں ٹوٹیں، ہم نکل جائیں گے"

"لیکن کیسے؟؟؟؟اور بھاگ کے جائیں گے کہاں؟؟؟"

"یہ دونوں باتیں تو مجھ پہ چھوڑ دے۔۔۔۔بس چپ کر کے دیکھتا جا۔۔۔۔"

سعد چپ رہ گیا۔

کچھ دیر بعد اس نے سنا علی اپنے کمرے کا بند دروازہ کھٹکانے لگا تھا۔ مسلسل۔۔۔۔

"کیا تکلیف ہے؟؟؟؟"

باہر نگرانی پہ بیٹھا لڑکا غرایا

www.novelsclubb.com

"پیٹ میں درد ہے۔۔۔۔اللہ کا واسطہ ہے دروازہ کھول دے۔۔۔۔میں بس دو منٹ میں باتھ روم سے ہو کر واپس آجاؤں گا۔۔۔۔بھائی بن کے۔۔۔۔۔"

وہ منتیں کر رہا تھا۔سعد خاموشی سے سنتا رہا۔

وہ لڑکا پسیج ہی گیا تھا۔اِدھر اس نے دروازہ کھولا،اُدھر علی نے ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا اسکے دے مارا تھا۔وہ لڑکا چکرا کے گر پڑا تھا۔اس نے اسے جلدی سے گھسیٹ کر کمرے میں بند گھسیٹا اور باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔اب اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر سعد والے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔

"اٹھ جا۔۔۔۔جلدی کر۔۔۔۔"

سعد جلدی سے باہر آیا تھا

"ابھی پڑھائی بیٹھی ہوئی ہے۔سارے لڑکے درسگاہ میں ہیں۔قاری سبق سن رہا ہو گا،ہمیں خانوشی سے مسجد والے دروازے سے نکلنا ہے۔۔۔۔آجا میرے پیچھے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اِدھر اُدھر دیکھتا اسکے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔

گھر آکر عمران سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔اماں پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گئیں

"ارے۔۔۔۔بات تو سن۔۔۔کیا بتایا ڈاکٹر نے۔۔۔۔عمران۔۔۔۔ارے عمران۔۔۔۔۔۔"

وہ بنا جواب دیئے خاموشی سے جا چکا تھا۔جب تک امبرین کمرے میں پہنچی،وہ سونے کے لئیے لیٹ چکا تھا۔

"کھانا لادوں؟؟؟؟"

"نہیں،مجھے بھوک نہیں ہے"

وہ آنکھوں پہ بازو رکھے چِت لیٹا تھا

www.novelsclubb.com

"اچھا چائے بنادوں؟؟؟؟؟؟"

وہ اب کی بار چپ رہا تھا۔

امبرین وہیں بیڈ کے کنارے پہ بیٹھ گئی تھی۔ سر جھکائے۔۔۔۔خاموش۔۔۔۔

بہت سارے لمحے ایسے ہی گزر گ ئے تھے۔

"امی کو کیا بتانا ہے عمران؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اب کی بار بھی چپ رہا

"آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟؟؟؟؟؟"

وہ زرا اونچی آواز میں بولی تھی۔اس نے آنکھوں پہ سے بازو ہٹایا

"میں؟؟؟؟؟میں کر رہا ہوں یہ سب؟؟؟؟؟میرے اختیار میں ہے کچھ؟؟؟؟؟

اور میں یہ سب کرتا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے آپکی ضرورت ہے عمران!!!!"

وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔دیکھوا بھی بھی یہی سوچ رہاہوں کہ یہ جنگ کیسے جیتوں گا؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی تھی۔

فرحان نے حیرانی سے وہ فون سنا تھا جو سعد کے مدرسے سے کیا گیا تھا۔اسے جلد از جلد جامعہ بلوایا گیا تھا۔بتایا کچھ بھی نہیں تھا،بس جلد آنے کی تاکید کی گئی تھی۔

وہ علی الصبح گجرانوالہ سے فیصل آباد کے لئیے روانہ ہو گیا تھا۔وہ ڈھائی تین گھنٹے کا سفر بس اس نے سوچتے میں ہی گزارا تھا

www.novelsclubb.com

"جانے اب کیا کیا ہے اس نے۔۔۔۔امی کی خواہش نا ہوتی تو میں اسے مدرسے میں داخل نا کرواتا۔۔۔۔مجھے پتہ ہے اسکا جی نہیں ہے پڑھائی میں۔۔۔۔۔ایف اے بی اے کر جاتا تو میرا ہاتھ بٹاتا۔۔۔۔۔"

وہ جب مدرسے پہنچا تو سورج اپنے جوبن پہ تھا۔ تیز دھوپ آگ کے شعلوں کی مانند جسموں سے ٹکرا رہی تھی۔

وہ دفتر میں آیا تو قاری صاحب سر پکڑے بیٹھے تھے۔

"سعد مدرسے سے بھاگ گیا ہے۔ایک لڑکے کے ساتھ۔۔۔۔"

وہ دھک سے رہ گیا۔

اب اس پہ سارا معمہ کھلا تھا۔اسکا بھائی ہم جنسی جیسے قبیح عمل کا مرتکب ہو چکا تھا۔

"میں نے خود پکڑا فرحان صاحب! رنگے ہاتھوں۔آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں تب سے کس مشکل سے دوچار ہوں۔میرے مدرسے کی ساکھ، میری عزت داؤ پہ لگی ہے"

اسے تو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے کونسا ان کا قتل کر دینا تھا۔دونوں کو بند کر دیا تھا کہ آپ آئیں اور انہیں لے جائیں۔میں اب اپنے مدرسے کی اور بدنامی نہیں کروا سکتا لیکن وہ تو ایسے بھاگے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔یا اللہ"

وہ سر پکڑے بیٹھا تھا۔ماں باپ کی آخری نشانی اسکا اکلوتا بھائی۔۔۔۔امی جاتے جاتے اسے امانت کے طور پہ سونپ گئی تھیں۔اب وہ اسے کہاں ڈھونڈے گا ؟؟؟؟ کبھی ڈھونڈ بھی پائے گا؟؟؟؟؟؟

"جس لڑکے کے سر پہ اس نے ڈنڈا مارا ہے وہ ابھی تک بے ہوش ہے۔اسکا باپ مجھ پہ الگ مقدمہ کروانے کو پھر رہا ہے۔بس یہ دو مچھلیاں میرا سارا تالاب گندہ کر گئیں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ریلوے اسٹیشن پہ معمول کی گہما گہمی تھی۔

مسافر۔۔۔۔ قلی۔۔۔۔خوانچہ فروش۔۔۔۔بھانت بھانت کی بولیاں۔۔۔۔

سامان۔۔۔۔۔ٹرین کی آواز۔۔۔۔۔۔

سعد بینچ پہ دونوں پیر اوپر کیئے، سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھا تھا جب وہ اسکے پاس آ بیٹھا

"کیا ہوا؟؟؟؟؟ڈر رہا ہے؟؟؟؟؟"

سعد نے سر اٹھایا اور اثبات میں سر ہلا دیا

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔بس یہ ٹرین چلے گی اور ہم لاہور۔وہاں میرے بہت سارے دوست ہیں۔ہم آرام سے رہیں گے وہاں۔تو ٹینشن مت لے"

اس نے اسے بغور دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"تو کیا ہم کبھی واپس نہیں آئیں گے؟؟؟؟؟"

"واپس آ کر کیا کریں گے؟؟؟؟؟"

وہ اسکے سوال پہ کچھ دیر کو چپ رہ گیا

"بھائی ہیں یہاں۔ بھلے مجھے پسند نہیں کرتے، میرا خیال تک نہیں ہے انہیں لیکن پھر بھی میرے سگے بھائی ہیں۔ وہ پریشان ہوتے رہیں گے"

اس نے سعد کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"تو فکر نا کر۔۔۔ ہم آجائیں گے واپس۔۔۔ جب تک یہ معاملہ بھی ٹھنڈا پڑ چکا ہو گا۔۔۔ ٹھیک ہے؟؟؟؟؟"

سعد نے سر ہلا دیا۔

تبھی دور سے ٹرین کی وسل سنائی دی تھی۔

"چل جگر۔۔۔۔ لاہور بلا رہا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

وہ ساری رات عادل نے تیسری منزل پہ رکھے، کبوتروں کے خالی ڈربے میں بند ہو کر گزاری تھی۔

خوف۔۔۔۔ گھٹن۔۔۔۔ وہ گندی بدبو۔۔۔۔۔ اندھیرا۔۔۔۔۔

اسے بس اپنی سانس چلتی سنائی دے رہی تھی اور اپنا بے تحاشا دھک دھک کرتا دل دکھائی دے رہا تھا۔

صبح ہی صبح جب تارہ اوپر آئی تو وہ گھٹنوں کے بل، اکڑوں بیٹھا بیٹھا سوچکا تھا۔ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے کھینچ کر اسے باہر نکالا اور سینے سے لگالیا تھا

"مجھے معاف کر دینا عادی۔۔۔۔ میں نے تیرے بھلے کے لئیے کیا یہ سب۔۔۔۔۔ میں تجھے ہر گز ہر گز اس دلدل میں اترنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔ یہ سب تو نہیں کرے گا۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔"

وہ بہت دیر تک اسے ساتھ لگائے وہیں چھت پہ بیٹھی رہی تھی۔

اگلی صبح عمران کی ہی زبانی ساری بات سن کر اماں کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔ پھٹی ہوئی آنکھیں اور صدمہ۔۔۔

"ہائے میرا بچہ۔۔۔۔۔۔اسکی نسل ہی ختم۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ"

انہوں نے سینے پہ ہاتھ مارے تھے

"میں تو۔۔۔۔میں تو برباد ہو گئی۔۔۔۔۔۔"

سر اٹھا کر سامنے خاموش بیٹھی امبرین کو دیکھا تھا

"میں کہتی ہوں یہ لڑکی۔۔۔۔یہ اس گھر کے لئیے ہے ہی نحوست۔۔۔۔جس دن سے یہ اس گھر میں آئی ہے، کوئی خیر کی خبر نہیں سنی میں نے۔۔۔۔"

"اماں تم۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں کہتی ہوں چپ کر جا۔۔۔بس بہت ہو گیا۔۔۔کیا سکھ دیا ہے اس نے ؟؟؟؟؟"

انہوں نے حقارت سے اسے دیکھا تھا

"بانجھ عورت۔۔۔ارے جو عورت مرد کو اولاد کا سکھ نا دے سکے وہ کاہے کی عورت اور اسکو گھر میں کاہے کو رکھنا۔۔۔۔"

انہوں نے بیٹے کی طرف رخ موڑا

"ابھی کے ابھی چلتا کر اسے۔۔۔۔"

امبرین کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔عمران بھی بے یقینی سے ماں کو دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے اماں۔۔۔بیوی ہے وہ میری، محبت کرتا ہوں میں اس سے"

"ارے بھاڑ میں گئی محبت۔۔۔۔ تیری جورو اس گھر میں ایک پھول تک تو کھلا نا سکی اور کیا امید تکھیں ہم اس سے۔۔۔۔ دفع کر۔۔۔۔"

امبرین تڑپ کے انکے قدموں میں آ بیٹھی تھی

"امی یہ ظلم نا کریں۔۔۔ پلیز ایسے نا کریں۔۔۔۔"

انہوں نے جلدی سے اسے دور کیا

"ارے ہٹ۔۔۔۔ ظلم۔۔۔۔ ظلم تو ہم سب پہ ہوا کہ تجھ جیسی بے فیض عورت ہمارے متھے منڈ دی گئی۔۔۔۔ ن بی بی۔۔۔۔ میں اب اپنے عمران کا اپنی مرضی سے بیاہ کروں گی"

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے ان کے گھٹنے سے آ لگی

"آپ کر دیں انکی دوسری شادی۔ جس مرضی سے کر دیں۔ میں اپنے سارے حق چھوڑ دوں گی۔ لیکن یہ بات نا کریں۔ مجھے طلاق مت دلوائیں۔ میں رُل جاوں گی امی۔۔۔۔ میں لاوارث ہو جاؤں گی"

انہوں نے پھر سے اسے ٹھڈا رسید کیا تھا۔ وہ بلبلا اٹھی۔ عمران بھی بے چین ہو گیا تھا۔

"ارے میں نے کوئی ایدھی سینٹر کھول رکھا ہے جو یونہی پالتی رہوں سب کو۔۔۔۔ عمران، میں کہتی ہوں ابھی کے ابھی اسے چلتا کر۔۔۔۔"

"میں یہ نہیں کر سکتا اماں"

www.novelsclubb.com

وہ دوٹوک لہجے میں بولا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"چل ٹھیک ہے۔۔۔۔ ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔۔۔۔ رکھ لے پھر اسے ہی، میں تو اب یہاں اس گھر میں رہنے کی نہیں۔۔۔"

وہ چارپائی سے اتری تھیں

"میں بھی قسم کھاتی ہوں جب تک تو اسے طلاق نہیں دے گا، میں تیرا منہ نہیں دیکھوں گی"

وہ دہل گیا تھا۔ فرش پہ بیٹھی امبرین نے لرز کر انہیں دیکھا پھر عمران کو۔۔۔۔۔

"ماں تو کسی گنتی میں نہیں ہے ناں، نہیں تو نا سہی۔۔۔"

وہ باہر کو جا رہی تھیں۔ وہ پیچھے ہی دوڑا تھا۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ ریلوے اسٹیشن سے باہر نکلے تھے۔ علی نے دونوں بازو کھول کر انگڑائی لی تھی

www.novelsclubb.com

"لاہور۔۔۔۔۔"

وہ سعد کو دیکھ کر مسکرایا

"تو دیکھنا، یہ ہمارے لئیے ایک نئ اور اچھی زندگی کی شروعات ہو گی۔۔۔۔"

وہ بھی مسکرا دیا تھا

"بھوک لگ رہی ہے ناں؟؟؟؟؟ تو یہاں رک میں وہ سامنے والے ڈھابے سے نان چنے لیکر آتا ہوں"

"پیسے ہیں تیرے پاس؟؟؟؟"

سعد نے اسے حیرانی سے دیکھا تو وہ ہنسا

"آتے ہوئے کمرے کے ہر بکسے سے مال غنیمت لوٹ کر آیا ہوں۔ اتنی مار پیٹ کے بدلے یہ تو بنتا ہے ناں"

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھ دبائی اور آگے بڑھا۔

سعد مڑ کر وہاں استقبالیہ کے بینچوں کی طرف بڑھا تھا جب اس نے چیخوں کی آوازیں سنیں۔ وہ دہل کر واپس پلٹا۔

وہ بے قابو کار علی کو کچل چکی تھی۔

"علی!!!!!!!!"

اسے لگا کسی نے اسکا دل مٹھی میں لیکر بھینچ ڈالا ہو۔آنکھوں کے سامنے ہر منظر دھندلا کر گول گول گھوم رہا تھا۔وہ راہگیر بھاگے جا رہے تھے۔کچھ موٹر سائیکلیں۔ گاڑیاں۔

"علی۔۔۔۔۔۔۔۔علی۔۔۔۔۔۔۔"

اسے قدم اٹھانا دوبھر ہو گیا تھا۔وہ اس اونچے پلیٹ فارم سے نجانے کیسے اتر کر سڑک تک پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

سڑک پہ دور تک خون کا تالاب سا بن چکا تھا۔وہ لاوارث سا پڑا اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔

اورا گرتارہ کا یہ خیال تھا کہ ملک اسے بھول جائے گا تو یہ اسکی خام خیالی تھی۔وہ اگلی رات پھر سے وہاں موجود تھا۔کل کے بر عکس پوری طرح چاک وچوبند۔

"مجھے وہ چاہئیے۔۔۔وہی کل والا۔۔۔وہ رس گُلا۔۔۔مجھے کسی کے ساتھ نہیں رات گزارنی بس وہ۔۔۔۔میں ہر شے دینے کو تیار ہوں۔۔۔۔روپیہ،گھر، گاڑی،جو مانگو"

تارہ نے تھوک نگلا

"وہ تو مہمان تھا ملک صاحب بتایا تو تھا میں نے،وہ تو چلا گیا ہے"

ملک نے اسکے بال جکڑ لیئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بکواس کرتی ہے حرافہ۔۔۔۔مجھے پتہ ہے وہ یہیں ہے،بول اسے کہاں چھپایا ہے؟؟؟؟؟؟"

"وہ۔۔نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ہے۔۔۔۔"

وہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔ ملک نے اسے زمین پہ پٹخ دیا اور ایک ٹھڈا مارا تھا

"میں تیری بوٹیاں کر دوں گا (گالی)۔۔۔۔۔۔ بول وہ کہاں ہے؟؟؟؟؟ جلدی بتا

؟؟؟؟؟؟"

گرو جی نے جلدی سے اندر جھانکا تھا

"بول دے کمینی۔۔۔۔۔ کیوں دشمن بناتی ہے ان کو۔۔۔۔ بتا کہاں ہے وہ

منحوس۔۔۔۔۔"

وہ پٹتی رہی تھی، گالیاں سنتی رہی تھی، لہولہان ہو گئی تھی لیکن منہ نہیں کھولا تھا

"کل کو آؤں گا۔۔۔ دن کے اجالے میں پولیس کے ساتھ۔ پھر دیکھنا۔۔۔۔ بہت

غرور ہے ناں تجھے، تو دیکھتی جا۔۔۔۔۔۔"

وہ اس پہ تھوک کر باہر نکل گیا تھا۔ گرو جی پیچھے تک گئے تھے۔ وہ جلدی سے

اٹھی تھی۔ درد کی ایک لہر پوری شدت سے بدن میں دوڑ گئی تھی۔ وہ لڑکھڑاتی

ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اوپر آئی تھی۔ کبوتروں کے ڈربے کی اوٹ میں عادل دبکا ہوا تھا۔

"عادل۔۔۔۔عدی۔۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔"

وہ اسے نیلوں نیل، خونم خون دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا؟؟؟؟ یہ سب کس نے کیا آپی؟؟؟؟"

"یہ سب باتیں چھوڑ، میری سن۔تجھے یہاں سے جانا ہو گا۔اس ملک کے ہاتھ بہت لمبے ہیں، وہ تجھے لے جائے گا۔ تیرا یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔تو چلا جا؟؟؟؟؟"

اس نے بے بسی سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"لیکن کہاں آپی؟؟؟؟؟ میں اور کہاں جاؤں؟؟؟؟؟"

"فف۔۔۔۔فیصل آباد۔۔۔وہاں۔۔۔۔وہاں میری بہن رہتی ہے۔۔۔۔اسکے پاس چلا جا۔۔۔۔"

وہ اسے ایڈریس سمجھانے لگی تھی۔

"جا۔۔۔۔میرا بچہ جا۔۔۔۔ابھی بھاگ جا۔۔۔۔"

اس نے ڈوپٹے کے پلو میں بندھے وہ نوٹ اسکی جیب میں ڈالے تھے۔

"اپنے دو جوڑے ضروری چیزیں بیگ میں ڈال اور نکل جا۔۔۔۔"

"آپکو یہاں ایسے چھوڑ کر؟؟؟؟آپ میرے ساتھ چلیں"

"نہیں۔۔۔۔مجھے اس سے نمٹنا ہے۔۔۔۔وہ مجھے کھوجتا کھوجتا تجھ تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔نہیں،بس تو جا"

وہ اسے دیکھتا رہ گیا پھر یکدم اسکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں ہمیشہ سوچتی تھی رب سوہنے نے میرے جیسی ادھوری فالتو شے کیوں بنائی ؟؟؟کونسی ضرورت آپڑی تھی جو کسی بینگ چِیے برتن کی طرح مجھے بنایا گیا؟؟؟؟ میرے بغیر نہیں چلنی تھی اسکی دنیا؟؟؟؟"

وہ بھی بچوں کی طرح رو پڑی تھی

"تو یہ نا سوچنا۔۔۔زندگی میں کبھی نا سوچنا۔۔۔اسکا کوئی کن بے معنی نہیں ہے۔۔۔اس نے تارہ بنا کے شائذ عادل کو بچانا تھا۔تارہ نا بنتی تو عادل تارہ بن جاتا۔۔۔عادل کو تارہ نہیں بننا ہے،عادل کو عادل بننا ہے۔۔۔"

اس نے اسکا ماتھا چوم لیا تھا

"میرے کمرے میں بستر کے نیچے جو ٹرنک ہے اس میں کچھ پیسے ہیں۔وہ بھی لے جا۔اور جا جلدی کر۔۔۔جا میرا بچہ۔۔۔۔"

وہ آنسو صاف کرتا اٹھا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔کسی خیال پہ اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔وہ زخموں سے چور خواجہ سرا اسے ہی دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔وہ اس سے بچھڑنے والا تھا۔شائذ ہمیشہ کے لئیے۔۔۔شائذ پھر کبھی نا ملنے کے لئیے۔۔۔۔

وہ جوتوں سے بے نیاز، اس سنسان اور شاموش سڑک پہ اکیلی چلتی جارہی تھی۔اسکا ڈوپٹہ دور تک مٹی میں رُل رہا تھا۔ننگے پاوں اور کھلے سر وہ بس چلتی جارہی تھی۔ہر احساس سے پرے، بے حس سی۔۔۔۔

"یاتو اسے رکھ یاماں کو۔اب تیری مرضی ہے جو بھی کرے"

اسکے کانوں میں وہ فقرے گونج رہے تھے۔عمران بے بس سا انکے پیچھے دوڑا تھا۔

"وہ بانجھ عورت تیری ماں پہ فوقیت رکھتی ہے؟؟؟؟محبت ماں سے بھی اونچی ہو گئی تیرے لئیے؟؟؟؟"

اسکی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے فرش پہ بیٹھی امبرین کو دیکھا تھا۔وہ اسکے دیکھنے سے دہل گئی تھی۔

"میں عمران اسلم، اپنے بقائمی ہوش و حواس میں، امبرین عمران کو طلاق دیتا ہوں"

اس نے دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھ لئیے تھے۔دور تک بازگشت تھی۔

"طلاق۔۔۔۔۔طلاق۔۔۔۔طلاق۔۔۔۔۔طلاق۔۔۔۔۔"

وہ سڑک پہ تھک کے گری تھی۔

"ہمارے بیٹے کو آپکی بیٹی بہت پسند آ گئی ہے۔ہم اسکے رشتے کے سلسلے میں آئے ہیں

"

"میری طرف سے تم آزاد ہو"

وہ تھک کر چارپائی پہ بیٹھا تھا۔اماں نے پلٹ کر فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ کبھی ماں نہیں بن سکتیں مسز عمران"

"اس پوری دنیا میں کوئی کسی سے اتنی محبت نہیں کرتا ہو گا جتنی میں تم سے کرتا

ہوں"

"نکل جا اس گھر سے۔۔۔۔۔یہاں تیری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہجر کے سیاہ ہیولے، وحشت کے چولے گلے میں ڈالے، ہائے ہائے کرتے جا رہے تھے۔ وہ سڑک کے بیچوں بیچ بیٹھی، اپنی کم مائیگی پہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔

ایمرجنسی وارڈ کے کوریڈور میں، آپریشن تھیٹر کے سامنے، وہ دیوار سے لگا بیٹھا تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اسکے ہاتھوں میں گویا عشہ اتر آیا تھا۔ علی کے خون سے سنے اسکے ہاتھ اور کپڑے اسے وحشت دلا رہے تھے۔ موت وہیں چکراتی پھر رہی تھی۔

وہ اسکی ٹھنڈک محسوس کر سکتا تھا۔

فرحان جب تک وہاں پہنچا، وہ دم توڑ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بب۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔کیسے مر سکتا۔۔۔۔۔ابھی تو۔۔۔۔ابھی تو وہ۔۔۔۔یہ میرے سامنے ٹھا۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔"

انہیں اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا جب اس نے سفید چادر سے ڈھکا وہ سٹریچر دیکھا تھا۔اسکی چیخیں ساری ایمر جنسی میں گونج رہی تھیں۔

"علی۔۔۔۔۔۔اٹھ جاناں یار۔۔۔۔۔تو نے کہا تھا واپس جائیں گے۔۔۔۔۔علی اٹھ جاناں۔۔۔۔۔۔میری خاطر۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سننے اور بولنے والوں کی دنیا چھوڑ کر جا چکا تھا۔

ہمیشہ کے لئیے۔۔۔۔۔۔

چھٹا باب:دو انجانے

www.novelsclubb.com

رات کوئی لچکیلے بدن والی نوخیز کنواری تھی جو سمے کے ساتھ ساتھ جوان ہوتی جا رہی تھی۔اسکا جوبن اپنے شباب پہ تھا۔وہ ایسے پروان چڑھی تھی کہ اب وہ ہی وہ موجود تھی اور باقی سب اسکے سامنے چھپنے لگے تھے۔

ان تنگ تنگ سی گلیوں میں آگے ہی آگے بڑھتا عادل،تارہ کے بتائے ایڈریس کی تلاش میں تھا۔وہ علاقہ جس کا نام لینا بھی شرفاء کے لئیے ایک گالی ہوتا ہے۔وہاں جہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگا کرتی ہیں۔وہاں حسن بکتا ہے اور شامیں خریدی جاتی ہیں۔وہاں رات کی تاریکیوں میں انکورانی کہا جاتا جو دن کے اجالوں میں جانوروں کے ناموں سے بلائی جاتی ہیں۔جی ہاں،وہ علاقہ۔۔۔۔۔جس کے بارے میں ابھی آپ نے سوچا اور کہاں استغفار۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گل بدن بائی سے ملنے ہے،انکا کوٹھا کہاں ہے؟؟؟؟؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے ایک راہگیر سے پوچھا تھا۔تارہ نے بتایا تھا کہ اس بازار میں کسی سے بھی پوچھ لینا، گل بدن بس ایک ہی ہو گی۔وہ تنگ سی ٹیڑھی میڑھی سیڑھیاں تھیں جنہیں عبور کر کے وہ اوپر آیا تھا۔دو چھتیوں میں، کھڑکیوں میں، طاقچوں میں بنی ٹھنی عورتیں دیوں کی طرح جگمگا رہی تھیں۔زیور لادے، میک اپ تھوپے، پھڑکیلے چمکیلے ملبوسات میں وہ عورتیں جو اپنے اپنے گاہکوں کو اپنی طرف کھینچنے پہ معمور تھیں۔

"مجھے گل بدن سے ملنا ہے۔"

کسی نے اس بڑے دالان کی طرف اشارہ کیا۔وہاں محفل جاری تھی۔وہ اس ستون کے پاس آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اتنی حسین عورت ساری زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔راج ہنس کے ایسی اونچی گردن جس میں ایک تمکنت تھی، ایسا کورا بدن کہ واقعی لگے کہ وہ گلوں

کی طرز پہ تراشی گئی ہے،ایسے دلکش اور متناسب نقوش گویا کسی نے پوری دلجمعی سے تراشے ہوں۔وہ اسمِ باسمی تھی۔

اسے گل بدن ہی ہونا چاہیئے تھا۔

وہ رقصاں تھی۔

ویسا رقص اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اسکی ایک ایک ادا،ایک ایک حرکت مکمل تھی۔اسکے قدم اٹھانے سے واپس زمین پہ دھرنے تک،ہر ہر جنبش میں نزاکت تھی۔اسکی چال میں خماری تھی اور اسکے انگ انگ سے سرور پھوٹ رہا تھا۔

وہ بہت دیر تک بے خود کھڑا اسے رقصاں دیکھتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

احسن نے بے یقینی سے سکرین پہ جگمگاتے ان حروف کو دیکھا تھا۔آج اسکا میٹرک کا رزلٹ آیا تھا اور وہ بتا رہے تھے کہ وہ پورے بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کر چکا تھا۔

وہ بس ساکت بیٹھا دیکھتا رہ گیا تھا۔

"مبارک ہو!!!!"

کچھ دیر بعد کنزہ وہاں سے گزری تو اسے یوں بیٹھے دیکھ کر اسکی طرف آئی۔اسے دیکھا اور پھر سکرین کو۔

"ارے۔۔۔۔۔۔واہ۔۔۔۔تم تو پورے بورڈ میں۔۔۔۔۔اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔۔

احسن تم کتنے لکی ہو۔۔۔۔۔۔تائی امی۔۔۔۔۔تائی امی کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔"

سارے گھر میں اسکی آواز گونج رہی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اجڑی بجڑی سی دہلیز پہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔سب کو اسے یوں دیکھ کر سانپ سونگھ گیا تھا۔

وہ میکے ایسے تو نہیں آتی تھی۔

تیار شیار۔۔۔۔میک اپ کیا ہوا۔۔۔۔زیورات۔۔۔۔مہنگے کپڑے۔۔۔۔خوشبوؤں سے مہکی ہوئی۔۔۔۔۔

اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟امبرین تو ایسے اچانک ؟؟؟اور یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے ؟؟؟؟"

بہنیں اسے کھینچ کھانچ کہ چارپائی تک لائی تھیں۔وہ تو جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ایک بہن بھاگ کر پانی کا گلاس بھر لائی تھی۔

"امبرین کچھ تو بول ؟؟؟؟؟کیا ہوا ہے ؟؟؟میرا دل بیٹھا جا رہا ہے جلدی بول ؟؟؟؟؟؟"

"اس نے۔۔۔۔۔اس نے مجھے طلاق۔۔۔۔۔طلاق دیدی۔۔۔۔۔"

ماں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور ہاتھ سینے سے جا لگے

"ہائے میں مر گئی۔۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی

"ایسا کیا۔۔۔۔کیا کر دیا تھا تو نے جو یہ نوبت آ گئی؟؟؟"

"آپی پانی پی لو"

بہن نے منہ سے گلاس لگایا

"ہاں ہاں پلاؤ۔۔۔جاؤ بوتل لاؤ اس میڈم کے لئیے، بڑا معرکہ مار کے آئی ہے منحوس۔۔۔۔"

انہوں نے اسے دو ہتڑوں سے پیٹ ڈالا تھا

"کتیا۔۔۔بول کیا چاند چڑھایا تو نے جو یہ سب۔۔۔۔کیا ہوا؟؟؟؟؟"

اسکے گالوں پہ بے بسی کے آنسو بہہ نکلے تھے

"میں اسے بچہ نہیں دے سکتی۔میں۔۔۔۔۔"

اسکی آواز رندھ گئی تھی۔

"مر جانی،بے ہدایت تو مر تو سکتی تھی ناں۔۔۔۔۔وہیں دفعان ہوئی رہتی،واپس کیوں آگئی۔۔۔۔۔وہیں کسی بس کے نیچے آجاتی۔۔۔۔۔۔تو واپس کیوں آگئی۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

انہوں نے سینہ کوبی کرتے ہوئے بین ڈالنے شروع کر دیئے تھے۔وہ عورت بھی سچی تھی۔لڑکیوں کی فوج بیاہنے والی تھی اور ایسے میں بیاہی ہوئی واپس آگئی تھی۔طلاق سے بڑی پریشانی تو یہ تھی کہ اسکے حصے کے چار نوالے کہاں سے پورے ہوں گے؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

"ہائے نصیب۔۔۔۔ہائے نصیب۔۔۔۔"

ان کے کوسنے جاری تھے۔

اس پہ جو قیامت گزری سو گزری،ان کے لئیے تو بذاتِ خود ایک قیامت تھی۔

سعد خاموش صحن میں بچھے تخت پہ سر جھکائے بیٹھا تھا جب فرحان گھر میں داخل ہوا تھا۔وہ سیدھا اسکی طرف ہی آگیا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟؟؟؟"

اس نے چونک کر سر اٹھایا پر خاموش رہا

www.novelsclubb.com

"اپنے دوست کو یاد کر رہے تھے؟؟؟؟"

اسکے دل پہ اتنی کلفت چھائی ہوئی تھی کہ وہ ہاں بھی ناں کہہ پایا تھا۔فرحان نے رسان سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"جو کچھ ہوا، جو بھی۔۔۔اسے بھول جاؤ۔۔۔کم از کم بھولنے کی کوشش تو کرو۔۔۔ جانے والا چلا گیا ہے پر تم ابھی زندہ ہو۔۔۔یوں رونے دھونے سے زندگی نہیں گزرتی سعد۔۔۔۔۔ماضی سے سبق سیکھا کرتے ہیں اور آگے بڑھ جایا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

فرحان کہہ کر، اسکا کندھا تھپتھپا کر اٹھ گیا تھا۔وہ بہت دیر تک فرش کو گھورتا رہا تھا۔ سبق تو اس نے سیکھا تھا لیکن شائد وہ نہیں جو مقدر نے سکھانا چاہا تھا۔اسے سیکھ جانا چاہئیے تھا کہ کچھ گناہوں کی پکڑ فوری اور بہت سخت ہوتی ہے۔وہ بہت جلد اور شدید ملتی ہے۔لیکن اس نے کچھ اور سیکھا تھا۔

"اپنی مرضی کی زندگی گزارنے کے لئیے بہت بڑی قیمت چکانا پڑتی ہے۔کیا اب بھی میں اسے اپنی مرضی سے نہیں جی سکتا؟؟؟؟ایک زندگی کے بدلے بھی نہیں ؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے سوچا تھا۔

فرحان نے اسے واپس مدرسے نہیں بھیجا تھا۔وہ اب اسے ایک پل کے لئیے بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں کر سکتا تھا۔اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا تھا کہ اب وہ ڈر چکا تھا۔اس لڑکے کی جگہ اسکا بھائی بھی ہو سکتا تھا۔علی کی میت اسکے گھر بھجوا کر اس نے قاری صاحب سے رابطہ نہیں کیا تھا۔اس نے سعد سے بھی کوئی باز پرس نہیں کی تھی۔

"تمہارا کالج میں داخلہ کروا دیا ہے۔اگلے ہفتے سے کلاسز ہیں۔بس اب آگے بڑھو۔۔۔۔۔"

"آگے بڑھنا اتنا آسان ہے؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے بہت دیر تک سوچا تھا۔

گل بدن نے اسے سر تا پا دیکھا تھا اور طنزیہ سا ہنسی تھی

"اچھا تو تُو ہے وہ جس کے لئیے وہاں جنگیں مچی ہوئی ہیں؟؟؟؟؟"

وہ سر جھکا گیا تھا

"واقعی! دل آئے گدھی پہ تو پری کیا چیز ہے"

"تارہ آپی نے کہا تھا مجھے آپکے پاس آنے کے لئیے۔۔۔انہوں نے بتایا کہ آپ انکی بہن ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا

"ہاں میں اس کی بہن ہوں لیکن وہ میرا بھائی ہے یا بہن، یہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھ کا کونا دبایا اور اٹھ کر سنگھار میز کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔اب وہ اپنے بالوں میں اٹکے موتیے کے گجرے علیحدہ کر رہی تھی۔

"اسکا فون آیا تھا مجھے۔ تیرے بارے میں بتایا ہے مجھے کہ تجھے بھیج رہی ہے، ملک سے دشمنی، تو اسکے لئیے کیا ہے وغیرہ وغیرہ"

وہ بولتی جا رہی تھی اور کلیوں کا ڈھیر میز کے ایک کونے میں بڑھتا جا رہا تھا۔

"مجھے ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑتا کہ تُو کون ہے، کہاں سے ہے، کیوں ہے، تارہ سے تیرا رشتہ، یہ ساری فضول بکواس ہے۔ مجھے اس سب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ تو میرے پاس آیا ہے تو میں تجھے بس چھت دے سکتی ہوں۔ دو وقت کی روکھی سوکھی جو کھاؤں گی، وہ تجھے بھی دیدوں گی۔ اس سے آگے کچھ نہیں"

عادل نے کارپٹ کو پیر سے کھرچا تھا

"باقی رہ گئی اسکی بات کہ تیری پڑھائی وغیرہ ہے تو میں نے یہاں سکول نہیں کھول رکھا اور نا ہی میں کوئی استانی لگی ہوئی ہوں۔ میری طرف سے پڑھ نا پڑھ، کیسے پڑھے گا کیسے نہیں، مجھے اس سے بھی کوئی سروکار نہیں ہے"

"آپ بس مجھے رہنے کے لئیے جگہ دیدیں، باقی میں خود سے کرلوں گا"

اس نے شیشے میں سے ہی اسے بغور دیکھا تھا

"ہاں سب کچھ تجھے خود ہی کرنا ہے۔ گل بدن کسی کے لئیے بیساکھی نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

احسن کا کالج میں پہلا دن تھا اور وہ پہلے دن ہی لیٹ ہو چکا تھا۔ صبح دیر سے آنکھ کھلی تو پھر جلدی جلدی میں تیار ہونا پڑا تھا۔ ابھی بھی وہ دس منٹ لیٹ ہو چکا تھا۔ اسی بھاگم بھاگ میں وہ کوریڈور میں سے گزر رہا تھا جب آخری کونے میں، دوسری طرف سے آتے لڑکے سے ٹکرا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکا اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا تھا اور پیچھے کو گرا تھا۔اسکے ہاتھ میں پکڑا فون فرش پہ گرا تھا

"سوری سوری۔۔۔۔۔۔"

اس نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا

"کوئی بات نہیں"

وہ لڑکا اب وہیں زمین پہ گرے گرے فون اٹھا چکا تھا۔ سکرین کا کانچ دور تک ٹوٹ چکا تھا۔ موبائل کی پشت پہ بھی کئی دراڑیں نمودار ہو چکی تھیں۔

"رئیلی سوری یار۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے واقعی افسوس تھا۔اسکی وجہ سے بیچارے کے نئے فون کا ستیاناس ہو چکا تھا۔

"میں ہی بیوقوفوں کی طرح ڈکارتا پھر رہا تھا۔"

"اچھا اب کیا شرمندہ ہو ہو کے سارا ہی ختم ہو جائے گا؟؟؟؟؟؟ چھوڑ دے ناں یار۔۔۔۔اٹس اوکے"

وہ اٹھا، اسکا کندھا تھپتھپایا اور مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔احسن کچھ دیر کے لئیے وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

ان دو انجان نفوس کی وہ پہلی مڈھ بھیڑ تھی۔

ایک مطلقہ کی زندگی اور وہ بھی ایک انتہائی غریب گھر میں۔۔۔۔۔امبرین کے لئیے دنیا تنگ کر دی گئی تھی۔وہ زرا سا گھر اب اسکا نہیں تھا، وہ اور اس گھر والے اسے بار بار پوچھتے تھے کہ وہ کیوں واپس آئی۔بار بار جتایا جاتا تھا کہ وہ کس قدر غیر اہم اور بلاوجہ کی زمہ داری ہے۔

بڑے بھائیوں نے خرچے کے نام پہ ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے۔

"پہلے بھی جو جمع جتھا تھا اسکی شادی پہ لگا دیا، اب اپنے بچوں کا بھی تو سوچنا ہے۔ناں بھئی ناں، مجھ سے ہم سے کوئی توقع نا رکھی جائے"

چھوٹے بھائیوں کی فوج بھی اسے اس نالاں تھی۔وہاں تو روٹی کے چار نوالے بھی میسر نہیں تھے۔

اس دن اسکی بہت بری حالت تھی۔ صبح ناشتے کے نام پہ آدھا پاپہ اور چند گھونٹ چائے ملی تھی۔اب دن کے دو بجنے کو تھے اور کھانے کا دور دور تک نام ونشاں نہیں تھا۔وہ صحن میں بنے سرکنڈوں کے باورچی خانے میں آئی۔اماں روٹی بنا رہی تھی۔

"بہت بھوک لگی ہے اماں۔"

انہیں اس پہ ترس آیا تھا۔دنوں میں وہ پیلی پھٹک ہو چکی تھی۔انہوں نے اسے آدھی روٹی پہ ایک چمچ سالن رکھ کر دیا تھا۔وہ تو اس کے لئیے من وسلویٰ تھا۔وہ چار لقموں میں جلدی جلدی کھا گئی۔

"اور ہے؟؟؟؟؟"

وہ باقی روٹیوں کو للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اب اماں کو غصہ آیا

"تیرے باپ کے لئیے ہے۔اب اسکی بھی تجھے دیدوں؟؟؟؟اپنے حصے کی تو دیدی ہے"

اسکے پیٹ میں ابھی تک آنتیں گُچھا مُچھا ہو رہی تھیں۔

وہ سب سے بالائی منزل پہ بناڈربہ نما کمرہ تھا جسے یقیناً سٹور کے طور پہ استعمال کیا جاتا رہا تھا۔کاٹھ کباڑ،پرانی ڈھولکیاں،ڈبے،جھلنگا سی کرسیاں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے گھسیٹ گھساٹ کے سارا سامان ایک طرف لگایا اور اتنی جگہ بنالی کہ فرش پہ اپنا بستر بچھا سکے۔وہ پرانی سی دری اور مریل سا سرہانہ۔ایک نسبتاً مضبوط ڈبہ رکھ

کر اس پہ اس نے اپنی کتابیں وغیرہ رکھ چھوڑی تھیں۔ سامنے والی دیوار میں دو کیلیں ٹھونک کر رسی باندھی اور کپڑے ٹانگ لیئے۔

تو بس وہ اسکا ٹھکانہ ہو گیا۔

جنت سے تو وہ بہت پہلے نکال دیا گیا تھا۔ ہاں یہ تھا کہ اب اس کے سر سے آسمان بھی نوچ دیا گیا تھا۔

اس رات اسے گل بدن نے بتایا تھا۔

"اس بندے سے دشمنی تو مہنگی پڑ گئی تارہ کو۔ بڑا برا ہوا۔ اس نے چھاپہ پڑوا دیا۔ سمگلنگ، نشہ اور پتہ نہیں کیا کیا الزام لگا کر دس دس بارہ بارہ سال کے لئیے اندر کروا دیا ہے سب کو۔ وہ تیری تارہ، اس پہ تو سب سے زیادہ مقدمے ہیں۔"

اسکا دل بند ہونے کو تھا۔ اسکی مددگار کو مدد چاہئیے تھی اور اسکے ہاتھ بندھے تھے۔

وہ کبھی اس کی قربانیوں کا بدلہ چکا سکے گا؟؟؟؟؟

کنزہ بہت دیر سے کھڑکی میں کھڑی تھی۔

باہر لان میں احسن کتابیں پھیلائے پڑھنے میں مصروف تھا۔وہ کافی دیر تلک اسے دیکھتی رہی تھی۔پتہ نہیں کیوں پر وہاں سے ہٹنے کو دل نہیں کر رہا تھا۔

اور دل نے یہ خواہش پہلی بار تو نہیں کی تھی۔

وہ اس سے انجان نہیں تھی۔وہ جانتی تھی کہ وہ کیسے کیسے اسکی چاہ میں گرفتار رہا ہے۔وہ اپنے اس سنجیدہ سے کزن کے لئیے کچھ جذبات رکھتی تھی۔وہ مختلف تھا۔سب سے الگ سا۔۔۔اور یہی شے اسے منفرد بناتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو کنزہ بچے؟؟؟؟؟"

تائی امی اندر آئیں تو ہڑ بڑا گئی تھی۔ وہ اسکی طرف بڑھیں تو وہ جلدی سے کھڑکی کے پاس سے ہٹی تھی لیکن وہ اتنی سی ہی دیر میں اسکی نظروں کا ارتکاز بھانپ چکی تھیں۔ باہر دیکھا، پھر اسے اور مسکرادیں

"میرا بیٹا بہت اچھا ہے ناں؟؟؟؟؟"

وہ سر جھکا گئی

"لیکن میری بیٹی سے زیادہ اچھا نہیں ہے"

انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

"بس ایک دفعہ کہنا، کان سے پکڑ کر تمہارے پاس لے آؤں گی"

www.novelsclubb.com

"تائی امی!!!!!"

وہ جھینپ گئی تھی۔

وہ صحن میں بچھی اس جھلنگا سی چارپائی پہ لیٹی تھی۔ نیند سے پلکیں جڑی جا رہی تھیں اور گرمی کی شدت سے دل بیٹھا جا رہا تھا۔ بجلی کب سے بند تھی اور اب پنکھا جھل جھل کر اسکے ہاتھ دکھنے لگے تھے۔

ایک طرف اماں ابا اور بڑے بھائی بیٹھے راز و نیاز میں مصروف تھے۔

"ہاں تو اماں عدت پوگئی ناں پوری، تو بس"

"اب ساری عمر اسے سینے سے لگائے رکھیں گے کیا؟؟؟؟ پیچھے والوں کی نہیں کرنی ؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئیں

www.novelsclubb.com

"جو رشتہ آئے گا، وہ اس کا پوچھیں گے کہ کیوں آگئی واپس۔ اب کس کس کو بتائیں گے۔ وہ سوچیں گے اس میں نقص ہے، کیا پتہ چھوٹیوں میں بھی ہو"

وہ نیم غنودگی میں تھی

"بس تم ہاں کرنے کی سوچو۔۔۔۔۔"

اگلی صبح اماں نے اسے بتایا تھا۔

"ایک رشتہ آیا ہے تیرے لئیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرکاری سکول اس علاقے سے کوئی تین کلو میٹر دور تھا۔اس نے تارہ کے دیئے پیسوں میں سے وہاں داخلہ لے لیا تھا۔اسکے اکیڈمک ریکارڈ اچھا تھا۔آٹھویں میں اسکے بورڈ مارکس چھیانوے فیصد تھے تو آسانی سے داخلہ ہو گیا تھا۔

لیکن وہاں بھی اسکا استقبال ویسا ہی ہوا تھا جیسا ہمیشہ ہر جگہ ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی چال پہ فقرے۔۔۔۔اسکے لہجے پہ طنز۔۔۔۔اسکے بول چال پہ ٹھٹھے۔۔۔۔۔

اسکے خدوخال پہ انگلیاں۔۔۔۔اسکے جسم پہ باتیں۔۔۔۔گالم گلوچ۔۔۔۔

تمسخر۔۔۔۔۔وہی سب۔۔۔۔بار بار۔۔۔۔

لیکن اب وہ اس سب کا عادی ہو چکا تھا۔تکلیف دینے کو اور بہت ساری باتیں تھیں۔جو کچھ وہ جھیل رہا تھا،اسکے سامنے وہ سب بے ضرر تھا۔

روز کئی کلو میٹر چلنے سے اسکی ٹانگیں لکڑی کی ہو چکی تھیں۔پیسہ تیزی سے ختم ہو رہا تھا اور اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا جس سے وہ اپنے خرچے کے لئیے حیلہ کر سکتا۔تارہ کی یاد ہر پل ساتھ تھی۔وہ جانے کہاں کس حال میں تھی۔اس نے گل بدن کو دوبارہ کبھی فون نہیں کیا تھا۔

وہ اسکے بڑے بھائی کا جاننے والا تھا۔عرفان۔۔۔۔

"تین ہفتے ہوئے اسکی بیوی مر گئی ہے۔زرا سا دودھ پیتا بچہ ہے۔وہ بس اسکے لئیے شادی کرنا چاہ رہا ہے۔اب تو کسی کو اولاد کا سکھ کیا دے گی،چل دوسروں کا بچہ ہی اپنا سمجھ کر پال لینا"

وہ بس خاموش بیٹھی رہ گئی۔

اسکی مرضی کیا کیا اہمیت، اسکی رائے تک نہیں پوچھی گئی تھی۔ وہ تو بس ایک ہی بات جانتی تھی کہ وہ جنت سے نکال دی گئی ہے تو اب وہ جہاں بھی رہے گی، وہ جگہ جنت نہیں ہو گی۔

اس شخص کو دیکھ کر اسے شدت سے عمران کی یاد آئی تھی۔ وہ عمر میں اس سے دس بارہ سال بڑا آدمی تھا۔ بڑے بازار میں نان چھولوں کی ریڑھی لگاتا تھا۔

تو بس وہ جمعے کو بارات لیکر آ گیا اور اس بھدے سے گوٹا کناری والے آتشی گلابی جوڑے میں اسے لے گیا۔

دو کمروں کا پکا سا مکان۔ صحن میں ایک طرف ریڑھی کھڑی تھی۔

"تیرے پہلے شوہر کا نام کیا تھا؟؟؟؟"

یہ پہلا سوال تھا جو اس نے سہاگ رات کو کیا تھا۔

"عمران!!!"

"یاد تو آتی ہو گی اس کی؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی

"مطلب آتی ہے؟؟؟؟؟؟"

اس نے ایک طرف چارپائی پہ سوئے بچے کی طرف اشارہ کیا ے ھا

"میرے کو عورتوں کی کمی نہیں ہے، تجھے تو بس اس کے لئیے لایا ہوں۔ علی شیر۔۔۔۔ میرا بیٹا ہے۔ اسے شکایت نا ہو"

"جی"

www.novelsclubb.com

وہ ہولے سے بولی تھی

"ویسے تجھے کیا پتہ مامتا کیا ہوتی ہے، تیرے بھائی نے بتایا مجھ تیرے بارے میں۔۔۔۔ بانجھ ہے ناں تو؟؟؟؟"

امبرین نے بہت سارے آنسو حلق میں اتارے تھے۔

"چل۔۔۔بس کر یہ چونچلے۔۔۔۔اٹھ کپڑے بدل اور میرے لئیے دودھ لیکر آ۔۔۔۔۔چل اٹھ۔۔۔۔۔۔"

وہ خاموشی سے اٹھ گئی تھی۔

عادل اس روز سکول سے لوٹا تھا جب اس نے سیڑھیوں کے پاس، تپتے صحن میں اس ایبنارمل سے لڑکے کو دیکھا تھا۔وہ شدید گرمی میں، جلتے بلتے فرش پہ بیٹھا کچھ اول جلول سی چیزیں لئیے کھیلنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

"ادھر کیوں بیٹھے ہو؟؟؟دیکھو کتنی دھوپ ہے، جاؤ نیچے۔۔۔۔"

اسے اس نے کئی بار آتے جاتے دیکھا تھا۔

وہ قد کاٹھ میں عادل جتنا ہی تھا لیکن اس سے کچھ کمزور اور بچگانہ سا۔ وہ ایبنارمل تھا۔ یہ تربوز جیسا بڑا سا سر، باہر کو ٹنگی زبان اور قدرے بھینگی آنکھیں۔ وہ جسمانی طور پہ بڑا تھا لیکن ذہنی لحاظ سے کسی بچے جیسا تھا۔

عادل جب تک یونیفارم بدل کر، اپنے لئیے کھانا لیکر واپس آیا تو وہ وہیں بیٹھا تھا۔

"کھانا کھاؤ گے ؟؟؟؟"

اس نے اشارے سے اسے کمرے میں بلایا تھا۔ وہ جھینپتا ہوا آ گیا تھا۔

"آجاؤ ساتھ میں کھاتے ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی زندگی میں وہ انجان انسان کیا کردار ادا کرے گا، اگر وہ اس لمحے جان لیتا تو اسے کبھی بھی اپنے پاس نا بلاتا۔۔۔۔۔

احسن کافی دیر سے بینچ پہ بیٹھا لڑکوں کو فٹ بال کھیلتا دیکھ رہا تھا۔ خود تو اسے کھیلنے میں شغف نہیں تھا، بس وقت گزاری کے لئیے ادھر آ گیا تھا کہ وہ پیریڈ اسکا فری تھا۔

تبھی اس نے سامنے سے اس لڑکے کو آتے دیکھا تھا جو اس دن اس سے ٹکرا گیا تھا۔ پہلے تو وہ ایک سرسری نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا، لیکن پھر چونک کر پلٹا اور اسکی طرف آیا۔

"ہیلو!!!!!"

بشاشت سے کہتا وہ اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

"کیسے ہو؟؟؟؟ اس دن تو بڑی عجلت میں تھے جیسے تمہاری ٹرین مس ہو رہی ہو، آج لگتا ہے خود ہی مس کر دی ہے؟؟؟؟؟"

احس ہنس پڑا

"میرا فری پیریڈ ہے"

" صحیح!!!"

اس نے اثبات میں گردن ہلائی اور سامنے دیکھنے لگا۔احسن بھی سامنے دیکھنے لگا تھا

جب کچھ خیال آنے پہ اسے دیکھا

"وہ تمہارا فون۔۔۔وہ ٹھیک ہو گیا کیا؟؟؟؟؟"

"تم ابھی تک اسی میں الجھے ہو؟؟؟؟؟"

"تو نہیں سوچنا چاہئیے کیا؟؟؟میری وجہ سے تمہارا نقصان ہوا"

وہ ہنس دیا

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں بابا۔۔۔بس کچھ سکریچ تھے، کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"مطلب ٹھیک نہیں ہوا؟؟؟؟؟"

"جانے دے یار"

احسن پھر سے سامنے دیکھنے لگا تھا

"چل ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں۔۔۔میری ٹرین آنے والی ہے"

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی طرف ہاتھ بڑھایا

"ویسے میں سعد ہوں۔۔۔سعد رضا"

احسن نے اسکا بڑھا ہاتھ تھاما تھا

"احسن۔۔۔۔۔نائس ٹو میٹ یو۔۔۔۔۔۔"

---

www.novelsclubb.com

ساتواں باب: عادت

اور چند ہی دنوں میں امبرین اس آدمی کی خصلت پہچان گئی تھی جو اسکا دوسرا شوہر تھا۔

وہ پکا جواری تھا۔

دن بھر نان چنوں سے وہ جو بھی پیسہ کماتا تھا، رات کو یاروں دوستوں کے ساتھ جوئے اور شراب میں اڑا آتا تھا۔ وہ وہیں کی وہیں کھڑی تھی جہاں میکے میں تھی۔ کئی دفعہ تو دن میں کھانے کو ایک تنکا بھی نہیں ہوتا تھا۔ رات کو جب ریڑھی واپس آتی تو وہ بچے کھچے نان کے ٹکڑے چُن چُن کر کھا لیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مسئلہ اسکا نہیں تھا۔

اسے فاقوں کی عادت تھی۔اسے وہ سب سہنا آتا تھا۔مصیبت تو وہ چند ماہ کا بچہ تھا۔ وہ دن بھر بھوک سے بلکتا تھا۔وہ اسے سیر نہیں کر پاتی تھی۔وہ بانجھ تھی تو کامل بانجھ تھی۔اس سے کسی کو فیض نہیں ملنا تھا تو نہیں ملنا تھا۔

اس ننھے سے بچے کو دودھ کی چند بوندیں۔۔۔۔بس

ایک دو دفعہ اس نے گھر کے سودا سلف اور اسکے دودھ کے لئیے پیسے مانگے تو وہ آنکھیں دکھانے لگا تھا

"اپنی عیاشیاں پوری کرنے کو بچے کا نام لیتی ہے (گالی)۔۔۔ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔"

اس دن تو اس نے امبرین کو چٹیا سے پکڑ کر گھما ڈالا تھا

"روز روز یہی بکواس۔۔۔۔۔نہیں ہیں پیسے کہاں سے لاؤں؟؟؟؟تیرے باپ کی فیکٹری ہے پیسے بنانے کی جا اس سے لے آ۔۔۔۔۔"

اسکی دنیا جہنم سے بھی بدتر ہو چکی تھی۔ جہنم سے تو شائد خلاصی ہو جاتی کہ خدا کو رحم آجاتا ہے پر بندہ۔۔۔۔۔وہ رحم کرنے کو ہر گز ہر گز تیار نہیں تھا۔

اس دن موسم بڑا خوشگوار تھا۔ صبح سے ہی سریلی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔اس میں خوامخواہ جھوم جھوم جانے کو من کرتا تھا۔

احسن خاموشی سے گراونڈ میں ایک طرف، درخت کی چھایا تلے بیٹھا ٹیسٹ تیار کرنے میں مصروف تھا جب سعد اسکے پاس آ بیٹھا۔

"تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو، میں تو اندر لیب میں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ چاپ پڑھتا رہا

"یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو؟؟؟؟؟؟"

جواباً احسن نے اسے کتاب دکھائی تھی۔

"یہ تو بہانہ ہے۔میں نے اکثر نوٹ کیا ہے تم کالج میں بڑے اکیلے اکیلے رہتے ہو۔ خاموش،اپنے آپ میں گم۔۔۔۔ایسا کیوں؟؟؟؟؟"

"پتہ نہیں"

اس نے کندھے اچکائے۔سعد نے منہ بسورا

"یہ کیا بات ہوئی بھلا؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہا تھا۔

"ویسے میں بھی اب کوئی دوست بنانا نہیں چاہتا"

"کیوں؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

احسن نے چونک کر پوچھا

"بس۔۔۔۔۔تکلیف ہوتی ہے جب وہ آپ کو چھوڑ جاتے ہیں۔کئی دفعہ تو اتنی دور کہ ایک بار بس اپنا آپ دکھانے کو بھی نہیں آ سکتے۔۔۔۔۔۔۔"

احسن نے اسے پہلی بار اتنا سنجیدہ دیکھا تھا۔

"لیکن پھر سوچتا ہوں دوست تو ہونے چاہئیے ہیں۔ کم از کم کوئی تو ایسا ہو جسے میں اپنا حال سنا سکوں اور وہ مجھے بنا جج کیئے بس سنتا رہے۔۔۔۔"

وہ گھاس توڑتا کہہ رہا تھا

"میرے دوست کی سیٹ خالی ہے۔۔۔ تم انٹرویو دینا چاہو گے ؟؟؟؟؟"

وہ شرارت سے کہہ رہا تھا

"مجھ جیسا بورنگ، ڈل، اپنے آپ میں مگن لڑکا کسی کا دوست بن سکتا ہے کیا ؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

سعد نے کندھے اچکائے

"یقیناً"

بائیو کی لیب میں پریکٹیکل کی کلاس ہو رہی تھی۔استاد صاحب نے ان سب لڑکوں کو گروپ بنانے کو کہا تھا۔وہ سب آپس میں جتھے بن گئے اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا۔

"عادل! تم عمر لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ"

وہ ان کے گروہ کی طرف آیا تو وہ سب اسے حقارت سے دیکھ رہے تھے

"سوری! ہم تمہیں نہیں رکھ سکتے"

"لیکن کیوں؟؟؟؟؟"

"کیونکہ ہمیں اپنا مذاق نہیں بنوانا ہے۔چلو کہیں اور جاؤ۔۔۔۔۔"

تحقیر سے اسکا چہرہ لال پڑتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس لئیے کہ میں تم سب جیسا نہیں ہوں؟؟؟؟"

"ہاں اس لئیے کہ ہم سب تم جیسے نہیں ہیں"

اس لڑکے نے برا سا منہ بنایا تھا

"خدا کسی کو تمہارے جیسا نا بنائے"

عادل کی آنکھیں چھلکنے کو تھیں۔

"خدا کسی کو تمہارے جیسا بھی نا بنائے۔۔۔کامل لیکن ادھورا۔۔۔۔۔میں ادھورا ہوں لیکن مکمل ادھورا ہوں اور تم۔۔۔۔۔ادھورے مکمل ہو۔۔۔۔۔"

وہ ان کے گروپ سے نکل گیا تھا۔

احسن نے ایک اچٹتی ہوئی سی نظر اس جوس کے ٹِن پہ ڈالی تھی اور دوسری لانے والے پہ

"یہ کس خوشی میں؟؟؟؟؟"

سعد نے بڑا سا گھونٹ بھرا تھا

www.novelsclubb.com

"کسی بھی خوشی میں سمجھ لو۔۔۔۔"

اس نے ہچکچاہٹ کے ساتھ وہ لیا تھا

"پھر بھی، بتاؤ تو۔۔۔۔۔"

"میرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے، اس خوشی میں"

احسن ہنس پڑا تھا۔اس نے منہ بنایا

"یار تو اخیر چُس بندہ ہے۔ایسے ڈر رہا ہے جیسے میں نے جوس میں کچھ ملا رکھا ہو اور تجھے بے ہوش کر کے پشاور بیچ آنے کا پلان ہو۔۔۔۔خوچہ ام ایسا کام نئیں کرتا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ساتھ ساتھ ہی کلاس سے نکلے تھے۔

"میرے ابو کہتے ہیں مجھے انسان پرکھنا نہیں آتے تو احتیاط کرنا چاہیئے"

"انسانوں کو پرکھ کر کرنا بھی کیا ہے ہم نے؟؟؟؟سب انسان ایک سے تو ہوتے ہیں۔وہی دو آنکھیں،ایک ناک،دو کان ایک دل۔۔۔۔نہیں؟؟؟؟؟؟"

احسن لاجواب ہوا

"تم باتیں بہت اچھی کرتے ہو"

"اف!!!!!!"

اس نے آنکھیں رگڑیں تھیں

"میری تو آنکھیں بھر ائیں ایسی تعریف سن کر۔۔۔۔۔نوازش سر۔"

وہ ایک ہاتھ سینے پہ اور دوسرا کمر پہ رکھ کر جھکا تھا۔

www.novelsclubb.com

عادل سکول سے لوٹا تو وہ ایبنارمل سا لڑکا وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھا گویا اسکے انتظار میں تھا۔اسے دیکھا تو خوشی سے تالی بجانے لگا۔عادل نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا

"بب۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔آ۔۔۔۔آیا۔۔۔۔"

وہ چند ثانیوں کے لئیے ساکت رہ گیا تھا۔

یہ لفظ اس نے زندگی میں پہلی بار سنا تھا۔اپنے لئیے پہلی بار کسی کو یوں خوش ہوتے دیکھا تھا۔

"کیسے ہو؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے بشاشت سے پوچھا۔وہ اسکے پیچھے ہی اوپر آ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

قسمت جب آپ سے کچھ لیتی ہے تو اسی وقت بدلے میں کچھ دے بھی جاتی ہے۔ اسے تحقیر ملتی آرہی تھی، ایسے میں وہ محبت بھلے زرّہ بھر تھی، لیکن اس کے لئیے بہت تھی۔

"کھانا کھایا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"چلو کوئی بات نہیں، ہم دونوں بھائی مل کر کھا لیتے ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے کھلکھلا کر سر ہلایا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

کالج میں دسمبر ٹیسٹ شروع ہو چکے تھے۔ پڑھائی کا بھوت اپنا آپ منوانے وہاں پہنچ چکا تھا۔ ڈرے سہمے طلاب ء یہاں وہاں ٹولیوں میں پڑھتے دکھائی دیتے تھے۔

وہیں گراؤنڈ میں ایک طرف، زرد نرم گرم سی دھوپ میں وہ دونوں بیٹھے تھے۔

احسن اسے وہ انگلش کا سبق پڑھا رہا تھا اور وہ جمائیاں لے رہا تھا۔

"تیرا لہجہ بڑا اچھا ہے یار۔ سچی۔۔۔انگلش سوٹ کرتی ہے تجھ پہ۔تو بولتا ہے ناں تو دل کرتا ہے چپ کر کے تجھے سنا جائے لیکن ابھی میں چاہتا ہوں تو چپ کر جا۔۔۔۔۔۔۔"

احسن نے اسے گھورا

"دو دن ہو گئے ابھی تک تم سے یہ چیپٹر نہیں ہوا"

"کر لیں گے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سعد نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔وہ دوبارہ سے پڑھانے لگا تھا

"بس یار۔۔۔پلیز ناں۔۔۔تجھے قسم ہے بس کر دے۔۔۔۔مجھے اب الٹی سی آ رہی ہے"

اس نے کتاب جھپٹی اور بند کر کے ایک طرف ڈال دی۔

"چل کچھ کھانے چلتے ہیں"

"نہیں۔۔۔میرا ابھی بہت رہتا پڑھنے والا"

"ٹینشن نا لے یار"

اس نے کہا تھا

"تو اتنا بڑا جینیئس ہے، ذہین فطین بچہ، ٹاپ تو ہی کرے گا۔۔۔دیکھنا یہ بڑے بڑے بورڈ لگیں گے تیرے نام کے۔۔۔"

اسے ہنسی آگئی

www.novelsclubb.com

"اچھا بس کرو۔۔۔۔۔میری تعریفیں کر کر کے مجھے آسمان تک نا پہنچاؤ"

وہ کتابیں سمیٹنے لگا تھا۔

"کوئی بات نہیں، تو چڑھ جا آسمان پہ، میں سیڑھی لگا کر خود ہی نیچے اتار لوں گا۔۔۔۔"

"اور اگر میں اوپر سے اوپر ہی چلا گیا تو؟؟؟؟؟؟"

وہ تو مذاق سے بولا تھا لیکن سعد چپ رہ گیا تھا۔ نظروں کے سامنے وہ فلم سی چل پڑی تھی۔

وہ چہرہ۔۔۔۔وہ ٹرین۔۔۔۔وہ سفر۔۔۔۔وہ چیخ۔۔۔۔خون۔۔۔۔خون۔۔۔۔ لاش۔۔۔۔موت۔۔۔۔۔

احسن نے دیکھا وہ لال پڑتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟؟؟؟؟"

وہ بنا جواب دیئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔ بائے"

وہ حیران سا اسے جاتا دیکھتا رہ گیا تھا۔

کنزہ اپنے کمرے میں بستر پہ، پیٹ کے بل، کہنیوں کے زور پہ سر اٹھائے لیٹی تھی۔ سامنے رجسٹر کھلا پڑا تھا۔ اس نے وہ پنسل اٹھائی اور لکھنے لگی۔ وہ نام جو آپوں آپ اسے قلم سے نکلتا جاتا تھا۔ وہ جو وہ آنکھیں موند کر بھی لکھ سکتی تھی۔ وہ جو بس نام نہیں تھا، اسکی عادت تھا۔ پرانی عادت

"احسن۔۔۔۔۔۔"

اسکے لب مسکرانے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

گال لالیاں پہن چکے تھے۔ وہ ورق اس نام سے بھرتا جا رہا تھا۔

"مم۔۔۔۔۔ مما۔۔۔۔۔ مما۔۔۔۔"

امبرین باورچی خانے میں تھی، بھاگی بھاگی آئی تھی۔وہ ننھا سا بچہ، غوں غوں کرتا اسے ہی پکار رہا تھا۔اسے آتے دیکھا تو دونوں بانہیں اٹھالیں اور کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا تھا۔

"مسز عمران اچھی خبر نہیں ہے۔۔۔آپ ماں نہیں بن سکیں گی۔۔۔"

"میں کہتی ہوں ابھی اسی وقت اسے نکال باہر کر۔کونسا سکھ دیا ہے اس نے۔بانجھ عورت سے کیا فیض ملے گا کسی کو"

آسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

اسکے سینے سے لگا بچہ اسکا نہیں تھا۔تو کیا وہ واقعی اسکی ماں نہیں تھی؟؟؟؟ماں بس نو مہینے کی مشقت کا نام ہے؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

وہ جب روتا تھا تو وہ اسکے ساتھ روتی تھی، اسکی بھوک میں اپنا آپ ختم کر ڈالتی تھی، اسکو بیماری سے بچانے کو مر جانے کو تیار رہتی تھی، سردی گرمی سب سے پہلے اسکی خاطر حیلے کرتی تھی۔۔۔۔۔

تو وہ تب بھی ماں نہیں تھی؟؟؟؟؟

وہ بانجھ تھی تو واقعی میں بانجھ تھی؟؟؟؟؟؟؟؟

"چلو مما اپکو نہلا دے، پھر نۓ کپڑے پہن کر سوئی سوئی کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے ؟؟؟؟؟"

اس نے پیار سے اسکے گال چوم لئیے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری یار"

اگلے دن وہ اسکے سامنے تھا۔

"بس مجھے تیری بات اچھی نہیں لگی تھی۔موت کی بات مذاق میں بھی نہیں کرنی چاہئیے"

احسن اسے دیکھ کر رہ گیا

"اچھا تو اب میں بھی سوری کروں؟؟؟؟"

"بالکل"

وہ فٹ سے بولا تھا۔احسن نے کانوں کی لو کو چھوا تھا۔

"سوری!!!"

"بس سوری سے کام نہیں چلے گا۔شام کو میرے ساتھ مووی دیکھنے بھی جانا پڑے گا"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"میں کبھی سینیما نہیں گیا"

"تو میرے کونسا والد صاحب تھیڑ چلاتے تھے۔"

"ابو اجازت نہیں دیں گے"

"کیوں؟؟؟؟؟"

"بس ویسے ہی"

وہ اسے دیکھنے لگا

"وہ اجازت نہیں دیں گے یا تو مانگے گا نہیں؟؟؟؟؟"

"دونوں!!!"

سعد نے سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بچُو۔۔۔ تیری سوری ریجیکٹ کرتا ہوں۔ جا جا جا بیوفا۔۔۔۔۔"

احسن ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا

"یہ ہوئی ناں بات۔۔۔۔۔اچھا تو اب میں ہاں سمجھوں؟؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

عادل کی جمع پونجی باب ختم ہو چکی تھی۔وہ آخری لال نوٹ اور اسکے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہنا تھا۔زندگی کی گاڑی کو گھسیٹنے کے لئیے اب اسے کام کی ضرورت تھی۔اسی لئیے وہ گل بدن کے پاس آیا تھا۔

"آپ اس شہر کی ہیں، آپکو بہتر پتہ ہو گا، مجھے کوئی کام دلوا دیں"

اس نے اسے بغور دیکھا

www.novelsclubb.com

"کیا کرلے گا تو؟؟؟؟؟؟"

"سب کچھ"

وہ جھٹ سے بولا تھا

"بار میں ڈانس کرلے گا؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"بول؟؟؟؟ کچھ کلب ہیں جاننے والوں کے، انہیں تو ڈانسرز چاہیئے ہی ہوتے ہیں۔

"

"نہیں۔۔۔۔میں کوئی غلط کام نہیں کروں گا"

وہ طنزیہ ہنسی

"اچھا تو جا مدرسے میں جا کر بچوں کو سیپارے پڑھا دے۔یہ ٹھیک ہے؟؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گیا۔وہ چلتی ہوئی اسکے عین سامنے آ بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"جب موت سامنے نظر آ رہی ہو ناں تو پھر یہ نہیں دیکھتے کہ حلال ہے یا

حرام۔۔۔۔بس زندگی چن لیتے ہیں۔۔۔۔مرتے ہوؤں کو تو مردار بھی حلال ہو

جاتا ہے"

اس نے سر اٹھایا

"میں نے یہ سب کرنا ہوتا تو وہیں نا کر لیتا؟؟؟؟تارہ کیوں برباد ہو گئیں پھر؟؟؟ میں وہیں ملک کو لُبھا لیتا۔۔۔۔موت تھی ناں سامنے، بچنا مقصود تھا ناں، میں تو پھر وہیں حرام چن لیتا۔۔۔۔۔تو یہ سب تو نا ہوتا؟؟؟؟؟؟؟"

اب کی بار وہ چپ رہ گئی تھی۔

"میں تارہ کی قربانیاں ضائع نہیں ہونے دوں گا۔میں یہ سب نہیں کروں گا"

اس نے سر ہلا دیا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔تو کل کلب چلا جا۔۔۔۔جس کام پہ دل مانے، وہ کر لینا، جس پہ نا مانے، اسے منع کر دینا۔۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تجھے لگ رہا ہو گا کہ میں کتنی خود غرض عورت ہوں کہ چند ہزار روپوں سے تیری مدد نہیں کر رہی۔ہاں میرے پاس پیسہ ہے۔کم از کم اتنا ضرور ہے کہ تو آسانی سے پڑھ جائے،اتنا کہ میں عیش کی زندگی گزاروں لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ زرار کی اور اسے دیکھا

"دوسروں کے کندھوں پہ سوار ہو کر سرپٹ دوڑنے سے بہتر ہے کہ انسان اپنے زور پہ رینگتا رہے۔میں تیری بیساکھی نہیں بنوں گی۔میں کیوں بنوں؟؟؟؟ تیرے دونوں ہاتھ پیر سلامت ہیں،خود لڑ اور خود جیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

اس نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا تھا۔وہ رقاصہ اسے پتے کی بات بتا گئی تھی۔

سنیما گھر کی بڑی سکرین پہ فلم چل رہی تھی۔

یہ اسکی زندگی کا پہلا تجربہ تھا جب وہ یوں وہاں آیا تھا یا آؤٹنگ کے لئیے کسی دوست کے ساتھ گھر سے نکلا تھا۔ پاپ کارن کھاتے ہوئے، اس عام سی مووی کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے، ہنستے روتے تماشائیوں کے درمیان بیٹھے اس نے جانا کہ وہ سب کتنا خوبصورت تھا۔

واپسی پہ اس خاموش سی سڑک پہ، سعد کے پیچھے بائیک پہ بیٹھے اس نے زندگی میں پہلی بار رات کی خوشبو کو کھلے آسمان میں محسوس کیا تھا۔ وہ سب اتنا دلکش ہو گا، اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

اندھیر رات میں خالی سڑک پہ بے مقصد چلنا اور بس چلتے رہنا۔۔۔۔

ہنسنا اور بس بلاوجہ ہنستے رہنا۔۔۔

دونوں بازو ہوا میں پھیلائے جھومنا اور بس آنکھیں موندے رکھنا۔۔۔۔

زور سے چلانا اور بس چلاتے جانا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ زندگی تھی۔وہی تو زندگی تھی۔

اور یہ سب سکھانے والا، بتانے والا، اسکا پہلا اور واحد دوست۔۔۔۔وہ جو ہولے ہولے اسکی عادت بنتا جارہا تھا۔۔۔۔وہ جب مسکرا کر اسے دیکھتا تھا تو اسکا دل چاہتا تھا کہ سب کچھ بھول کر اسکے ساتھ مسکراتا رہے۔۔۔۔اس سے باتیں کرے اور بس کرتا رہے۔۔۔۔وہ ساتھ رہے اور بس ہمیشہ رہے۔۔۔۔۔

وہ سب اتنا تو دلکش تھا، وہ سب اتنا اچھا تھا، اتنا صحیح تھا، پھر ابو کیوں اسے اسکے سیپ میں قید رکھنا چاہتے تھے۔وہ کیوں کہتے تھے اسے انسان پرکھنا نہیں آتے

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کلب کے اس وسیع و عریض ہال میں ڈسکو لائٹس روشن تھیں۔جگ مگ کرتی، جلتی بجھتی روشنیاں اور گول گول بنتے دائرے۔۔۔۔فضا بے ہنگم اور تیز موسیقی سے آلودہ تھی۔ڈی جے کے اپنے بے تکے الم غلم گانے اور ریپ تھے۔

سامنے بار تھا۔انواع واقسام کے مشروبات۔حرام حلال کے جھنجھٹوں سے پرے بس پینے کا انتظام تھا۔سامنے سٹول بھرے تھے۔کچھ انٹا غفیل آدمی، کچھ لڑکیاں۔۔۔۔۔

ہال کے وسط میں بے فکر تھرکتے مرد وزن۔۔۔۔قہقہے۔۔۔معنی خیز جملے۔۔۔۔ لفظوں کی تپش۔۔۔۔۔یہاں وہاں پڑتے قدم۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عادل چلتا ہوا اس سٹیج تک آیا تھا۔

نیم برہنہ۔دو لڑکیاں رقصاں تھیں۔کوئی دیکھے یا ناں، انکا کام بس رقص کرنا تھا۔ وہی تو روزی تھی۔

"مجھے گل بدن نے بھیجا ہے"

اس نے ایک ویٹر سے کہا تھا۔

"مشہود صاحب سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔"

اپنے اخراجات پورے کرنے لئیے امبرین نے وہ سلائی مشین سنبھال لی تھی۔اِدھر اُدھر کے محلے کی کچھ عورتیں کپڑے سلوانے کے لئیے آنے لگی تھیں۔اب اتنا ہو گیا تھا کہ وہ سودا سلف خود لے آتی تھی۔آٹا چینی دالیں اور روز کی سبزی پوری پڑنے لگی تھی۔اسے لگا اب سب ٹھیک ہونے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

عرفان نے جب دیکھا کہ حالات بہتر ہونے لگے ہیں تو ریڑھی لگانا چھوڑتا چلا گیا۔

آج لگائی، کل نہیں، پرسوں لگائی، دو دن ناغہ۔۔۔

سارا دن چارپائی توڑتا تھا۔شام ہوتے ہی سگریٹ سلگائی اور باہر نکل گیا۔

شروع شروع میں تو اس سے زبانی کلامی پیسے مانگے تھے۔اس نے منع کیا تو مار پیٹ کر کے چھیننے لگا۔وہ پیسے چھپانے لگی تو چرا لیتا تھا۔

اسکی محنت کی کمائی روز جوئے میں اڑا دی جاتی تھی۔

"برتن دھونے والا گاؤں گیا ہے۔اسکی جگہ لے لو،اگر اچھا کام کیا تو تمہیں پکا پکا رکھ لیں گے۔"

"ٹھیک ہے سر"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

برتنوں کا انبار دیکھ کر اسے غشی آگئی تھی۔وہ جیسے پہاڑ تھا جو اسے سر کرنا تھا۔کلب سے کام ختم کر کے نکلا تو رات کا ایک بج رہا تھا۔

تھکا ماندہ چوبارے تک پہنچا۔۔۔۔

کمرے میں آیا تو دیکھا کہ سامنے اسکے بستر پہ وہ ایبنارمل لڑکا سو رہا تھا۔ وہ اس سے اتنا ہی مانوس ہو چکا تھا۔ روز اسکے سکول سے آنے پہ وہ اسے اپنا منتظر ملتا تھا۔ اسکے ساتھ کھاتا، وہیں کھیلتا رہتا تھا۔ وہ خود بھی اسکا عادی ہو چکا تھا۔

ان کوٹھوں پہ پلتے بچوں کی اکثریت اپنے ماں باپ سے واقف نہیں ہوتی ہے۔ وہ بھی شائد ان میں سے ہی ایک تھا۔ وہ کس کا تھا، یہ اس نے جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔

اب بھی اسے وہیں چھوڑ کر وہ باہر آیا اور وہیں فرش پہ لیٹ گیا۔ سیاہ آسمان پہ ٹمٹماتے ستاروں کو دیکھ کر اسے شدت سے تارہ کی یاد آئی تھی۔ وہ جانے کہاں اور کن حالوں میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنی من پسند زندگی کی خواہش رکھنا اور اسے اپنے طریقے سے گزارنا آسان نہیں ہوتا یار۔اسکے لئیے بہت بڑی قیمت چکانا پڑتی ہے۔بعض دفعہ تو زندگیاں۔۔۔۔۔"

وہ دونوں نہر کنارے بیٹھے تھے۔سعد یاسیت سے بولتا پانی میں پتھر اچھال رہا تھا۔

"تجھے پتہ ہے میرا ایک دوست تھا۔بہت اچھا،بہت پیارا۔وہ کہتا تھا دنیا میں سب سے زیادہ پیار مجھ سے کرتا ہے۔مجھے زندگی میں یہ کبھی کسی نے نہیں کہا تھا۔میں اسکی محبتوں کے جواب میں انگوٹھا دکھا دیتا؟؟؟؟میں یہ کیسے کرتا؟؟؟؟جب کوئی آپ کو کہتا ہے کہ میں آپکو چاہتا ہوں تو کیا اسکا کوئی مطلب نہیں ہوتا؟؟؟؟اسے کہو اچھا ٹھیک ہے اور اگے بڑھ جاؤ،یہ صحیح ہوتا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اسے اپنے اور علی کے بارے میں سب بتاتا گیا تھا۔اب اس نے کرب سے آنکھیں موندلی تھیں۔بہت سارے لمحے خاموشی سے سرکتے چلے گئے تھے۔

دور اندھیرے میں کہیں جھینگر بول رہے تھے۔نہر میں بہتے پانی کا اپنا ہی سنگیت تھا۔

"ہر انسان کے جو بنیادی حقوق ہیں،ان میں سے ایک اپنی زندگی کو اپنی مرضی سے گزارنے کا حق بھی تو ہے ناں۔یہ میری زندگی ہے تو اس پہ میرا حق ہے۔میرے جسم پہ،میرے ذہن پہ،میرے دل پہ بس میرا حق ہے۔میں اسے علی کو دوں،تجھے دوں یا کسی بھی ایکس وائی زیڈ کو،وہ سب کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے ؟؟؟؟؟ قاری یا میرے بھائی بھابھی یا تیرے ابو یا کوئی بھی،وہ سب مجھے کیوں بتائیں کہ میں کیا کروں اور کیا نہیں ؟؟؟؟؟"

اس نے بغور احسن کو دیکھا تھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ایسے مت چلو،ایسے مت اڑو،رک جاؤ،اب رونے لگو،ہنسنا مت، شششش۔۔۔۔۔ کیوں ؟؟؟؟ کیوں ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ میں کیوں اپنے پنکھ نا کھولوں ؟؟؟ میں آسمان تک

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں ناجاؤں؟؟؟؟میں کیوں روؤں؟؟؟؟میں کیسے ناہنسوں؟؟؟؟؟میں کیسے نا کسی کو کہوں کہ مجھے اس سے محبت ہے اور مجھے اسکا ساتھ راحت دیتا ہے؟؟؟؟میں کیوں قید میں خوش رہوں؟؟؟؟میں کیوں نابھاگوں؟؟؟؟میں کیوں نارہائی چاہوں؟؟؟؟؟کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

احسن نے اسکے رخساروں پہ آنسو بہتے دیکھے تھے۔وہ بے بس سا اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ سکول کے لئیے تیار ہو کر نیچے آیا تو گل بدن ان عورتوں پہ چلا رہی تھی۔

"کہاں مر گئی تھیں تم سب کی سب؟؟؟؟حرام کھاتی ہو،جس کام پہ رکھا ہے وہ ہوتا نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

وہ شدید غصے میں تھی

"بکواس کرو، کہاں گیاوہ؟؟؟؟ساری رات گزر گئی۔۔۔۔کہاں ہے میرا بچہ ؟؟؟؟؟؟"

وہ حیران رہ گیا

"گل بدن کا بچہ ؟؟؟؟؟؟تو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟"

اس نے آگے بڑھ کر اسے کہا تھا

"آپ اس لڑکے کو تو نہیں ڈھونڈ رہیں جو زرا ابنارمل سا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کہاں ہے وہ؟؟؟؟"

وہ جلدی سے اسکی طرف بڑھی تھی۔اسکے انگ انگ میں بے چینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اوپر میرے کمرے۔۔۔۔۔"

وہ اسکی بات ختم ہونے سے بھی پہلے اوپر کی طرف بھاگی تھی۔وہ ششدر کھڑا تھا۔

"تو کیا وہ اسکا بیٹا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اوپر کمرے میں گل بدن اس بچے کو گود میں بھرے، سینے سے لگائے بیٹھی تھی

"میرا بچہ۔۔۔۔۔۔میرا ارمان۔۔۔۔۔۔تو ٹھیک ہے ناں؟؟؟؟.ہائے۔۔۔۔۔۔

"

وہ اسے بے تحاشا چومتی جا رہی تھی۔

آٹھواں باب: میں اور تم

www.novelsclubb.com

"کل بڑا سپیشل دن ہے!!!!"

سعد نے اطلاع دینے کے سے انداز میں کہا تو احسن سوچ میں پڑ گیا تھا۔

"کل؟؟؟؟؟ تین جون ہے، کیا سپیشل ہے؟؟؟؟"

"کل کے دن ایک بہت خاص ہستی اس دنیا میں تشریف لائی تھی"

وہ شرارت سے بولا تھا۔

"لیکن میں تو تین جون کو پیدا نہیں ہوا تھا؟؟؟؟"

سعد نے جھانپڑ جڑ دیا تھا

"اپنی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

"تو خاص ہے؟؟؟؟؟؟ کدھر سے؟؟؟؟؟"

"ہر طرف سے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"انگور کھٹے ہیں"

سعد نے اسے منہ چڑایا تھا۔ وہ مسکرایا اور رسان سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"اچھا چل،پیپی برتھ ڈے"

"کل کو ہے پاگل"

ایک اور جھانپڑ پڑا تھا۔

"اور خالی خولی وِش سے کام نہیں چلے گا،مجھے گفٹ دینا ہو گا اور وہ بھی میرے گھر پہ آکر۔۔۔سمجھا؟؟؟؟؟"

احسن نے نفی میں سر ہلا دیا۔ایک تیسرا جھانپڑ پھر سے ٹھوکا گیا تھا۔

"ہاں وہ گل بدن کا ہی بیٹا ہے"

www.novelsclubb.com

امیراں بائی نے سرد آہ بھری تھی

"حق باہ۔۔۔کیا ملا بیچاری کو۔۔۔ناعزت،نامحبت اور ناہی سکھ۔۔۔اولاد ملی تو وہ بھی ابنارمل۔۔۔"

عادل اسے دیکھتا رہ گیا تھا

"گل بدن نے بھی عشق کیا تھا۔قصے کہانیوں والا پیار۔راس نہیں آیا بس۔"

وہ زرار کی جیسے اس وقت کو یاد کر رہی ہو

"وہ تب اٹھارہ کی تھی۔تب جب وہ گل بدن نہیں تھی۔وہ بس گل تھی۔ایک پیاری سی، معصوم سی بھولی بھالی لڑکی۔ایک معزز گھرانے کی۔ من موہنی، چلبلی، زندگی سے بھرپور۔وہیں محلے میں رہتا تھا وہ۔ محبت ہو گئی۔شادی بھی ہو گئ۔پہلے ہی سال بچہ بھی ہو گیا۔"

اس نے آہ بھری

www.novelsclubb.com

"ادھورا۔۔۔زرا ٹیڑھا میڑھا سا۔۔پتہ نہیں کیا کہتے تھے ڈاکٹر۔۔۔ہاں ڈاون سنڈروم۔۔۔ہاں بس یہی بیماری۔۔۔بس یہ بیماری اسکے باپ کے لئیے شرمندگی تھی۔۔۔وہ بیماری طلاق کی وجہ تھی"

عادل دھک سے رہ گیا

"طلاق دی، نکال باہر کیا۔ کہاں کی محبت کیسی محبت۔۔۔۔چہ چہ۔۔۔۔رُل گیا خاندان رُل گیا۔۔۔۔ باپ تھا نہیں، ماں صدمے سے چل بسی۔۔۔۔ چھوٹا بھائی تیری طرح تھا، اسے خواجہ سرا لے گ ئے۔۔۔۔گھر بکا، جمع پونجی ختم ہوئی، زندگی نہیں۔۔۔۔۔اکیلی عورت یہاں آگئ۔۔۔یہ کوٹھا۔۔۔۔۔بس یہیں رہ گئی۔۔۔۔"

وہ افسوس سے سنتا رہا تھا

"بدلہ لے رہی ہے خود سے۔۔۔۔اس سے پیار ہی کیوں کیا۔۔۔۔پیار کیا تھا تو پھر اسکے چھوڑنے پہ دنیا کیوں نا چھوڑ گئی۔۔۔۔۔اس نے آدھا توڑا، یہ باقی کا خود توڑ رہی ہے۔۔۔۔بدلہ ہی ہے ناں۔۔۔۔۔اور کیا ہے۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

احسن نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے وہ باکس نکالا تھا۔اس پہ وہ نوٹ چپساں تھا

"Savings for smart phone"

اس نے وہ باکس سامنے بستر پہ الٹ دیا تھا۔

ان گنت نوٹ۔۔۔لال، سبز اور نیلے۔۔۔۔کچھ چھوٹے نوٹ۔۔۔۔۔کچھ سکے۔۔۔۔ریزگاری۔۔۔۔

کل ملا کر بیس ہزار تھے۔

اس نے احتیاط سے وہ ساری رقم جمع کر کے واپس اس باکس میں رکھی تھی۔

شام کو وہ باپ کے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے چاہیئے ہیں ابو۔کچھ بکس کے لیئے،ایک دو اور کام بھی ہیں"

انہوں نے اسے بغور دیکھا۔زندگی میں پہلی بار اس نے خود سے پیسے مانگے تھے۔

انہوں نے بٹوہ نکال لیا تھا۔

"حرافہ۔۔۔۔۔کمینی۔۔۔۔"

عرفان نے اسکے منہ پہ تھپڑ مارا تھا اور اسکے بال جکڑ لیئے تھے۔

"ہر بار بکواس کرتی ہے، سارا دن کپڑے سی کر جو پیسے جوڑ رہی ہے وہ کس یار کے لیئے ہیں؟؟؟؟؟"

اس نے اسے ایک جھٹکا دیا اور فرش پہ دے مارا تھا۔وہ اتنی زور سے گری اور دروازے کی چوکھٹ اسکے پیٹ میں گھس گئی تھی۔درد کی شدت سے اسکی چیخیں نکل گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات کان کھول کے سن لے۔یہ میرا گھر ہے، یہاں تو میرے ٹکڑوں پہ پڑی ہوئی ہے، مجھے زیادہ آنکھیں دکھائیں تو دو لفظ بھیج کے نکال باہر کروں گا۔پھر کون تجھ جیسی بے فیض عورت کو اپنائے گا؟؟؟؟"

وہ وہیں فرش پہ اوندھے منہ پڑی، پیٹ پکڑے سسکیاں لے رہی تھی۔

"ہونہہ۔۔۔۔ڈرامے بازیاں۔۔۔۔ساراد ن کمائیاں کرتی ہے اور میں جب کچھ مانگ لوں تو صاف کورا انکار۔۔۔۔۔۔بے غیرت۔۔۔۔ جہنمی عورت۔۔۔۔۔"

اسے ایک اور ٹھوکر رسید کر کے، غصے سے وہیں تھوک کر وہ تن فن کرتا باہر نکل گیا تھا۔

عمران اور رومیصہ کا وہ چھوٹا سا گھر بہت خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ پھول، غبارے، لائٹنگ۔۔۔۔سب بہت دلکش تھا۔ یہ پہلی بار تھا جب وہ سعد کی برتھ ڈے اتنے زور و شور سے منا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسکے کچھ دوست مدعو تھے، کچھ قریبی رشتے دار اور چند ایک پڑوسی۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

احسن جب پہنچا تو وہ صحن میں کھڑا اس لڑکے کو ہدایات دے رہا تھا۔اسے دیکھا تو جیسے حیران سارہ گیا۔وہ بلیک پینٹ اور سفید شرٹ میں،روز کے یونیفارم والے حلیئے سے یکسر مختلف بہت اچھا لگ رہا تھا۔کچھ ثانیئے تو وہ اس پہ سے نظریں نہیں ہٹا سکا تھا۔پھر خود کو سنبھالا تو چہرے پہ خفگی سجالی اور گھڑی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"آپ لیٹ ہیں صاحب بہادر!!!!"

"اقبال ہمیشہ لیٹ ہی آتا ہے"

اس نے گردن اکڑا کر کہا تھا۔

"اقبال؟؟؟؟سیریئسلی؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہنس پڑے تھے۔

"ہیپی برتھ ڈے یار"

وہ اسکے گلے سے لگا تھا۔

"تو پہلے یہ بتا یہ پرفیوم واقعی اتنی اچھی خوشبو کا ہے یا آج تو نے کچھ اور کیا ہے؟؟؟؟ کوئی جادو؟؟؟؟"

وہ جھینپ گیا تھا

"اوور ہو گیا ناں؟؟؟؟"

سعد نے اثبات میں سر ہلایا

"ایسا ویسا اوور۔۔۔۔بہت اوور۔۔۔۔اچھا یہ بتا راستے میں کتنے ٹپکا کر آیا ہے ؟؟؟؟؟"

"بکواس نا کر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے لئیے اندر کی طرف بڑھا تھا

"دیکھ لے، خالی ہاتھ نہیں آیا۔۔۔۔"

اس نے ریپنگ میں لپٹا وہ تحفہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

کلب میں معمول کی گہما گہمی تھی۔

ناچتے گاتے، ہنستے مسکراتے لوگ۔۔۔زندگی کی پریشانیوں کو کچھ لمحے کے لئیے ایک طرف رکھ کر بس جینے کے لئیے آئے ہوئے۔۔۔۔

سٹیج پہ ڈانسرز موجود تھے۔کچھ لڑکے، کچھ لڑکیاں۔۔۔

اپنے وجود کے میں جلتے بھانبڑ چھپائے، چہروں پہ مسکراہٹ سجائے وہ تھرکتے بدن۔۔۔۔

وہاں موجود ہر انسان کے پاس انکو دیکھنے کے لئیے ظاہری آنکھیں تو تھیں، لیکن من کی وہ آنکھ نہیں تھی جس سے وہ اس "وجہ" کو دیکھ سکیں جس کی خاطر وہ اپنے لباس کے ساتھ ساتھ عزت بھی قربان کر چکے تھے۔بظاہر ہنستے گاتے ناچتے ان چہروں سے پرے کیا کیا درد چھپے تھے، یہ کوئی نہیں جانتا تھا، یہ کوئی بھی جاننا نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو نے مجھے گفٹ میں فون دیا اور وہ بھی اتنا مہنگا۔۔۔۔کیوں یار"

اگلے دن خفا خفا سا سعد اسکے پاس آیا تھا

"کیوں مطلب؟؟؟؟؟؟کیوں دیتے ہیں ہم دوستوں کو تحفہ؟؟؟؟"

وہ گڑبڑا گیا

"میرا مطلب یار اتنا مہنگا سیل فون، خود تو تیرے پاس وہی پرانا تھکڑ سا فون ہے"

"تو؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"تو یہ کہ تجھے نیا فون چاہئیے تھا۔یہ تجھے رکھنا چاہئیے احسن"

"تو اور میں الگ الگ ہیں؟؟؟؟؟؟تو اور میں ملائیں تو ہم نہیں بنتا؟؟؟؟؟"

وہ اسے ایک بار پھر لاجواب کر گیا تھا۔

"تو نے اپنی ساری سیو نگز مجھ پہ لگا دی ہیں، ہے ناں؟؟؟؟؟؟"

"ہاں تو پھر؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے سینے پہ ہاتھ لپیٹے

"یہ ساری دنیا میری ہوتی تو میں یہ بھی تجھے دے دیتا سعد۔ تو میرے لئیے ہر شے سے زیادہ اہم ہے۔ تو ہر شے سے پہلے آتا ہے"

وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا

"بس اب یہ مہنگے مہنگے کی تکرار نا سنوں میں دوبارہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ساتھ ساتھ کلاس کی طرف جا رہے تھے۔

"اچھا یہ بات ہے، چل پھر اگلی بار مجھے کچھ بہت بڑا سا چاہئیے۔۔۔۔"

"مثلاً؟؟؟؟تارے توڑ لاؤں؟؟؟؟؟"

احسن نے اسے طنزیہ دیکھا۔اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"نہیں۔۔۔چند اماموں"

ننھا بچہ کھیلتے کھیلتے رونے لگا تھا۔

فرش پہ ڈھیر،درد سے دوہری ہوتی امبرین نے اٹھنے کی کوشش کی تو درد کی ایک لہر سارے وجود میں دوڑ گئی۔قسکے حلق سے چیخیں نکل گئی تھیں۔پیٹ میں سوئیاں سی چبھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اندر بچہ حلق پھاڑ پھاڑ کر رو رہا تھا۔

وہ فرش پہ گھسٹتی ہوئی چارپائی تک آئی تھی۔

"بب۔۔۔۔بس۔۔۔۔میرا۔۔۔۔میرا بیٹا بس۔۔۔بب۔۔۔۔"

اسے تھپتھپاتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اپنی کم مائیگی کا احساس اسے توڑے ڈال رہا تھا۔جسمانی تکالیف اپنی جگہ،اب روح کے گھاؤ بھی رِسنے لگے تھے۔

"کیوں بنایا تو نے مجھے؟؟؟؟؟جب میں اتنی فضول شے تھی تو کیوں؟؟؟؟؟کیا پڑی تھی مجھے اس دنیا میں بھیجنے کی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟میں نا بھی ہوتی تو قیامت آ جاتی کیا؟؟؟؟"

وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی

"موت ہی دیدے پھر۔۔۔۔اس جہنم سے تو آزادی ملے۔۔۔۔موت ہی دیدے۔۔۔۔۔دو پل کو سکون تو ملے۔۔۔۔۔"

"میں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ اکیلے گزارا ہے سعد۔اکیلے اور تنہا۔اتنا تنہا کہ میں اپنے سائے سے بھی دور بھاگتا تھا۔اتنا اکیلا،ایسا سناٹا کہ مجھے اپنے دل کی دھڑکن تک سنائی دیتی تھی۔ہر وقت۔۔۔یوں جیسے کوئی ہتھوڑی سے کسی پتھر پہ ضرب لگا رہا ہو۔۔۔۔"

اس رات بھی وہ شہر سے زرا دور،اس نہر کے کنارے بیٹھے تھے۔سیاہ آسمان پہ کوئی ستارہ نہیں تھا۔بس ایک چاند تھا جسکی نور ایسی چاندنی دھیمے دھیمے پگھل رہی تھی۔

"میرے اندر ایک ہجوم تھا،ایک سیلاب تھا۔میرے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا، کرنے کو ہزاروں باتیں تھیں لیکن کوئی پاس نہیں تھا۔کوئی ساتھ نہیں تھا جس سے وہ سب باتیں کرتا۔خود سے انسان کب تک دکھڑے روئے یار؟؟؟کب تک خود کو خود ہی ہنسائے اور خود کو کہے اب میرے ساتھ آنسو بہاؤ؟؟؟؟"

نہر کے خاموشی سے بہتے شفاف پانی کے ساتھ ساتھ کامل چاند کا عکس بھی تیر رہا تھا۔

"مجھے ایک بہت لمبے سفر کے بعد تم ایک منزل کی صورت میں ملے ہو۔۔۔مجھے اب کوئی میسر ہے جو میری سنتا ہے، مجھے سمجھتا ہے۔ کوئی ایسا جو مجھے ہنساتا ہے اور میرے ساتھ روتا ہے، میں اب تمہیں کھونا نہیں چاہتا سعد"

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔ سعد نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا

"کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔۔اب کی بار میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔اب کی بار میں نہیں روؤں گا۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ جگنو جانے کہاں سے اڑتا ہوا ادھر آنکلا تھا۔اسکی ننھی سی روشنی یہاں وہاں سکون بکھیرتی پھر رہی تھی۔وہاں جیسے کسی سنیاسی نے کوئی منتر پھونک دیا تھا۔ہر شے جیسے تھم سی گئی تھی۔

بہتا پانی۔۔۔۔خاموش رات۔۔۔۔سنسان رستہ۔۔۔۔پگھلتا چاند۔۔۔۔

جگنو۔۔۔۔۔اور وہ۔۔۔۔اور وہ۔۔۔۔۔۔۔

"گھر چلیں؟؟؟؟"

سعد اسکے پر حدت ہاتھوں کو ہاتھوں میں لیئے سہلا رہا تھا۔

"ہاں!!!!چلتے ہیں"

www.novelsclubb.com

دونوں میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تھا۔بہت سارے پل خاموشی سے گزر گئے تھے۔

"گھر چلیں؟؟؟؟؟؟"

"کیوں؟؟؟؟"

اسکے لمس اسے بہت اچھے لگ رہے تھے۔اسکا ساتھ،اسکا وہاں ہونا اسکے کل جہان تھا

"گھر چلیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اب کے اس نے احسن کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا۔اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلا دیا

"مجھے یہیں رہنا ہے۔۔۔۔تیرے ساتھ۔۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔۔۔"

سعد کو اسکے دل کی دھڑکن اپنے سینے میں دھک دھک کرتی محسوس ہونے لگی تھی۔پسینے کے ننھے ننھے قطرے اسکے ماتھے پہ نمودار ہو چکے تھے۔وہ بس ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔احسن نے ان نظروں کا تعاقب کرنے کا سوچا تھا۔وہ انہیں پاس سے دیکھنا چاہتا تھا۔اتنے پاس سے کہ وہ آنکھیں موند لیتا،تب بھی وہ

www.novelsclubb.com

دکھائی دیتی رہتیں۔۔۔اسی تلاش میں وہ نکل پڑا تھا۔اسی مسافت میں اسکے لبوں کو وہ رخسار ملے تھے۔اس نے ہولے سے انہیں چھوا تھا۔زرا پاس دو لب تھے۔ کپکپاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ان پہ اپنے لبوں کے نشان چھوڑ آیا تھا۔

چاند خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا۔نہر میں پانی پر سکون تھا۔وہ رات تو بڑی شانت سی تھی۔

وہ ایکسٹرا کام کرنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے ویٹر کا کام بھی سونپ دیا گیا تھا۔یہاں وہاں تھال میں ڈرنکس سجائے گھومنا، ایک پکار پہ مطلوبہ انسان کو اسکی من پسند مشروب پیش کرنا اور بس تعمیل کرتے جانا۔۔۔

یہ مشکل نہیں تھا۔

کم از کم اس سٹیج پہ ناچنے جیسا مشکل نہیں تھا۔

تب تک جب تک اس رات اسے وہ لڑکے نہیں مل گ ئے تھے۔وہ اسکے کلاس فیلوز تھے۔اسے دیکھا تو وہ لمبا تڑنگا لڑکا ٹھٹھک گیا، پھر چہرے پہ ایک تمسخرانہ مسکان تیر گئی۔اشارے سے اسے پاس بلایا

"واہ بھئی ہیجڑے۔۔۔ سکول میں تو بڑا ایٹی ٹیوڈ دکھاتا ہے،ادھر کتے کی طرح دم ہلاتا پھر رہا ہے"

وہ سر جھکا گیا تھا

www.novelsclubb.com

"چہ چہ چہ۔۔۔۔۔۔افسوس۔۔۔۔"

وہ ہنسنے لگا تھا

"ویسے تو اس سٹیج پہ زیادہ اچھا نہیں لگے گا؟؟؟؟ تیرے جیسوں کی جگہ تو وہیں ہے ناں؟؟؟؟ ٹرائی تو کر، یہ ڈانس وغیرہ تو تیرے خون میں ہو گا ناں"

اس کی بات پہ باقیوں نے قہقہہ لگایا تھا۔ ہتک کے احساس سے اسکا چہرہ لال پڑ چکا تھا۔ اس لڑکے نے وہ نوٹ اسکی جیب میں پھنسایا

"یہ ٹِپ رکھ لو ویٹر۔۔۔۔ عیش کرو"

اگلے دن کالج میں وہ اس سے نظریں چراتا پھرتا رہا تھا۔ اسے دور سے دیکھا تو ان دیکھا کر کے جلدی سے کلاس میں چلا گیا۔ بریک میں اسکی پکار ان سنی کر کے لائبریری میں چلا گیا۔ کل رات جو ہو چکا تھا، اسکے بعد وہ خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

"مسئلہ کیا ہے تیرے ساتھ؟؟؟"

چھٹی کے وقت جب سب کلاس سے نکل گئے تو سعد نے اسے جالیا تھا۔

"کچھ نہیں۔مجھے گھر جانا ہے"

اس نے سائیڈ سے نکلنا چاہا لیکن سعد نے راستہ روک لیا

"مجھ سے دور کیوں بھاگ رہا ہے؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہا تھا

"احسن؟؟؟؟؟؟؟"

وہ لب کاٹتا فرش کو جوتے سے رگڑ رہا تھا

"احسن؟؟؟؟؟؟ یار پلیز ایسے مت کر"

www.novelsclubb.com

اس نے چہرہ اٹھایا تو آنکھوں میں پشیمانی تھی

"میں کل رات کے لئیے شرمندہ ہوں تجھ سے۔۔۔۔"

"کیا ہوا کل رات؟؟؟؟؟"

وہ کچھ لمحوں کے لئیے اسے دیکھ کر رہ گیا

"تجھے پتہ ہے کیا ہوا تھا"

سعد نے سینے پہ بازو لپیٹے تھے

"وہ سب، میں پتہ نہیں کس خیال میں تھا جو۔۔۔۔۔"

"میں تیرا دوست نہیں ہوں؟؟؟؟"

سعد نے اسکی بات کاٹی تھی۔

"ہے"

"میں تجھے اچھا نہیں لگتا؟؟؟؟؟؟"

"لگتا ہے"

www.novelsclubb.com

"تو میرا ساتھ نہیں چاہتا؟؟؟؟"

"چاہتا ہوں"

اسکی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھیں۔سعد نے رسان سے اسکا رخسار تھاما تھا

"یہ جرم نہیں ہے احسن!اپنی مرضی کی زندگی چاہنا کوئی جرم نہیں ہے۔کسی کے ساتھ کی خواہش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔جو مجھے تجھ سے ہے،وہ محبت ہے،جو کل رات ہوا،وہ سرشت ہے۔اس میں کس بات پہ شرمندہ ہوں ہم؟؟؟؟اور کیوں؟؟؟؟؟مجھے بنایا ایسا گیا تو میرا کیا قصور ہے؟؟؟؟؟تو نے مجھے چاہا ہے تو تیری کیا غلطی ہے؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

وہی ہوا تھا جس بات کا ڈر تھا۔

اگلے دن ان لڑکوں نے ساری کلاس میں اسکی ویٹر اور کلب والی بات پھیلا دی تھی۔اس دن وہ کلاس میں آیا تو وہ ٹولہ اسکے انتظار میں تھا

"میں نے سنا تو ڈانسر بن گیا ہے؟؟؟؟؟"

"غلط سنا ہے"

دوسرے نے لقمہ دیا

"یہ تو گندے برتن دھوتا ہے وہاں۔۔۔۔۔"

سب ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنسے تھے۔وہ خاموشی سے اپنی جگہ پہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"میں اور تم لوگ۔۔۔۔۔ہم برابر نہیں ہیں۔۔۔پتہ ہے کیوں؟؟؟؟؟مجھے کسی کا مذاق اڑانا نہیں آتا۔۔۔۔۔مجھے اپنا رزق کمانا آتا ہے۔۔۔۔۔مجھے برتن دھونے آتے ہیں۔۔۔۔مجھے گالیاں سہنا آتا ہے۔۔۔۔۔میں اور تم۔۔۔تم سب۔۔۔۔ہم برابر نہیں ہیں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔

سب پہلے کی طرح۔۔۔سب کچھ پہلے سے زیادہ۔۔۔۔

دوستی۔۔۔۔لگاؤ۔۔۔۔۔عادت۔۔۔۔۔اور وہ کہتے تھے محبت۔۔۔۔۔

پہلے جیسے ساتھ رہنا۔۔۔۔ہنسی مذاق۔۔۔۔باتیں۔۔۔۔کھانا پینا۔۔۔۔

گھومنا۔۔۔۔ہنسی۔۔۔۔قہقہے۔۔۔۔۔

لیکن کچھ فرق تو پڑا تھا۔

اب کچھ سرگوشیاں بھی ہوتی تھیں۔۔۔۔کچھ بے باک حرکتیں۔۔۔۔۔کسی سمے تنہائی میں نزدیکی۔۔۔۔۔۔کچھ پُر حدت لمحے۔۔۔۔۔۔

وہ سب نیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دو سال گزر گ ئے تھے۔احسن کی ایف ایس سی مکمل ہو گئی تو اس نے آگے پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا تھا۔وہ لاہور چلا گیا۔سعد ایف اے کے بعد فی الوقت وہیں تھا۔

دوسری طرف عادل تھا۔وہ میٹرک بہت اچھے نمبروں سے پاس کر کے کالج تک پہنچ گیا تھا۔

وہ کمرے میں علی شیر کو لئیے سو رہی تھی جب بیرونی دروازہ زور زور سے کھٹکایا گیا تھا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

دستک مسلسل ہو رہی تھی۔

وہ آہستہ سے اٹھی اور باہر آئی۔

نشے میں دھت عرفان،ٹوٹے پھوٹے قدم اٹھاتا اندر آیا تھا

"کتیا۔۔۔کہاں مر جاتی ہے۔۔۔کب سے دروازہ۔۔۔۔۔بے غیرت کونا عاشق آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ذلیل۔۔۔۔"

وہ جب جب جوا ہار کر آتا تھا،اسے یونہی بلاوجہ گالیاں بکتا تھا۔

وہ دروازہ بند کر کے اندر کمرے میں چلی آئی تھی۔وہ پیچھے ہی اندر آیا تھا۔اسکی لال باٹی جیسی آنکھوں سے اسے ڈر لگ رہا تھا۔اسکے منہ سے گندی باس کے بھبھوکے اٹھ رہے تھے۔

"کتیا۔۔۔۔چل۔۔۔۔اٹھ۔۔۔۔"

"کیو ہوا؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اسے چارپائی سے کھینچا تھا۔

"میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔"

وہ جہاں کی تہاں رہ گئی تھی۔سانس گلے میں کہیں اٹک سی گئی تھی۔وہ اسے بازو سے کھینچ رہا تھا

"طلاق۔۔۔۔طلاق۔۔۔۔چل اٹھ۔۔۔چل۔۔۔۔نکل۔۔۔۔"

ایسی بے وقعتی؟؟؟؟

ایسی بے حرمتی؟؟؟؟؟؟؟؟

آسمان والے اس لمحے اسے نفرت سے تو دیکھ ہی رہے ہوں گے،اسے بد دعائیں تو دے ہی رہے ہوں گے جو اس کمزور عورت کے منہ پہ دنیا کی سب سے ناپسندیدہ شے مار کر،اسے روند دینا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چل۔۔۔۔کتیا۔۔۔۔اٹھ۔۔۔۔نکل میرے گھر سے۔۔۔۔چل۔۔۔۔دفعان ہو جا۔۔۔۔۔"

وہ بس کسی مصرف شے کی طرح پھر سے دھتکار دی گئی تھی۔

"وہ۔۔۔۔وہ آنیوالا ہے تجھے لینے۔۔۔۔وہ فیض۔۔۔۔۔ہاں وہ۔۔۔۔۔"

اس نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا تھا

"بڑی منحوس نکل تو۔۔۔۔۔ سچی۔۔۔۔ تجھ پہ داؤ کھیلا اور۔۔۔۔۔ہار گیا۔۔۔۔۔

اس نے جیت لیا تجھے۔۔۔۔۔چل۔۔۔۔اسکے ساتھ چلی جا۔۔۔۔۔وہ حرام زادہ

جیت گیا تجھے مجھ سے۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔"

وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔

نواں باب: پناہ

www.novelsclubb.com

وہ رات بڑی بھیانک تھی۔

کسی خون آشام بلا جیسی۔۔۔۔۔ جس کے سیاہ پنکھوں میں بس گاڑھا کسیلا اندھیرا قید تھا۔ سیاہ آسمان کا تھال زمین پہ اوندھا تھا۔ اس پہ نا تو کوئی ستارہ ٹمٹماتا تھا اور نا ہی کوئی چاند۔۔۔۔

صحن میں زخموں سے چُور، درد سے بے حال امبرین سر جھکائے بیٹھی تھی۔ وہ تو اپنی کہہ کر، کمرے میں جا چکا تھا۔ اپنے تئیں اسکا قصہ ختم کر دیا تھا۔

تبھی بیرونی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔

وہ دہل سی گئی۔ یقیناً وہ فیض تھا۔ عرفان کا وہ دوست جو اسے جوئے میں جیت چکا تھا۔ وہ یقیناً اسکے لئیے ہی آیا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھی اور صحن کے ایک کونے میں بنے باورچی خانے میں بھاگ گئی۔ دروازہ مضبوطی سے بند کیا اور وہیں دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی۔ دروازے پہ دستک مسلسل ہو رہی تھی۔

"حرافہ عورت۔۔۔۔کہاں مر گئی ہے۔۔۔۔امبرین۔۔۔۔کتیا دروازہ کھول۔۔۔۔اے؟؟؟؟؟؟"

وہ بکتا جھکتا خود ہی باہر نکلا تھا۔

"امبرین؟؟؟؟؟کہاں ہے تو؟؟؟؟؟؟اے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے آوازیں دیتا دروازے کی طرف چلا گیا تھا۔امبرین نے منہ کس کے بند کیا تھا۔

"کدھر ہے میری امانت؟؟؟؟دیکھ اب مکرنا مت۔۔۔۔۔"

"نہیں مکر رہا کتے۔۔۔۔دیدی ہے میں نے اسے طلاق۔۔۔۔لے جا۔۔۔۔دفعان ہو منحوس۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہے کدھر؟؟؟؟؟"

"ابھی تو یہیں تھی، پتہ نہیں کہاں مر گئی ہے۔۔۔۔اے امبرین۔۔۔۔۔"

وہ اسے ڈھونڈتا ڈھانڈتا باورچی خانے کے دروازے پہ آرکا تھا۔

"دروازہ کھول۔۔۔۔چل باہر آجا۔۔۔۔وہ آگیا ہے۔۔۔۔اے۔۔۔۔باہر آ۔۔۔۔"

وہ دروازہ کھٹکانے لگا تھا۔

"دیکھ میرا ماتھا نا خراب کر۔۔۔میں تیرے ساتھ وہ حشر کروں گا کہ قیامت تک یاد رکھے گی۔۔۔چل دروازہ کھول۔۔۔۔کتیا۔۔۔۔۔کھول۔۔۔۔"

اب وہ دونوں دروازے پہ زور آزمائی کرنے لگے تھے۔وہ دروازے کی اوٹ میں، دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، منہ سختی سے بند کیئے بے آواز رو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"اللہ۔۔۔۔تو کیا چاہتا ہے۔۔۔۔کیا مرضی ہے تیری۔۔۔۔ساری حیاتی مجھے بس یہی سہنا ہے۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔اب تو مدد بھیج دے۔۔۔۔میرے لئیے بھی کوئی معجزہ ہو۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔"

دروازہ ایک دھاڑ سے کھل گیا تھا۔

سب سے پہلے فیض ہی اندر آیا تھا

"لے۔۔۔۔یہ تو میری جان یہاں ہے۔۔۔۔۔چل آجا"

صرف اسکی آنکھوں سے نہیں، اسکے لہجے سے بھی گھِن آرہی تھی۔اسے پچکارتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھایا تھا

"چل ناں۔۔۔۔میں تجھے بڑا خوش رکھوں گا۔۔۔۔اس عرفان بے غیرت نے تو تیری قدر نہیں کی۔۔۔میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔چل اٹھ ناں۔۔۔۔چل۔۔۔۔"

اس نے اسے کھینچا تھا۔امبرین نے سہارے کے لئیے شیلف کا کونا مضبوطی سے پکڑ لیا تھا

www.novelsclubb.com

"دیکھ پیار سے کہہ رہا ہوں مان جا۔۔۔۔تیرا ہی بھلا ہے۔۔۔۔چل اٹھ"

اس نے ایک اور بار جھٹکا دیا۔اسکا ہاتھ پھسل گیا تھا۔سہارا چھوٹ گیا اور وہ فرش پہ گھسٹتی ہوئی دور تک گئی تھی۔وہ کمینے انداز سے ہنسا اور اسے ویسے ہی گھسیٹتا ہوا باہر تک لے آیا۔

"جا لے جا اسے۔۔۔۔بانجھ عورت۔۔۔۔۔بے فیض۔۔۔۔آخ تھو۔۔۔۔۔"

وہ انتہا تھی۔

کسی کی اس سے زیادہ تذلیل کیا ہو گی؟؟؟؟؟

وہ انتہا تھی۔

کوئی اس سے زیادہ کیا سہے گا؟؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

اس ایک لمحے میں اس نے جانا کہ وہ اشرف المخلوقات ہے۔اسے زمین پہ یونہی جانور بننے کے لئیے نہیں بھیجا گیا۔اسے دو ہاتھ پاؤں کسی مقصد کے لئیے دیئے گئے ہیں۔

امبرین نے اندھیرے میں دیکھا۔اس سے کچھ فاصلے پہ،فرش پر وہ سٹیل کا گلاس پڑا تھا۔اس نے ایک لمحہ لگایا اور فیصلہ کر لیا۔

آر یا پار۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی ساری طاقت جمع کی اور ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتا،وہ گلاس اٹھا کر کھڑی ہو چکی تھی۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔۔چھ۔۔۔۔دس۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اس آدمی کے سر پہ گلاس برساتی چلی گئی تھی۔وہ نشے میں انٹا غفیل آدمی کم از کم اس وقت کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

امبرین کے دونوں ہاتھ خون سے بھر چکے تھے۔خون کے چھینٹے اڑا اڑ کر اسکے چہرے پہ پڑ رہے تھے۔وہ بس جنونیوں کی طرح اسکے سینے پہ سوار،اسکے سر اور چہرے پہ وہ سٹیل کا گلاس مارتی جا رہی تھی۔

لاہور جیسے بڑے شہر میں بھی وہ اکیلا ہی تھا۔

شور تھا۔۔۔لوگوں کا ہجوم تھا۔۔۔روشنیاں۔۔۔رنگ۔۔۔۔محفلیں۔۔۔۔

کھانا پینا۔۔۔۔زندگی۔۔۔۔ہلا گلا۔۔۔۔

ہر شے تھی۔

بس وہ نہیں تھا جو اسے درکار تھا۔

وہ اسکے لئیے بس ایک دوست نہیں رہا تھا۔وہ اسکی زندگی کے لئیے ضروری ہو چکا تھا۔اب جب وہ میسر نہیں تھا تو احسن کو ایسا لگتا گویا وہ دنیا کا سب سے مفلس انسان ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے چھو نہیں سکتا تھا۔۔۔اسکے لمس محسوس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔جب چاہتا اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

وہ بس اسے یاد کر کر کے رو سکتا تھا۔۔۔یا پھر رو رو کے اسے یاد کر سکتا تھا۔۔۔

وہ پہلے والا احسن بن چکا تھا۔

اپنے خول میں بند۔۔۔اکیلا۔۔۔ڈرا ہوا سا۔۔۔خاموش۔۔۔

یاسیت کا مارا اور اداس سا۔۔۔تنہا۔۔۔

"یہ کیا۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔کیا کر دیا تو نے کمینی؟؟؟؟؟؟؟؟"

اب اس نے دیکھا کہ اس نے کیا کر دیا تھا۔فیض کا بے جان لاشہ وہیں پڑا تھا۔دور تک خون ہی خون تھا۔اس نے بے یقینی سے اپنے کانپتے،خون سے سَنے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تت۔۔۔۔تو نے اسے مار۔۔۔۔تو نے اسے مار دیا۔۔۔۔کمینی۔۔۔تو نے اسے۔۔۔۔"

وہ چلایا اور اسکی طرف لپکا تھا۔وہ تیزی سے باورچی خانے کی طرف بھاگی تھی۔وہ پیچھے ہی آیا تھا۔آگے بڑھ کر اسکی گردن دبوچی اور اسے شیلف سے لگا دیا

"تونے اسے مار دیا۔۔۔۔حرافہ عورت۔۔۔۔۔تونے۔۔۔۔"

وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی۔عرفان کے ہاتھ اسکی گردن کے گرد اپنی گرفت مضبوط کرتے جا رہے تھے۔اسکی آنکھیں باہر ابلنے کو تیار تھی۔وہ اسکی گرفت میں بنا پانی کے مچھلی جیسی تڑپ رہی تھی

"جب سے تو میری زندگی میں آئی ہے، کوئی سکھ نہیں ملا۔۔۔۔تو ہے ہی منحوس۔۔۔تجھے مر ہی جانا چاہیئے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ مرنے ہی والی تھی۔

سانس بس بند ہونے کو تھی۔وہ پوری جان لگا کر اسکا گلا گھونٹ چکا تھا۔

تبھی اس نے آخری مزاحمت کا سوچا۔ہاتھ مار کر اس نے شیلف سے وہ چھری اٹھالی تھی۔

عرفان کی چیخ فلک شگاف تھی۔

اسکی کمر سے خون کا فوارہ پھوٹ نکلا تھا۔امبرین کی گردن پہ اسکی گرفت ڈھیلی ہوتی چلی گئی تھی۔اس نے دوسرا اوار اسکے دل پہ کیا تھا۔

وہ سیاہ دل۔۔۔۔۔۔

وہ بس ایک لو تھڑا تھا۔۔۔۔۔

ہر احساس،ہر جذبے سے عاری۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت دیر کھڑی اسے فرش پہ تڑپتے دیکھتی رہی تھی۔

"کیسا ہے لاہور اور لاہور والے؟؟؟؟؟؟"

"مجھے کیا پتہ!!!!!"

اسکا دل تو اسکی آواز سن کی ہی بھر آیا تھا۔کہنے کو فون پہ رابطہ تھا لیکن فون کا رابطہ بھی کچھ ہوتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔

"اور تو کیسا ہے؟؟؟؟؟"

"جیسا تو ہو گا۔۔۔۔۔تو کیسا ہے؟؟؟؟؟"

اس نے لمبی سانس بھری تھی

"میرا دل چاہتا ہے اڑ کے تجھ تک پہنچ جاؤں سعد۔۔۔۔میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، تجھے محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔میں مر جاؤں گا یار۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تو نے پھر موت کی بات کی؟؟؟؟؟؟؟"

وہ خفگی سے بولا تھا

"تیری دوری میرے لئیے موت ہی ہے سعد"

"یار پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا تھا۔

"کوئی اور بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

"تیری بات کیوں نا کریں؟؟؟؟"

"چل پھر تیری بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

"میری بات یہ ہے کہ مجھے پناہ چاہئیے۔۔۔۔ تیری یادوں کے بھوت مجھے ہر وقت شکلیں بدل بدل کے ڈراتے ہیں۔۔۔ تیرے خواب میرے سونے نہیں دیتے۔۔۔۔اب مجھے نیند چاہئیے۔۔۔۔مجھے تو حقیقت میں چاہئیے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں وہیں تو ہوں، تیرے پاس۔۔۔۔دیکھ زرا۔۔۔۔۔"

سپیکر سے آتی اسکی آواز خمار میں ڈوبی تھی۔احسن نے آنکھیں موندلی تھیں۔

وہ تو وہاں کہیں بھی نہیں تھا۔

اسکے لمس اب ختم ہونے لگے تھے۔۔۔۔

آسمان پہ اب سرمئی بادل جمع ہونے لگے تھے۔دور کہیں بجلی کی لشک تھی۔موسم کے تیور ہولے ہولے بگڑ رہے تھے۔

وہ وہیں باورچی خانے میں، فرش پہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔خود کو ان گنت بار چٹکیاں بھی کاٹ چکی تھی لیکن وہ خواب نہیں ٹوٹ رہا تھا۔۔تو کیا وہ حقیقت تھی ؟؟؟؟؟؟؟

اس نے لمبے لمبے سانس لیئے اور عرفان کی چھت کو گھورتی بے جان آنکھوں کو دیکھا تھا۔موت کا قہر انہیں پتھر کا کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی باہر زور کی بجلی چمکی تھی اور بادل گرجا تھا

اندر کمرے میں علی شیر زور زور سے رونے لگا تھا۔۔۔۔

اب اسکا سکتہ ٹوٹا تھا۔

آسمان کے تھال میں گویا چھید ہو چکے تھے۔زرا زرا سی بوندیں پھسل پھسل کر زمین پہ آ رہی تھیں۔

علی شیر کو کندھے سے لگائے وہ دہلیز پار کر گئی تھی۔اب اسجا وہاں کچھ بھی نہیں رہا تھا۔

بارش کی بوندیں قہر بن کر برس رہی تھیں۔اس نے اپنی ساری زندگی میں کبھی اتنی موسلا دھار بارش نہیں دیکھی تھی۔بوندیں بدن پہ پتھروں کی طرح لگتی تھیں۔

اس نے علی شیر کو اچھی طرح چادر میں لپیٹ کر اپنی آغوش میں چھپا لیا اور تیز تیز چلنے لگی۔

بڑی سڑک سنسان تھی۔

تیز ہوا بارش کو اڑائے پھر رہی تھی۔ بجلی کی چمک آنکھوں کو اندھا کرنے پہ تلی تھی۔

بنا منزل کا تعین کیئے وہ بس سرپٹ بھاگی جا رہی تھی۔ بنا کچھ سوچے، بنا سمجھے بس وہاں سے دور چلے جانا چاہتی تھی۔ بہت دور۔۔۔۔

اور وہ خوف نہیں تھا جو اسے یوں بھگا رہا تھا۔ وہ تو اسکا مقدر تھا جو اسے اس انسان سے ملوانے والا تھا، جو بہت سال پہلے یونہی دوڑا دوڑا پناہ کے لئیے اس شہر میں آیا تھا۔

یونہی بھاگتے بھاگتے اسکو ٹھوکر لگی تھی۔

وہ منہ کے بل زمین پہ گری تھی۔ اسکے حلق سے چیخ نکلی تھی۔ علی شیر کو چوٹ لگی تھی۔ وہ بری طرح سے رونے لگا تھا۔

احتشام سے سعد کی ملاقات اس ریسٹورنٹ میں ہوئی تھی جہاں وہ پراٹ ٹائم جاب کر رہا تھا۔

وہ جاب سراسر اسکی اپنی مرضی سے تھی۔ وہ ہمیشہ سے اپنا ایک ریسٹورنٹ بنانا چاہتا تھا۔ یہ اسکی شروع سے خواہش رہی تھی لیکن اسکے لئیے بہت سارا پیسہ اور تجربہ چاہئیے تھا۔ وہ جاب اسے ان دونوں کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی۔ وہ بی اے کے ساتھ ساتھ اب وہاں کام کرتا تھا۔

احتشام بھی وہیں ایک ویٹر کے طور پہ کام کر رہا تھا۔ اسکا تعلق ایک چھوٹے سے گاؤں سے تھا اور وہاں وہ اپنی قسمت آزمانے آیا تھا۔ وہ اس سے دو سال چھوٹا تھا۔ نکھری سی رنگت، تیکھے سے نقوش۔

www.novelsclubb.com

پہلے تو سرسری بات چیت ہوتی تھی۔ یونہی روزمرہ کی باتیں۔ ہولے ہولے دوستی ہو گئی تو سعد پہ عقدہ کھلا۔ وہ بھی اسکی طرح گے (ہم جنس پرست) تھا۔

وہ احسن کے جانے کے بعد ویسے بھی اکیلا تھا۔احسن کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا لیکن وہ اپنی جگہ ضرور بنا سکتا تھا۔وہ وقت گزاری کے لئیے ایک اچھا ساتھی تھا۔ اسے بھی سعد کے ساتھ جسمانی تعلقات بنائے رکھنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔وہ کئی بار وقت گزار چکے تھے۔ایک دو بار سعد کے گھر پہ، کچھ ملاقاتیں اسکے فلیٹ پہ۔ ایک بار تو وہیں ریسٹورنٹ کے سٹور روم میں بھی۔۔۔۔۔۔

وہ آج کلب سے نکلا تو موسم اپنے تیور بدل چکا تھا۔ تیز آندھی اور موسلا دھار بارش۔

بارش اسے ہمیشہ سے پسند رہی تھی۔اسے اپنا بچپن یاد آجاتا تھا جب وہ ماں کے ساتھ، صحن میں کھیلا کرتا تھا۔وہ دونوں اکٹھے بارش میں نہاتے تھے اور زور زور سے گاتے تھے۔

انہی سوچوں میں ڈوباوہ سیدھا چلا جارہا تھاجب اس نے سامنے ایک عورت کو بھاگتے ہوئے آتے دیکھا۔اسکی گود میں ایک بچہ تھا۔وہ بھاگتے بھاگتے ٹھوکر کھا کے گرپڑی تھی۔

عادل جلدی سے اسکی طرف دوڑا تھا۔

اسکی گود میں موجود بچہ بری طرح سے رورہا تھا

"آپ ٹھیک ہیں؟؟؟؟زیادہ چوٹ تو نہیں لگی؟؟؟؟؟"

وہ اسکا سوال نظرانداز کیئے اپنے بچے کو دیکھ رہی تھی۔اسے چوٹ نہیں آئی تھی، بس وہ ڈر گیا تھا

www.novelsclubb.com

"بی بی اتنی رات کو کدھر جارہی ہیں؟؟؟؟اتنی بارش میں؟؟؟؟؟؟"

وہ بچے کو پچکارتی اٹھنا چاہتی تھی لیکن اٹھ نہیں سکی تھی۔اسکے پاؤں میں وہ کانچ کا ٹکڑا بری طرح سے دھنس چکا تھا۔

زور کی بجلی چمکی اور بادل گرجا تھا۔

عادل نے دیکھا وہ ستائیس اٹھائیس سال کی عورت تھی۔زخموں سے بھرا چہرہ، پھٹے کپڑے۔۔۔۔

"میں آپکی کچھ مدد کردوں؟؟؟؟؟؟"

"میں آپکی کچھ مدد کردوں؟؟؟؟؟"

امبرین تکلف کے مارے رو دینے کو تھی۔اب بس وہ تھک گئی تھی۔اب بس وہ مدد چاہتی تھی۔اس رات میں وہ اتنا کچھ جھیل چکی تھی کہ اب بس اسے سہارا چاہئیے تھا۔اب اسے پناہ چاہئیے تھی۔اپنے سے زیادہ اس ننھے بچے کے لئیے۔۔۔۔۔

"مجھے ایک چھت کا آسرا چاہئیے۔۔۔۔۔میں بہت۔۔۔۔بہت تھک چکی ہوں۔"

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے اس پہ بھروسہ کیوں کیا تھا۔بس اب وہ اٹھنا چاہتی تھی۔

عادل نے اسے سہارا دیا تھا

"مجھے کہیں رات گزارنی ہے۔۔۔۔۔مجھے یہ مدد دے سکتے ہو؟؟؟؟؟"

بارش زوروں پہ تھی

"میں جس علاقے میں رہتا ہوں،اسکا نام لینا بھی شرفاء گالی سمجھتے ہیں۔وہاں کی ایک رات آپکو ساری زندگی کے لئیے رسوا کر دے گی"

وہ استہزاء سے ہنسی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے اب جہنم میں بھی پناہ مل جائے تو وہ بھی منظور ہو گی۔میرے لئیے وہ اس زندگی سے بہتر ہو گی"

بارش کے ساتھ سڑک پہ اسکا خون بہتا جا رہا تھا۔عادل نے احتیاط سے وہ کانچ اسکے پیر سے علیحدہ کیا تھا۔

"آپ چل سکیں گی؟؟؟؟؟منزل کچھ دور ہے۔۔۔۔"

رومیصہ اور فرحان کو ایک عزیز کی شادی میں دوسرے شہر جانا تھا۔وہ ولید کو ساتھ لیکر دوپہر کو نکل گئے تھے۔سعد گھر پہ تھا۔رومیصہ نے تو اسے ساتھ چلنے کو کہا لیکن وہ ٹال گیا

"میں کیا کروں گا جا کے۔۔۔بور ہی ہوں گا۔بس آپ لوگ جائیں"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی زیادہ دور نہیں پہنچے تھے جب شادی والے گھر سے خبر آگئی۔وہاں کوئی ایمرجنسی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے شادی کینسل کر دی گئی تھی۔وہ دونوں میاں بیوی واپس پہنچے تو شام کے سائے لمبے ہو رہے تھے۔

بیرونی دروازے کی چابی فرحان کے پاس ہوتی تھی۔وہ اندر پہنچے تو فل آواز میں میوزک آن تھا۔

"یہ لڑکا بھی ناں۔۔۔۔کیا کہتے ہوں گے پڑوسی۔۔۔۔بندہ والیوم ہی کم کر لے۔۔۔۔۔"

وہ اندر آیا۔سعد کے کمرے کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔

اندر سے وہ عجیب سی آوازیں آرہی تھیں۔وہ اندر اکیلا نہیں تھا۔

اس نے ہولے ہولے نزدیک جا کر دروازے پہ دباؤ ڈالا۔دروازہ پورا کھلتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔

گل بدن نے ایک تیکھی سی نظر اس پہ ڈالی اور منہ بنایا

"ایسی ایسی بد نصیبی کی کہانیاں سن کر اب میرے دل کو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میں اپنی زندگی میں ایسی بہت داستانیں سن چکی ہوں"

"آپ کو لگتا ہے یہ بس ایک کہانی ہے؟؟؟؟"

امبرین نے نظریں اٹھائیں۔ وہ نفی میں سر ہلا گئی

"نہیں، کہانیاں اتنی دردناک نہیں ہوتی ہیں۔ ایسی عبرتناک تو حقیقت ہوتی ہے"

امبرین نے اسے اپنا سارا احوال کہہ سنایا تھا۔ عمران سے شادی۔۔۔ بے اولاد۔۔۔ پھر عرفان۔۔۔ اسکا برتاؤ۔۔۔ بس وہ اس سے قتل چھپا گئی تھی۔ بس صرف اتنا کہ اسکے خاوند نے اسے جوئے میں ہار دیا تو وہ جان بچانے کو بھاگ نکلی۔

ضروری نہیں ہوتا کہ اپنا ہر زخم پیٹ ننگا کر کے دکھایا جائے

"گھر کیوں نہیں گئی؟؟؟؟"

"وہ رکھ لیتے مجھے؟؟؟؟؟؟؟"

"اور میں کیوں رکھوں تجھے؟؟؟؟؟"

"نہیں رکھنا تو تمہاری مرضی۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"اب کیا کرے گی تو؟؟؟؟؟"

امبرین نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا

"اب کیا کروں میں؟؟؟؟؟؟؟؟"

دور کہیں طبلے کی آواز آرہی تھی۔ گل بدن نے اپنی ٹانگ پہ سے کپڑا اونچا کیا تھا۔ ٹخنے سے اوپر ٹانگ سے وہ گھنگرو لپٹے ہوئے تھے۔امبرین نے انہیں دیر تک دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

بھائی بھابھی گھر پہ نہیں تھے۔

اپنے نئے دوست کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا اچھا موقع تھا۔اس نے اسے فون ملایا۔قریباً دس منٹ بعد وہ اسکے سامنے تھا۔

"????You choose, my room or my brother's"

اس نے آنکھ کا کونا دبایا اور شرارت سے پوچھا

".....I'll rather choose you"

سعد ہنسا اور اسکے ساتھ اپنے کمرے میں آیا تھا۔

فضا میں خواہشوں کی ننھے ننھے سے شعلے اڑتے پھر رہے تھے۔سعد نے میوزک کا والیوم بڑھا دیا تھا۔احتشام شرٹ اتار چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ساتھ میں ایسا مدہوش تھا کہ کس لمحے بیرونی دروازہ کھلا اور وہ دونوں اندر آئے،اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

فرحان دروازے میں کھڑا تھا۔ مٹھیاں بھینچے۔۔۔۔ ششدر سا۔۔۔۔۔وہ دو برہنہ وجود فوراً ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے۔

فرحان نے جوتا اتار لیا تھا۔ سعد کی ننگی کمر پہ جا بجا لال لال نشان پھیلتے چلے گ ئے۔

احتشام بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

"کہاں سے یہ غلاظت سیکھ لی تو نے؟؟؟؟ کس نے یہ راہ دکھادی تجھے؟؟؟؟ سعد ؟؟؟؟؟تو اتنا گر چکا ہے؟؟؟؟؟؟"

سعد کی نظروں کے سامنے وہ رات آ گئی تھی۔

وہ کمرہ۔۔۔ قاری۔۔۔۔مار۔۔۔۔وہ قید۔۔۔ سٹیشن۔۔۔۔لاش۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خون۔۔۔۔۔

اس نے اسکا جوتے والا ہاتھ پکڑ لیا تھا

"بس بہت ہو گیا بھائی۔۔۔۔بس۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایک تو یہ فحش حرکت کرتا ہے اوپر سے مجھے آنکھیں دکھا رہا ہے"

"یہ میری زندگی ہے۔یہ سب کچھ وہ ہے جو مجھے چاہئیے۔سنا آپ نے؟؟؟؟اپ کے لئیے یہ غلاظت ہے تو ہاں میں غلیظ ہوں۔۔۔جیسے میرے لئیے آپ غلیظ ہیں"

وہ یکدم حلق کے بل چلایا تھا۔فرحان بے یقینی سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔وہ نفرت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"یہ میری زندگی ہے اور اسے کیسے جینا ہے،یہ فیصلہ میرا ہو گا۔آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔"

"یہ۔۔۔۔یہ گناہ ہے سعد۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فرحان بمشکل بولا تھا

"جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے۔ چغلی کرنا، حرام کھانا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دینا۔۔۔یہ سب بھی گناہ ہیں۔۔۔نماز ناپڑھنا، روزے نا رکھنا، یہ بھی گناہ ہیں۔ ان میں سے کونسا گناہ آپ نے نہیں کیا؟؟؟؟؟"

وہ بولتا چلا گیا

"میرے لئیے یہ جرم نہیں ہے، یہ میری فطرت ہے۔اور اسے میں بدل کیسے سکتا ہوں؟؟؟؟اس کے لئیے میں کسی کے سامنے جواب دہ کیسے ہو سکتا ہوں؟؟؟؟؟"

فرحان کو غصہ آیا تھا

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔یہ میرا گھر ہے اور یہاں یہ سب گندگی نہیں ہو گی۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

سعد اسکے نزدیک آیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

"یہ آپکا گھر نہیں ہے۔یہ میرے باپ کا گھر ہے۔یہ جتنا آپکا ہے،اتنا ہی میرا بھی ہے۔۔۔۔"

وہ دھک سے رہ گیا تھا۔

وہ اسے پہچان نہیں پا رہا تھا۔کیا سچ میں وہ اسکا بھائی تھا؟؟؟؟؟

بکھرے بال۔۔۔۔ہونٹ سے بہتا خون۔۔۔۔چہرے پہ زخم۔۔۔۔برہنہ جسم پہ مار کے نشان۔۔۔۔۔۔

وہ اسکا سعد نہیں تھا۔وہ تو اسے پہچان ہی نہیں پا رہا تھا۔

"لیکن مجھے اس دوزخ میں رہنے کا کوئی شوق بھی نہیں ہے۔۔۔۔جا رہا ہوں آپکی اس پناہ گاہ سے جہاں کے مکینوں کو زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دسواں باب: موہے آئی نا جگ سے لاج

اپنا سامان اٹھا کر وہ لاہور آ گیا تھا۔

اسکے بہت سے دوست تھے وہاں۔ کچھ کو وہ علی کے ذریعے سے جانتا تھا۔ ان کے ذریعے سے ہی اسے رہنے کی جگہ بھی مل گئی تھی اور ایک ریسٹورنٹ میں جاب بھی۔ بی اے تو اسکا تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ کچھ کورسز کر رہا تھا۔ اسکا ورک ایکسپیرنس بھی اچھا تھا، لہذا اسے زیادہ مشکلات درپیش نہیں آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ویک اینڈ پہ وہ بنا بتائے احسن کو ملنے اس کے ہاسٹل چلا گیا تھا۔ اسکا بی ایس آنرز بھی مکمل ہونے کو تھا۔ وہ ہاسٹل کے باہر ہی رکا اور اسے میسج کیا

"ہمہ آہو آنِ صحرا، سر خود نہاد بر کف

باامید آنکہ روزِ، بشکار خواہی آمد"

"یہ لاطینی کب سیکھی تو نے؟؟؟؟؟؟"

اسکا جواب فوری آیا تھا

"فارسی ہے مسٹر پڑھے لکھے جاہل۔۔۔۔۔وہ کہتے ہیں تمام جنگل کے ہرن اپنا سر تیری راہ میں بچھائے کھڑے ہیں، اس امید پہ کہ کبھی تو شکار کو آئے اور انکا شکار کرے۔۔۔۔۔"

"واہ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"سن ناں۔۔۔پھر وہ کہتے ہیں کہیں ایسا نا ہو کہ کوئی دشمن تیرے ہاتھ سے مارا جائے۔۔۔ارے سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی کر۔۔۔۔۔۔"

"ویسے اس افسانے کا مقصد؟؟؟؟؟؟"

سعد ہنسا

"تیرا ہرن تیرے ہاتھوں قربان ہونے کو، تیرے در پہ کھڑا ہے۔۔۔۔۔۔ باہر آ گیٹ پہ ہوں"

بخار میں پھنکتے احسن نے لحاف اتار کے دور پھینکا تھا۔ کیسا جاڑہ، کہاں کی سردی۔۔۔ کیسی طبعیت خراب، کہاں کی بیماری۔۔۔۔ دو دو چار چار سیڑھیاں پھلانگتا وہ باہر آیا تھا۔

وہ باہر، ہوسٹل کے گیٹ کے اس پار کھڑا، اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ احسن کو لگا اسکے قدموں سے جان نکل رہی ہے۔ وہ اسے پورے گیارہ ماہ بعد دیکھ رہا تھا۔ اس نے ساری ہمت جمع کی اور دوڑ کر اسکے گلے سے لگ گیا تھا۔

"تت۔۔۔۔۔۔۔ تو نے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے گلے میں آنسوؤں کا گولہ سا بن چکا تھا۔ پلکیں گیلی ہو چکی تھیں۔

اسکے لمس۔۔۔۔اسکی خوشبو۔۔۔۔اسکا احساس۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ پھر سے زندہ ہو رہا ہے۔۔۔

"تجھے بخار ہے؟؟؟؟؟"

سعد نے پوچھا تھا

"تو کب آیا؟؟؟؟؟"

"میڈیسن لی؟؟؟؟؟؟"

"کب تک رکے گا؟؟؟؟؟؟؟"

"کب سے ہے بخار؟؟؟؟؟"

"مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا آنے کا؟؟؟؟؟؟"

سعد خاموش رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے گھر چھوڑ دیا ہے احسن۔۔۔۔۔"

کہتے ہیں زندگی آپ سے کچھ لیتی ہے تو اسکی قیمت بھی ادا کرتی ہے۔آپ سے کچھ چھینا جاتا ہے تو بدلے میں کچھ اتنا ہی قیمتی دیا بھی جاتا ہے۔مقدر بے انصاف نہیں ہوتا۔وہ ہر انسان کو اسکی استطاعت اور اسکی ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہے۔

وہ جسے ساری کلاس خسرا کہتی تھی،صائمہ ریما اور پتہ نہیں کن کن القاب سے پکارتی تھی،ہیجڑوں کا سردار بنتا تھی،وہ ان سب سے آگے نکل گیا تھا۔

نوٹس بورڈ پہ رزلٹ آویزاں تھا اور اسکا نام سب سے اوپر جگمگا رہا تھا۔اسکا نام دیکھنے کے لئیے گردن کو اونچا اٹھانا پڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خود پہ بھونکنے والے کتوں کو پتھر مارنے کو رکا نہیں تھا، تبھی اپنی منزل پہ پہنچ چکا تھا۔

وہ زرا سا ٹیڑھا میڑھا انسان، جنسی کمی کا شکار، بہت ساری جسمانی کمزوریوں کا مارا ہوا وہ لڑکا، ذہنی طور سے بہت مضبوط تھا۔

اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ بس کچھ زرہ برابر کی خواہشات اور چٹان جیسا حوصلہ تھا۔ وہ زمین تھا، اسے اب فلک ہونا تھا۔ وہ کسی کا دیکھا ہوا خواب تھا، اسے ہر صورت میں تعبیر بننا تھا۔

وہ ابھی اسکی منزل نہیں تھی لیکن وہ پرامید تھا۔

ستارہ بننے کا وہی راستہ تھا، جس پہ وہ تھا۔

---

www.novelsclubb.com

"فرحان بھائی کو میرے جینے کا طریقہ پسند نہیں تھا۔ انہیں میری عادات پہ اعتراض تھا۔ انہیں میری خصلت پہ شک تھا۔ انہیں مجھ سے گھن آتی تھی۔ پھر میں

وہاں کیوں رہتا؟؟؟؟میں نے بھی چار لفظ بھیجے اور چھوڑ آیا سب کچھ۔۔۔سب کو۔۔۔۔"

احسن نے اسے بغور دیکھا تھا

"لیکن سعدیوں اکیلے کیسے کروگے سب کچھ ؟؟؟؟"

"میں نے سب سوچ لیا ہے۔یہ ہوٹلنگ کوکنگ کے کورسز سال ڈیڑھ سال کی مار ہیں۔دو تین بندے ہیں وہ بھی ایسا ہی کچھ کرنا چاہتے ہیں۔میں انکے ساتھ مل کر اپنا کام کروں گا"

اس نے اپنی منصوبہ بندی سے اسے آگاہ کیا تھا

www.novelsclubb.com

"چل ڈگری مل جائے گی۔تجربہ بھی مل جائے گا،اور پیسہ؟؟؟؟ہوٹل یونہی کھڑا ہو جاتا ہے؟؟؟؟"

وہ آگے کو ہوا تھا

"وہ جو میرا باپ جائیدادیں چھوڑ کہ گیا ہے وہ بس فرحان بھائی کی تو نہیں ہیں۔ میں برابر کا حصہ دار ہوں۔ وہ بنے گا ناں پیسے کا سورس"

"اور وہ تجھے اتنی آسانی سے تیرا حصہ دیں گے ؟؟؟؟"

"مانگے گا کون ؟؟؟؟"

وہ فوراً بولا تھا

"چھین لوں گا۔ بھیک نہیں مانگوں گا۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو بغور دیکھ رہی تھی۔ میک اپ کی تہوں تلے وہ پرانی امبرین تو کہیں گم ہو چکی تھی۔ وہ ایک نئی امبرین تھی۔

یہ بڑی بڑی کاجل سے لبالب آنکھیں۔۔۔۔غازہ لگے گال۔۔۔۔آتشیں لب۔۔۔۔زیورات۔۔۔۔گجرے۔۔۔۔وہ خوبصورت پوشاک۔۔۔۔۔

اور وہ گھنگرو۔۔۔۔موٹے موٹے۔۔۔۔۔بڑے بڑے سے۔۔۔۔

"مردار حلال ہوتا ہے جب سامنے موت کھڑی ہو۔تیرا دل مانتا ہے تو تُو یہ کھالے، نہیں مانتا تو منع کردے۔۔۔۔"

وہ منع کرتی تو کہاں جاتی؟؟؟؟

باہر پولیس یقیناً اسکی تلاش میں ہوتی۔۔۔اسکے ماں باپ اسے قطعاً نہیں رکھنے والے تھے۔وہ کہاں جاتی؟؟؟؟وہ مردار نا کھاتی اور مر جانے کا فیصلہ لے لیتی تو اس بچے کا کیا ہوتا؟؟؟؟؟؟؟تو ایک اور قتل اسکے ہاتھوں پہ نا آتا؟؟؟

قس نے آئینے میں سے ہی پیچھے دیکھا تھا۔بیڈ پہ علی شیر بے سدھ سو رہا تھا۔

"میں یہ مردار چن رہی ہوں میرے بچے۔۔۔۔صرف اس لئیے کہ تجھے حرام نا کھانا پڑے۔۔۔۔۔میری خیر ہے، لیکن تجھ پہ کوئی آنچ نا آئے۔۔۔۔۔"

اس نے وہ گھنگرو باندھ لئیے تھے۔

وہ اور سعد اس ویک اینڈ گھومنے پھرنے کے لئیے نکلے تھے۔اس ساڑھے تین سال کے عرصے میں پہلی بار احسن نے جانا کہ وہ شہر کتنا خوبصورت تھا۔وہ کتنا حسین تھا۔شائد وہ سب اس لئیے تھا کہ اب اسے زندگی حسین لگنے لگی تھی۔وہ سب، اسکا وہاں ہونا، وہ سب ہونا اسے اچھا لگ رہا تھا۔یہ سب تو اس نے دعاؤں میں مانگا تھا۔ سعد کا ساتھ تو اس نے ہر پل کے لئیے چاہا تھا اور اب وہ اسے دیدیا گیا تھا۔وہ اسکے ساتھ تھا، اسکے پاس میں، اسکی دسترس میں تھا۔

"محبت اس دنیا کی سب سے خوبصورت شے ہے جگر لیکن سب سے زیادہ لعنت اور پھٹکار اسکے حصے میں ہی آئی ہے۔۔۔۔"

وہ دونوں جوس تھامے، ساتھ ساتھ چل رہے تھے جب سعد نے اس سے کہا تھا

"یہ کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ کہیں بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔کیسے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔وہ کوئی بھی، کہیں بھی ہو سکتا ہے جو ہمیں اچھا لگ سکتا ہے، جسکا ساتھ ہمیں اچھا لگ سکتا ہے۔یہ سب ہو سکتا ہے۔۔۔۔ کبھی بھی، کہیں بھی۔۔۔۔"

وہ بولتا جا رہا تھا

"اب جو مجھے اچھا لگتا ہے، جسے میں اچھا لگتا ہوں، جس سے مجھے محبت ہے، جو میری محبت ہے، اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق ہے مجھے۔وہ اب چاہے کوئی بھی ہو، کہیں بھی ہو۔۔۔۔کیسا بھی ہو، جیسا بھی ہو۔۔۔"

اس نے بولتے بولتے جوس کا گھونٹ بھرا تھا

"بھائی کون ہوتا ہے مجھے روکنے ٹوکنے والا۔۔۔مجھے کہنے والا کہ یہ سب غلط ہے یا صحیح۔۔۔کوئی بھی کون ہوتا ہے مجھے میری محبت سے دستبردار ہونے کو کہنے والا ؟؟؟؟؟"

وہ رک گیا تھا۔احسن کا ہاتھ پکڑا اور اسے بغور دیکھا

"مجھے تو اچھا لگتا ہے، مجھے تجھ سے محبت ہے، مجھے تیری ضرورت ہے۔یہ سب میں تجھ سے کہہ رہا ہوں۔اب جواب دینے کا، سوال کرنے کا حق بس تجھے ہے۔۔۔اور کسی کو بھی نہیں۔۔۔کسی کو بھی نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔"

---

www.novelsclubb.com

گل بدن کے اس ابنارمل بیٹے کی، جس کا نام ارمان تھا، طبعیت بہت خراب تھا۔ عادل کالج سے لوٹا تو وہ عورتیں اسکے گرد جمع تھیں۔

وہ فرش پہ پڑا تڑپ رہا تھا۔ منہ سے جھاگ بہہ رہی تھی اور ہاتھ پاوں مڑ رہے تھے۔ اس نے شائد کوئی زہریلی چیز کھالی تھی۔

"ایمبولنس کو بلوایا ہے۔۔۔اتنی دیر ہو گئی کوئی نہیں آیا۔۔۔۔"

امیر اں بائی نے روتے ہوئے بتایا تھا

"گل بدن کسی کام سے نکلی ہے۔ابھی تک نہیں لوٹی۔اسکا فون بھی نہیں مل رہا"

عادل نے اس لڑکے کو بمشکل اٹھایا تھا۔ بیشک وہ قد کاٹھ اور وزن میں اس سے زیادہ بڑا اور وزنی تھا۔ وہ بمشکل اسے لئیے سیڑھیاں اترا اور رکشہ روکا۔ نزدیک ہسپتال پہنچنے تک وہ درد سے چلانے لگا تھا۔ اسے فوراً ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فوڈ پوائزنگ ہو گئی ہے۔ کچھ زہریلا کھایا ہے۔ ہم سٹومک واش کر رہے ہیں"

وہ وہیں کوریڈور میں پریشانی کے عالم میں ٹہل رہا تھا جب اس نے گل بدن کو آتے دیکھا۔ عادل نے دیکھا وہ بھاگی آرہی تھی۔ ننگے پیر اور زمین پہ گھسٹتا ڈوپٹہ۔

"میرا بیٹا۔۔۔میرا ارمان۔۔۔۔کہاں ہے وہ۔۔۔۔کیسا ہے۔۔۔مجھے اسے دیکھنا ہے۔۔۔۔میرا۔۔۔۔"

وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی

"اپ حوصلہ رکھیں وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے گل بدن۔۔۔۔اپ بیٹھیں تو "

عادل نے اسے بمشکل صوفے پہ بٹھایا اور پانی کا گلاس بھر لایا۔اسکے دونوں ہاتھ کپکپا رہے تھے اور سارا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"یہ پانی پئیں۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔۔خطرے کی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میرا۔۔۔۔میرا قصور ہے۔مجھے اسے یوں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئیے۔۔۔۔میں۔ مجرم ہوں۔۔۔لعنت مجھ پہ۔۔۔۔۔فٹے منہ۔۔۔۔"

اس نے یکدم اپنے منہ پہ کئی تھپڑ مارے تھے۔وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔گل بدن نامی وہ پہیلی اسے ہر گز سمجھ میں نہیں آتی تھی۔

کبھی تو وہ ارمان سے اتنی بے نیاز ہو جاتی کہ کئی کئی دن اسے پتہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ کبھی اسے ہر وقت اپنے گود میں لئیے بیٹھی رہتی تھی۔کسی کسی دن اس معصوم کو جانوروں کی طرح مارنے لگتی،اور پیار اتا تو نہلا دھلا ن ئے کپڑے پہنا کر کہیں گھمانے لے جاتی تھی۔

"وہ۔۔۔وہ میرے زندہ رہنے کی وجہ ہے۔۔۔وہ نا رہا تو میں کیسے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ نہیں۔۔۔۔۔وہ تو میرا ہے۔۔۔ہمیشہ کے لئیے۔۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے بیٹھی بڑبڑا رہی تھی۔

رات کا سمے تھا اور محفل بس شروع ہونے کو تھی۔اس بڑے سے ہال میں وہ تماش بین اپنی اپنی نشستوں پہ، گاو تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے، جام ہاتھوں میں لئیے اسکے انتظار میں تھی۔ طبلہ نواز نے تان اٹھائی تھی۔

امبرین نے اپنا پیر فرش پہ مارا تھا۔

چھن چھن چھن۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیخ اپنے اندر سارے جہان کا کرب لئیے ہوئے تھی۔

تو اب رقص شروع ہوا۔۔۔

تھا۔۔۔ تھا۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اناڑی رقاصہ تھی۔اسکے پیر ابھی الٹے سیدھے پڑتے تھے لیکن اسکا رقص دیکھتا کون تھا؟ سب تو بس اسے دیکھتے تھے۔اسکا جسم دیکھتے تھے۔اسکی چال ڈھال، اسکا چہرہ، اسکا حسن، بس۔۔۔۔۔۔

میں نے کہاناں وہ پہلے والی امبرین نہیں رہی تھی۔

وہ ان مردوں سے خوفزدہ نہیں تھی۔وہ تو ان سب کو حقارت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ ہر لاج شرم بھلا کر انہیں اپنا آپ دکھانے نہیں،انکو انکی غلاظت دکھانے آئی تھی اور دیکھنے آئی تھی کہ کون کس حد تک جا سکتا تھا۔

"تو میری بربادی کی یہ کہانی تم سب کے نام۔۔۔تمہاری جاتی کے اس انسان کے نام جس نے محبت کا وعدہ کیا اور مکر گیا۔۔۔جو اتنا کمزور تھا کہ ایک پھونک سے بکھر گیا۔۔۔امبرین نامی اس لڑکی کے رقاصہ بننے کا قصہ عمران اسلم کے نام۔۔۔۔۔

"

طبلے کی دھن میں تیزی آتی جا رہی تھی۔اسکے پیر لال پڑنے لگے تھے۔اسکی ایڑھیوں میں دُکھن اترنے لگی تھی۔

"اس آدمی کے نام بھی جس نے مجھے کسی بھیڑ بکری کی طرح کسی کو بیچ دیا۔۔۔ جس کے لئیے میں کسی جانور سے بھی بدتر تھی۔۔۔۔ عرفان کے نام۔۔۔۔وہ بھی بھگتے جو میں بھگت رہی ہو۔۔۔۔وہ وہاں بھگتے، میں یہاں۔۔۔۔۔۔"

گھنگرو چلا چلا کر دہائیاں دے رہے تھے پر افسوس کوئی انکی چیخیں سن نہیں پا رہا تھا۔ وہ سب تو کان لپیٹے بس چھن چھن سن رہے تھے۔

اس رات وہ سعد کے ساتھ اسکے فلیٹ پہ ہی آ گیا تھا۔رات کا کھانا دونوں نے ساتھ ہی کھایا تھا۔رات کے کوئی گیارہ ساڑھے گیارہ کا وقت تھا جب وہ ہاسٹل جانے کے لئیے اٹھا تھا۔سعد نے اسکی کلائی پکڑ لی تھی

"آج رات یہیں میرے پاس رک جا"

وہ کیوں نا رکتا؟ وہ خود بھی تو وہیں رک جانا چاہتا تھا۔ وہ اب کہیں بھی اور جانے کے قابل نہیں رہا تھا۔

"تجھے پتہ ہے جب میں تکھ سے جدا ہو کر پہلی بار یہاں آیا تھا تو اس ساری رات میں روتا رہا تھا اور اس رات کے بارے میں سوچتا رہا تھا کہ کاش تو بھی یہیں اجاتا۔۔۔ کاش میں بھی تیرے پاس جا سکتا۔۔۔۔"

وہ مسکرا دیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ کافی کے مگ لئیے بالکونی میں کھڑے تھے۔

سڑک پہ روشنیاں بہہ رہی تھیں۔ یہ بڑے بڑے بل بورڈ، جگمگاتے سائن بورڈ، روشنیوں سے جگمگاتی بلڈنگز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ہر وقت ہر لمحے بس تجھے مانگا ہے۔ ہر گزرتے لمحے میرے دل نے بس تیرے وصل کی چاہ کی ہے سعد۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لے پھر دیکھ لے۔۔۔۔ تیری پکار کیسی سچی تھی۔۔۔۔میں بھیج دیا گیا ناں تیرے پاس؟؟؟؟؟"

اس نے اسکا ہاتھ نرمی سے تھاما اور بلند کر کے اسکے ہاتھ کی پشت کو لبوں سے چھوا تھا

"میں یہاں ہوں، یہیں رہوں گا۔ تیرے پاس۔۔۔۔ہمیشہ"

احسن نے اسکے کندھے پہ سر ٹکا دیا تھا۔اسکے وجود کے گرد سعد کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔وہ چاہتا تھا وہ ٹوٹ جائے۔بکھر جائے۔پگھل جائے۔پھر جب سمٹے تو اسکے وجود میں کچھ ٹکڑے اسکے بھی حلول کر چکے ہوں۔

رات ابھی بہت لمبی ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

شہر کے وسط میں بننے والے اس ن ئے کلب کی اوپننگ تھی۔عادل کو باقی سٹاف کے ساتھ وہیں بھیجا گیا تھا۔اب وہ کل وقتی ویٹر کے فرائض سرانجام دینے لگا تھا۔ہر چیز سرو کرنا، مہمانوں کا دھیان رکھنا۔بعد میں وہ واشر کی مدد کروا دیتا تھا۔

اب بھی وہ ڈرنکس کا تھال لئیے کھڑا تھا جب یونہی اسکی نظر سٹیج تک گئی تھی۔وہ دھک سے رہ گیا تھا۔اسے اپنی بصارت پہ یقین نہیں آیا تھا۔

وہ امبرین تھی۔

وہ اس رات کے بعد آج اسے دوبارہ دیکھ رہا تھا۔اب جو دیکھا تو ششدر رہ گیا۔

وہ اس رات ملنے والی، چادر میں لپٹی امبرین سے یکسر مختلف تھی۔بھڑکیلا سا لال لباس جو گھٹنوں سے زرا نیچے ختم ہو رہا تھا۔برہنہ کندھے اور بازو، سرخ تیز لپ اسٹک اور کٹے ہوئے بال۔۔۔۔وہ باقی ڈانسرز کے ساتھ فلور پہ تھی۔

اسے قطعاً یہ امید نہیں تھی کہ گل بدن اسے کیا سے کیا کر چکی تھی یا شائد وہ خود یہ بن گئی تھی۔ وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی لیکن کوئی رد عمل نہیں دکھایا تھا۔ گویا وہ ہر قسم کے جذبات اور محسوسات فراموش کر چکی ہو۔ وہ جیسے بے حس ہو چکی تھی۔

اب کچھ بھی ہوتا، اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

لیکن عادل کو فرق ضرور پڑا تھا۔

اسے بہت برا لگ رہا تھا۔ اس پہ ٹکی لوگوں کی آنکھیں وہ نوچ دینا چاہتا تھا۔ اسے وہ سب بہت برا لگ رہا تھا۔

"بس ٹھیک ہے۔ تیری پڑھائی پوری ہو جائے تو تُو یہیں میرے پاس آ جانا۔ ہم دونوں ساتھ میں رہیں گے۔ میں ریسٹورنٹ بناؤں گا، تو اپنی جاب کرنا۔"

سعد پرجوش سا کہہ رہا تھا۔

"یہ سب اتنا آسان ہے؟؟؟؟"

"ہاں"

"اور میرے گھر والے؟؟؟امی،ابو؟؟؟تو اپنا گھر چھوڑ سکتا ہے سعد میں نہیں چھوڑ سکوں گا۔میں یہ سب کبھی بھی نہیں کہہ سکوں گا"

"تو کس نے کہا بول؟؟؟کس نے کہا چھوڑ؟؟؟؟مت بتا کچھ بھی، جھوٹ بولتا رہ بے شک۔۔۔۔بس میرے ساتھ رہ"

وہ چپ رہ گیا

"کوئی اور بات بھی ہے ناں؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی چپ رہا تھا

"کیا بات ہے احسن؟؟؟؟؟؟"

اس نے سر اٹھایا اور اسے بغور دیکھا

"ابو میری منگنی کر رہے ہیں۔ کنزہ سے۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"وہ کئی بار کہہ چکے ہیں۔ میں کیسے ٹالوں؟؟؟؟؟"

"تو کیا تو اس سے شادی کر لے گا؟؟؟؟؟؟اور میرا کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا تھا۔

"میں یہ سب نہیں ہونے دوں گا۔ ہر گز بھی نہیں۔ تو منگنی کر یا ناں کر، شادی کر یا نا کر، تو بس یہیں میرے ساتھ رہے گا احسن۔۔۔بس"

خواہش تو اسکی بھی یہی تھی۔ وہ کب اسے گنوانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

پارٹی سے واپسی پہ ابھی وہ سیڑھیاں پار کر کے بڑے صحن میں پہنچی ہی تھی کہ اسے پیچھے سے عادل نے آواز دی تھی۔ وہ چونک کر مڑی۔ وہ اسکی طرف ہی آ رہا تھا

"مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے"

"کہو؟؟؟؟"

عادل نے تھوک نگلا اور اسے بغور دیکھا

"آپ یہ سب چھوڑ دیں۔یہ آپ کو زیب نہیں دیتا۔۔۔۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"یہ سب اپ کے لیئے نہیں ہے۔یہ سب دلدل ہے امبرین۔اس میں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہو گا۔آپ جتنا آگے جائیں گی،واپسی اتنی مشکل ہوتی جائے گی"

اس نے سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہہ رہے ہو"

وہ زرار کی

"لیکن کبھی کسی کو شوق سے،اپنی مرضی سے بھی دلدل میں گھستے دیکھا ہے؟؟؟؟ مجبوری ہوتی ہے۔۔۔۔سب کی اپنی اپنی"

"اپ کو یہ سب نہیں کرنا چاہئیے"

اس نے اپنی بات دہرائی تھی

"اچھا نہیں کروں گی۔تم یہ بتاؤ میں یہ چھوڑ دوں تو کیا کروں؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"وہ بچہ دیکھا ہے ناں،وہ میری سگی اولاد نہیں ہے۔لیکن جب جب وہ بھوک سے روتا ہے تو میرے دل پہ آرے چل جاتے ہیں۔یہ سب چھوڑ دوں تو اسکے لئیے روٹی کہاں سے لاؤں؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے سر اٹھایا

"میں۔۔۔۔میں آپکے کے کہنے سے پہلے مہیا کروں گا"

"بیساکھی بنو گے میری؟؟؟؟؟"

"بعض دفعہ بیساکھی بننا ضروری ہوتا ہے امبرین۔جب خود سے چلنا مشکل ہو رہا ہو تو سہارا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا"

"لیکن مجھے تو کوئی مشکل نہیں ہو رہی ہے۔میں تو سرپٹ دوڑ رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"مجھے کسی نے کہا تھا کہ یہ راستہ کسی منزل تک نہیں لے جاتا"

"میری بھی کوئی منزل نہیں ہے۔میں تو خود چاہتی ہوں کہ بھٹک جاؤں۔۔۔کسی کو نا ملوں۔۔۔خود کو بھی نہیں۔۔۔۔۔میرا نام و نشان نا رہے۔۔۔۔کسی کو میری خبر نا ملے۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کرب سے بولی تھی۔

"تمہارا بہت شکریہ لیکن میں بھیک پہ اپنا بچہ نہیں پال سکتی"

"یہ بھیک نہیں ہے"

"مجھے کسی کا ترس بھی نہیں چاہئیے"

"یہ رحم ہے امبرین۔"

وہ فوراً بولا

"خدا بھی تو ترس کھاتا ہے۔۔۔رحم کرتا ہے۔۔۔اس سے بھی تو ہم اسکی رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔۔۔یا اسے بھی کہہ دیتے ہیں کہ نہیں، اپنے پاس رکھ، ہم سب کر سکتے ہیں؟؟؟؟؟؟؟"

وہ لاجواب رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپکو یہ سب نہیں کرنا چاہئیے۔یہ ایک مشورہ ہے۔آپکو جب میری ضرورت ہو کہہ دیجئیے گا۔یہ بھیک نہیں ہے۔باقی آپکی مرضی۔شب بخیر۔۔۔"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔

زندگی اپنی ڈگر پہ چلتی جارہی تھی۔

احسن کا بی ایس آنرز مکمل ہو چکا تھا۔اس نے ساتھ ہی ایم فل میں داخلہ لے لیا تھا۔ یہ اسکی زندگی کے من چاہے پل تھے۔سعد اسکے ساتھ تھا۔ہر دوسرے دن انکی ملاقات ہوتی تھی۔ کبھی لنچ، کبھی ڈنر ساتھ، کبھی اسکی ورک پلیس، کبھی یونیورسٹی۔۔۔۔۔

سعد کی کئی دوستوں سے بات ہوئی تھی۔وہ اپنا ریسٹورنٹ کھولنے کے لئیے تیار تھا۔ اسکے کچھ کورسز ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف عادل تھا۔

وہ ایم بی اے میں داخلہ لینے والا تھا۔دن بھر پڑھائی اور رات کو کلب کی نوکری۔ زندگی کٹھن تھی لیکن وہ پر سکون تھا۔

احسن نے بے یقینی سے لسٹ پہ نظر ڈالی تھی۔اوپر سے نیچے تک۔۔۔۔اسکا نام کہیں بھی نہیں تھا۔

وہ دھک سے رہ گیا تھا۔

دو۔۔۔تین۔۔۔چار۔۔۔۔دس بار۔۔۔۔

اسکا نام واقعی نہیں تھا۔

بی ایس کے پہلے سمیسٹر زمیں فار بائے فار لینے والا لڑکا،ایم فل کے پہلے ہی سمیسٹر میں دو سبجیکٹس فیل کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے پیروں تلے سے زمین کھسکنے لگی تھی۔

گیارہواں باب: رہبرِ کامل

امبرین کو ایک مہندی کے فنکشن میں رقص کرنے کے لئیے بلوایا گیا تھا۔ گل بدن سے پوچھا تو اس نے اس پہ ہی چھوڑ دیا۔ خود وہ کوٹھے سے باہر کسی ایک بھی تقریب میں نہیں جاتی تھی۔ جسے اسکی چاہت ہو وہ اسکے در پہ خود آئے۔

"وہ اچھا معاوضہ دے رہے ہیں۔ مہندیوں میں تو ویلیں بھی اچھی اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ تو چلی جا"

اسے بھی تو بس پیسہ ہی چاہئیے تھا۔ عزت نفس، انا اور یہ سب چیزیں وہ کب کی فراموش کر چکی تھی۔ وہ فوراً تیار ہو گئی۔ زرد سبز اور سرخ رنگ کے امتزاج سے سجی وہ خوبصورت کامدار پوشاک اور ہم رنگ زیورات۔

وہ لڑکے والوں کا فنکشن تھا۔

www.novelsclubb.com

دولہے کے یار دوست سٹیج پہ جمع تھے۔فرمائشیں شروع ہوئیں۔اپنی اپنی پسند کے گانے پہ اس سے ڈانس کرواتے رہے،اشارے کرتے رہے،آنے بہانے اسے پاس بلاتے اور چھونے کی کوشش کرتے۔زمانے زمانے کی بات ہے ناں۔اب پورا کا پورا کوٹھا مہندی کے نام پہ گھر میں آجاتا ہے۔بڑے بوڑھے وہیں موجود ہوتے ہیں اور فخر سے اپنے کانفیڈنٹ بچوں کو ان نام نہاد رقاصاؤں کو ذلیل کرتے دیکھتے رہتے ہیں۔وہی سب جسکا سنتے ہی لڑکے عاق کر دیئے جاتے تھے اب فیشن کا قصہ بن چکا ہے۔

خیر۔۔۔۔۔۔

لڑکی والے مہندی لیکر آچکے تھے۔وہ سٹیج کے سامنے فرش پہ رقصاں تھی جب اس نے اس کو اندر آتے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دل میں اتنی شدت کا درد اٹھا تھا کہ وہ سینے پہ رکھ کر بیٹھتی چلی گئی تھی۔وہ کچھ فاصلے پہ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ جو کہتا تھا ساری دنیا میں سب سے زیادہ محبت بس تم سے کی ہے۔۔۔۔وہ جو کہتا تھا مر جاؤں گا پر تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔وہ جو کہتا تھا۔۔۔۔خیر چھوڑو اسکے کہنے کو،اسکی باتیں تو پانی کے بلبلے سے بھی کم زندگی لئیے ہوئی تھیں۔۔۔۔

"عمران۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جسکا نام لیکر اس نے پیروں میں گھنگرو باندھے تھے۔

عمران اسلم۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا پہلا شوہر۔۔۔۔

اسکا کامل شوہر جسکی وہ ادھوری بیوی رہ چکی تھی۔

وہ بہت ساری عام راتوں جیسی ہی ایک رات تھی۔عادل معمول کے جیسے ہی کلب آیا ہوا تھا۔ سروس آورز ختم ہوئے تو وہ واشر کی مدد کروانے لگ گیا۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹے بعد،ایک بجے کے قریب وہ فارغ ہو کر، کپڑے تبدیل کر کے جانے کے لئیے تیار تھا۔ڈریسنگ روم سے مین ہال اور پھر باہر نکلنے کے لئیے وہ لمبی سی راہداری تھی جس کے دونوں اطراف میں کمرے موجود تھے۔وہ مہمانوں کو رات گزارنے کے لئیے مہیا کئیے جاتے تھے۔وہ راہداری میں سے گزر رہا تھا جب اس آدمی نے اسکا راستہ روکا تھا۔

"سن چکنے۔۔۔۔رک۔۔۔۔"

وہ اچھی خاصا تگڑا، پینتیس چالیس سالہ آدمی تھا۔ہٹا کٹا کسرتی بدن، کسی ہوئی پینٹ شرٹ۔

"ہماری (گالی) ہمیں دغا دے گئی، رات کا بول کر خود غائب ہے۔ تُور کے گا ہمارے ساتھ؟؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"جتنے پیسے بولے گا اس سے زیادہ ہی دیں گے، چل ناں مزا آئے گا"

"Not interested"

وہ کہہ کر نکلنا چاہتا تھا لیکن وہ اسکے راستے میں تھا

"ایسے نا کر پیارے۔۔۔ مجھے پتہ ہے تو کیا ہے اصل میں۔۔۔ جان بس ایک گھنٹہ۔۔۔ چار جز ساری رات کے لے لینا"

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا ناں سر میں یہ سب نہیں کرتا۔ سوری"

اس آدمی نے اسکے گال کو چھوا تھا۔ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا

"ریٹ بول پیارے۔ سب کا ریٹ ہوتا ہے"

"میرا راستہ چھوڑیں مجھے جانا ہے"

"جانا تو تو نے بیٹا آج کمرے میں ہے۔اپنی مرضی سے جایا میری سے۔۔۔۔"

وہ اسکے لہجے سے ڈر گیا تھا

"شرافت سے کہہ رہا ہوں مان لے،اچھا رہے گا۔۔۔۔زبردستی بھی کرنی آتی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں کرنا یہ سب۔۔۔اب آپ راستہ دیں کہ میں چلا کر مدد بلاؤں؟؟؟؟؟"

اس آدمی نے اسے بغور دیکھا اور پھر یکدم اسکا بازو پکڑا۔وہ اس افتاد کے لئیے تیار نہیں تھا۔وہ اسے گھسیٹتا ہوا کھلے دروازے کے اس پار کمرے میں لے جا چکا تھا۔

"کوئی ہے۔۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔"

اسکی آواز اونچے میوزک میں دب چکی تھی۔

اندر کمرے میں لال روشنی پھیلی ہوئی تھی۔وہ دو اور آدمی تھی۔شراب کی بو سے سارے کمرے کی فضا بوجھل تھی۔

"دیکھو یارو۔۔۔۔پیس توفٹ ہے۔۔۔۔۔چیک کرو۔۔۔۔"

وہ اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔وہ دونوں آدمی اپنی جگہ سے اٹھ چکے تھے۔ایک نے آگے بڑھ کے اسے قابو میں کیا اور دوسرے نے اسکی شرٹ پھاڑ دی تھی۔

"پلیز۔۔۔تمہیں اللہ کا واسطہ مجھے جانے دو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

کہتے ہیں تڑپتا شکار شکاری کو اور زیادہ بھڑکاتا ہے۔وہ اسکی بھوک کو اور بڑھا دیتا ہے۔ وہ ایک کمزور شکار تھا اور تین تنومند جانور۔بھوک تو تھی،سو ہر شے پہ حاوی ہوتی چلی گئی تھی۔اسکی چیخیں میوزک اور شور میں دبتی چلی گئی تھیں۔

"یار تو پریشان نا ہو"

سعد نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔وہ سر دونوں میں لئیے بیٹھا تھا

"کیسے پریشان ناہوں یار۔۔۔۔زندگی میں پہلی مرتبہ،پہلی مرتبہ میں کسی چیز میں فیل ہوا ہوں۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں"

اس نے پریشانی سے سر جھکایا تھا

"سمیسٹر ضائع ہو جائے گا۔اتنی بری جی پی اے بن رہی ہے۔ایسے تو نہیں ملنے والا مجھے سکالرشپ"

سعد اسے دیکھ کر رہ گیا

"سکالرشپ؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

احسن نے اسے چونک کر دیکھا اور پھر نظریں چرا گیا

"ابو سے بات کی تھی میں نے شادی رکوانے کے لئیے یہی کہا ہے کہ فی الحال مجھے پی ایچ ڈی کے لئیے باہر جانے دیں۔واپس آکر کروں گا۔۔۔۔"

سعد ابھی تک بے یقین تھا

"مطلب تو واقعی مجھے چھوڑ کر باہر چلا جائے گا؟؟؟"

"کم آن یار۔۔۔۔وہ تُلے ہوے تھے۔اور کیا کہہ کر پیچھا چھڑواتا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا۔

اسے وہ سمر ایکسٹر الگانا پڑا تھا۔یہ پہلا دھچکا تھا جو اسے اس سال ملا تھا۔

وہ فنکشن ختم ہونے سے پہلے ہی وہاں سے نکل آئی تھی۔اس نے طبیعت خراب ہونے کا بہانہ کر دیا تھا۔اسکے ساتھ وہاں آنیوالی باقی دو لڑکیاں البتہ ابھی وہیں تھیں۔وہ اکیلی ہی نکل پڑی تھی۔رات کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا اور وہ سڑک سنسان پڑی تھی۔کچھ آوارہ کتے پھر رہے تھے

"امبرین۔۔۔۔۔۔امبرین۔۔۔۔"

وہ مانوس سی آواز اسے اپنے عقب سے آتی سنائی دی تھی۔وہ اس آواز پہ تھم جایا کرتی تھی اور اب اسکا رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

"امبرین میری بات سنو۔۔۔۔میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تم امبرین ہو۔۔۔۔رکو۔۔۔"

وہ پیچھے دوڑتا ہوا آرہا تھا۔اس نے اپنی رفتار تیز کر دی لیکن وہ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور اسکا راستہ روک لیا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے امبرین۔۔۔۔پلیز۔۔۔"

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔کون ہیں آپ؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"ایسے مت کرو۔۔۔تمہیں پتہ ہے میں کون ہوں۔۔۔تم امبرین ہو ناں؟؟؟؟"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ میں کون ہوں؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھتا رہ گیا

"تم یہ۔۔۔یہ سب کیوں کر رہی ہو؟؟؟کیوں یوں خود کو برباد کر رہی ہو؟؟؟؟"

امبرین نے اسے بغور دیکھا تھا

"آپ نے جو میرے ساتھ کیا تھا،اسکے بعد میں آباد کیسے رہ سکتی تھی عمران؟؟؟؟

"

عمران نے اسے کندھوں سے تھاما

"تم دنیا کی پہلی عورت تو نہیں تھیں امبرین کہ جسے طلاق ہو گئی تھی۔اور لاکھوں ہزاروں عورتیں ہیں جن کو طلاق ہو جاتی ہے،وہ یوں کوٹھے سجا لیتی ہیں؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

امبرین نے اسے سرد نظروں سے دیکھا تھا

"جب ایک مرد طلاق کے تین منحوس لفظ عورت کے منہ پہ مارتا ہے ناں،تو اس کے لئیے یہ دنیا اسی لمحے سے کوٹھا ہو جاتی ہے۔ویسی ہی تحقیر،ویسی ہی بے حرمتی

جیسی کوٹھے والیوں کو ملتی ہے،انہیں بھی ملنے لگتی ہے۔پھر کوٹھا سجاؤ نا سجاؤ،فرق نہیں پڑتا"

وہ زرار کی تھی

"میں سوچتی تھی خدا کیوں طلاق کو ناپسندیدہ کہتا ہے۔اسے کیوں بدترین کہا گیا ہے۔کیوں اسے بارہا برا کہا گیا۔۔۔۔اب میں یہ نہیں سوچتی۔پتہ ہے کیوں ؟؟؟؟خدا نے میرے سوالوں کا جواب مجھے میری صورت میں دیدیا ہے۔میں مثال بنادی گئی ہوں عمران کہ یہ بدترین شے کیوں ہے۔اسکی نحوست ایسے اجاڑتی ہے جیسے میں اجڑی ہوں۔مجھے دیکھیں تو سہی،میں نا تو زندوں میں ہوں اور نا ہی مردوں میں۔۔۔۔مجھے دیکھیں تو سہی۔۔۔۔"

وہ اس شخص کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو آپوں آپ اسکے رخساروں پہ ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر رہے تھے

"تمہاری بد دعا لگ گئی ہم سب کو امبرین۔۔۔۔اماں کو فالج کا اٹیک ہو گیا۔اپنی مرضی سے چل پھر بھی نہیں سکتیں، کھا پی نہیں سکتی ہیں۔بس سارا دن چارپائی پہ پڑی رہتی ہیں۔ بڑے بھائی بھابھی چھوڑ کے چلے گ ئے۔ابو کو کاروبار میں ایسا شدید خسارا ہوا کہ پچھلے سال ہارٹ اٹیک آ گیا۔اور میں۔۔۔۔۔میری بیوی تین بچوں کو جنم دے چکی ہے۔۔۔۔تینوں مردہ۔۔۔۔ڈاکٹر کہتے ہیں بہت مشکل ہے کہ اب وہ ماں بن سکے۔۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں

"مجھے تمہاری بد دعا لگ گئی امبرین۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا

www.novelsclubb.com

"بدعا نہیں ہے یہ،اس ناپسندیدہ شے کی نحوست ہے عمران جو آپ نے میرے منہ پہ دے ماری تھی۔مجھے طلاق اس کوٹھے تک لے آئی تو آپکو دنیا میں ہی جنت کیسے مل جاتی؟؟؟؟"

وہ اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا

"مجھے۔۔۔۔مجھے تمہیں نہیں چھوڑنا چاہئیے تھا"

"لیکن آپ نے مجھے چھوڑ دیا تھا عمران!!!!"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی

"آپ کہتے تھے مجھ سے محبت کرتے ہیں۔آپکی محبت بنجر نکلی تو آپ محبت سے دستبردار ہو گئے؟؟؟بس اتنی سی تھی محبت؟؟؟؟؟"

وہ کچھ بول نہیں پا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ایک عورت بیوی کے روپ میں بس صرف اس لئیے ہوتی ہے کہ بچے پیدا کرے اور خاندان بڑھائے ؟؟؟بس صرف اسکا زندگی میں یہی مقصد ہے ؟؟؟اولاد دے ورنہ اسے نکال باہر کرو۔۔۔بس اتنی سی حیثیت ہے اسکی ؟؟؟؟وہ بانجھ نکلے تو اسے ٹھوکر مار کر نکال باہر کیا جائے ؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے اسکے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے تھے

"مجھے معاف کر دو"

"آپ کو معاف کر چکی ہوں"

"ایسے نہیں۔۔۔ایسے نہیں۔۔۔دل سے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھیگی پلکوں سے ہنسی

"دل تو زندوں کے پاس ہوا کرتا ہے عمران صاحب ! مجھے تو مرے ہوئے عرصہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔۔"

ایک نظر اس پہ ڈال کر وہ چل پڑی تھی

"میں تمہیں پھر سے اپنانا چاہتا ہوں امبرین!!!"

"پھر سے چھوڑنے کے لئیے؟؟؟؟"

"پھر سے ساتھ رہنے کے لئیے!!!"

وہ پلٹی اور اسکے سامنے آ رکی

"جس لمحے آپ نے مجھے طلاق دی تھی ناں، ایک طلاق میں نے اپکو دی تھی۔ آپکی دی طلاق کا اثر تو ایک حلالہ زائل کر دے گا لیکن میری دی ہوئی طلاق کا اثر میری موت کے بعد بھی زائل نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"لعنت ہو امبرین خواجہ پہ جواب بھی اس انسان کے ملنے کے بارے میں سوچے جس نے بھرے پنڈال کے سامنے اسکے منہ پہ طلاق دے ماری تھی اور رحم نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے کھڑا رہ گیا تھا۔وہ کہہ کر واپس جا چکی تھی۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بمشکل آنکھیں کھولی تھیں۔تکلیف کی شدت سے پپوٹے حرکت نہیں کر پا رہے تھے۔اب جو دیکھا تو سارا منظر دھندلا سا تھا۔وہ جلتی بلتی روشنیاں اور وہ لال خون جیسی روشنی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے کروٹ بدلنا چاہی لیکن دھڑ حرکت کرنے سے قاصر تھا۔تکلیف کی شدت سے اسکی چیخ نکل گئی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسے باندھ کر زنجیروں سے مارا ہو۔وہ بے حس و حرکت فرش پہ برہنہ پڑا تھا۔

کمرہ خالی تھا۔

وہ تینوں جانور اپنی بھوک مٹا کر، شکار کو مرنے کے لئیے چھوڑ کے جا چکے تھے۔

"کک۔۔۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔۔۔کوئ۔۔۔۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے لب کپکپا کر رہ گ ئے تھے۔بے بسی سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔وہ رونا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ اسکے اختیار میں نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ام۔۔۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔۔۔تت۔۔۔۔۔۔۔تارہ۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ام۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بلک بلک کر کسی چھوٹے بچے کی طرح رو رہا تھا۔آنسو اسکے منہ اور ناک سے ہوتے ہوئے زمین پہ گر رہے تھے۔

بے بسی سی بے بسی تھی۔کرب۔۔۔۔درد۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر ہمت جمع کی اور اٹھنے کی کوشش کی۔دونوں ہاتھ فرش پہ جما کر وہ سیدھا ہوا تو اسکی نظر ٹانگوں پہ پڑی تھی۔وہ خون سے لت پت تھا۔کچھ لکیریں سوکھ چکی تھیں اور بہت سا خون تازہ تھا۔اور ران پہ دور تک وہ رقیق سا مائع بہا ہوا تھا جسکی وجہ سے جلد اکڑ چکی تھی۔وہ ناگوار سی بو اسی کی تھی۔اس نے کرب سے آنکھیں موند لیں،جبڑا مضبوطی سے کس لیا اور اٹھا۔درد کی لہر اسکے نچلے دھڑ اور پیٹ میں دوڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسے پتہ تھا کوئی اسکی مدد کو نہیں آئے گا۔اسے اپنا رہبر خود ہی بننا تھا۔اس نے اپنے کپڑوں کے لئیے نظر دوڑائی تھی۔اسکی پینٹ اور پھٹی ہوئی شرٹ۔یہ صرف وہ جانتا تھا یا اسکا خدا کہ اس نے وہ دونوں چیزیں کس طرح پہنی تھیں۔

باہر نکلا تو وہی میوزک بج رہا تھا۔وہی روشنیاں۔۔۔وہی سب۔۔۔۔وہ دیوار کا سہارا لئیے،ڈگمگاتے قدم اٹھاتا چلتا جا رہا تھا۔قطرہ قطرہ خون دور تک پھیلتا گیا تھا۔

احسن کے لئیے وہ سب بہت عجیب سا ہو گیا تھا۔وہ اس ساری صورتحال کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔عجیب سے بے چینی تھی جو ہر وقت اعصابوں پہ سوار رہتی تھی۔ہر کام یاسیت میں ڈوب سا گیا تھا۔ہر شے لطف کھوتی جا رہی تھی۔

وہ جب سعد کے ساتھ نہیں ہوتا تھا تو اسکے ساتھ کے لئیے ہمکتا رہتا تھا لیکن جب اسکے ساتھ ہوتا تو بیزار سا رہتا۔یہ نہیں تھا کہ اسے اسکی چاہ نہیں رہی تھی یا وہ محبت

نہیں رہی تھی۔ نہیں۔۔۔۔وہ آج بھی اسے ٹوٹ کر چاہتا تھا،اسے چاہتا تھا ہمیشہ تک کے لئیے۔۔۔

بس کچھ تھا جو وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کیا۔۔۔۔

اس دن بھی جب وہ اسکے فلیٹ پہ تھا اور وہ اسے اپنے ہوٹل کے بارے میں بتا رہا تھا، وہ خالی الذہنی سے سن رہا تھا۔اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہاں سے چلا جائے۔وہ چلا بھی آیا تھا لیکن اپنے کمرے میں آتے ہی دل پھر سے اسکے پاس جانے کو ہمکنے لگا تھا۔ جسم کو وہ چاہئیے تھا،دل کو وہ چاہئیے تھا لیکن اندر دور کہیں کوئی تھا جو اس سب سے دور بھاگ جانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تیری طبیعت ٹھیک ہے ناں؟؟؟؟"

وہ اسے ٹال جاتا لیکن بعد میں بہت دیر تک خود سے پوچھتا رہتا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب ؟؟؟؟اور کیوں ؟؟؟؟ کیوں ؟؟؟؟؟"

جواب کہیں بھی نہیں تھا۔

سعد فاروق اسکے لئیے ایسا نشہ تھا جو لازمی تو تھا لیکن ہولے ہولے اپنا اثر کھوتا جا رہا تھا۔

وہ اس سب سے اتنا تھک چکی تھی، دل اتنا افسردہ تھا کہ وہ واپس اس جگہ لوٹنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ رات اپنے آخری لمحات میں تھی۔ وہ چلتی ہوئی وہیں کوٹھے پہ جاتی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی تھی۔ سر جھکائے وہ دیر تک بیٹھی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو امبرین ؟؟؟؟؟"

اس کے کانوں میں وہ فقرہ گونج رہا تھا

"یہ سب۔۔۔۔یہ آپکو نہیں کرنا چاہئیے امبرین۔۔۔۔"

اس نے لمبی سانس بھری تھی

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ بازگشت دور تک ہوئی تھی۔

"بعض دفعہ بیساکھی کا سہارا لینا ضروری ہوتا ہے امبرین۔"

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو؟؟؟؟؟؟"

اس نے سر اٹھایا تھا

"رزق کے لئیے؟؟؟؟؟"

"اس کے اندر کوئی نفی میں سر ہلا رہا تھا

"رزق کے لئیے تو تم نے سلائی مشین سنبھال لی تھی۔موت کے ڈر سے تم نے مردار کھایا تھا۔اب تو موت ٹل چکی،اب کیوں؟؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گئی

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہوں امبرین؟؟؟؟؟"

وہ اسکے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا

"میں یہ سب کیوں کر رہی ہوں؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے خود سے پوچھا تھا۔

"کیوں؟؟؟ کیوں؟؟؟؟؟؟"

"ایک انسان کے ہاتھوں بے عزت ہونے کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں کہ ہم ساری دنیا کو یہ اختیار دیدیں کہ وہ ہمیں بے عزت کرے۔ چلتے چلتے گر جائیں تو اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ پھر پاتال میں ہی اتر جائیں۔"

اس نے بالوں کو سمیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ سب چھوڑ دیں امبرین۔۔۔یہ دلدل ہے۔۔۔اپ جتنا دور جائیں گی، واپسی اتنی ہی مشکل ہوتی جائے گی"

اسے عادل کی بات یاد آئی تھی۔کہتے ہیں زبانِ خلق، زبانِ خدا ہوتی ہے۔تو گویا خدا اسے وہ سب چھوڑنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساری ہمت جمع کر کے اٹھی اور اوپر جانا چاہتی تھی جب اس نے ڈگمگاتے لڑکھڑاتے قدموں سے عادل کو آتے دیکھا تھا۔وہ حیرانی سے نیچے اتری۔

وہ پورے قد سے زمین پہ گرا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

امبرین کو اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی کہ اسکے ساتھ کیا معاملہ ہو چکا تھا۔اسکی حالت سارا قصہ بیان کرنے کو کافی تھی۔

وہ اسے سہارا دیکر بمشکل غسل خانے تک لائی تھی۔

"نہالو۔۔۔۔میں کپڑے لاتی ہوں"

وہ جلدی سے اوپر اسکے کمرے میں آئی اور اسکا وہ سوٹ لیکر اسے پہنچایا۔اندر گئی اور ڈھونڈ ڈھانڈ کے وہ سامان اکٹھا کیا۔

ایک پائوڈین کی شیشی۔۔۔۔کریم۔۔۔پیناڈول۔۔۔۔کچھ پٹیاں۔۔۔۔۔

اسے کمرے تک لائی اور وہیں میٹریس پہ پیٹ کے بل لٹایا۔اسکی نئ قمیض اور شلوار پہ بھی خون کے دھبے نمودار ہو چکے تھے۔اس نے احتیاط سے قمیض ہٹائی۔

اسکی ساری کمر پہ گردن تک سگریٹ سے جلانے کے نشان تھے۔کھرونچیں، کٹ اور پتہ نہیں کیا کیا۔وہ زخم بازوؤں پہ تھے، پیٹھ پہ تھے اور نیچے تک تھے۔اس نے جیسے ہی روئ کا پھویا مرہم میں بھگو کر ان پہ رکھا، وہ حلق کے بل چلایا تھا۔وہ زخم صاف کرتی جاتی تھی اور چیخیں مار مار کر روتا جا رہا تھا۔

گل بدن دوڑی دوڑی آئی تھی۔اسے بہت دیر تک بے یقین نظروں سے دیکھا تھا۔

"اسے کلینک لے چلو۔۔۔۔یہ پائیوڈین کے بس کی بات نہیں"

وہ صحیح تھی

"گینگ ریپ۔۔۔۔کئی بار ہوا ہے۔۔۔اور مختلف چیزوں سے۔۔۔۔بلیڈ نگ شدید ہے۔میں حیران ہوں کہ یہ زندہ کیسے ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ درد سے چلاتا جا رہا تھا۔نیند کا انجکشن لگا تو اسکی چیخیں تھمی تھیں۔

وہ دو راتوں تک ایمرجنسی میں پڑا رہا تھا۔

"کوئی کسی کے ساتھ ایسا بھی کر سکتا ہے؟؟؟؟کوئی اتنا بے رحم بھی ہو سکتا ہے؟؟؟؟اتنا تو کوئی جانور کے ساتھ بھی نہیں کرتا کہ ایک ہی بار میں بس گردن کاٹ دیتے ہیں۔آسان موت۔۔۔۔یہ سب۔۔۔۔۔یہ واقعی انسانوں نے کیا ہو گا؟؟؟؟؟خدا کی آزاد مخلوق پہ کوئی ایسے بھی کر سکتا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

پانچویں دن وہ ڈسچارج ہو کر واپس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سعد اس دن اس سے ملنے یونیورسٹی آگیا تھا۔اب وہ دونوں لان میں ایک طرف بیٹھے تھے۔زرا اوٹ میں۔۔۔

"کیا بات ہے؟؟؟؟"

"کونسی بات؟؟؟؟؟؟کیا ہوا؟؟؟؟"

سعد نے اسے بغور دیکھا تھا

"یہ تو میں تجھ سے پوچھ رہا ہوں کیا ہوا؟؟؟؟"

وہ اسکی طرف جھکا

www.novelsclubb.com

"تو مجھے نظر انداز کر رہا ہے۔"

"ایسا کس نے کہا؟؟؟؟"

"تونے۔۔۔۔ تیرے ایٹی ٹیوڈ نے۔۔۔ تیری باتوں نے۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا

"تو کترا رہا ہے مجھ سے۔ ہم ویک اینڈ پہ ملنے والے تھے۔ کیا ہو گیا تھا آیا کیوں نہیں ؟؟؟؟"

"یار بس موڈ نہیں تھا۔ طبیعت اپ سیٹ تھی"

سعد نے اگے بڑھ کر اسکی گردن پہ جھکا تھا اور اسکے کان میں سرگوشی سی کی تھی

"میں اداس ہو جاتا ہوں یار۔۔۔۔ ایسے نا کیا کر۔۔۔ میرا اور ہے کوئی تیرے بعد ؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

احسن چپ رہ گیا۔ اسکی قربت اسے ہولے ہولے سلگانے لگی تھی۔ سعد نے لبوں سے، ہولے سے اسکے رخساروں کو چھوا تھا۔ اسکا دوسرا ہاتھ اسکی ران پہ تھا۔

تبھی قدموں کی چاپ ابھری اور کوئی ان رکا تھا۔ انہوں نے چونک کر دیکھا

"یہ گناہ ہے!!!!"

وہ پروفیسر رضوی تھے۔سعد انہیں جانتا تھا۔

"سوری؟؟؟؟"

سعد انجان بنا۔انہوں نے چشمے سے ان کی طرف اشارہ کیا تھا

"میں نے کہا یہ سب گناہ ہے جس میں تم مشغول تھے"

"تو آپ فرشتے ہیں؟؟؟؟"

وہ ہولے سے مسکرائے اور نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں"

www.novelsclubb.com

"اچھا تو پھر سزا دینے آئے ہیں؟؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔بس یہ بتانے آیا ہوں کہ یہ گناہ ہے۔اس کی سزا ہے"

"اچھا تھینک یو"

سعد نے برا سا منہ بنایا تھا۔احسن ابھی تک سر جھکائے، ششدر سا بیٹھا تھا۔اسکی تو دھڑکنیں ہی اپنی تال پہ واپس نہیں آ رہی تھیں۔

اس نے ایک ثانیے کو سر اٹھایا۔پروفیسر اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اسے لگا اس کے منہ پہ کسی نے جوتا دے مارا تھا۔

وہ اس کے لئیے ناشتے کا سامان ٹرے میں سجا کر لائی تھی۔وہ خاموش چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔گل بدن نے اسکے کمرے میں چارپائی اور نیا بستر بچھوایا تھا۔کمرے کی پوری صفائی، اسکے کپڑے دھلوا دیئے، کتابیں وغیرہ سب سیٹ۔

"طبیعت کیسی ہے تمہاری؟؟؟؟؟"

وہ خاموش لیٹا رہا۔وہ اسکے لئیے چائے اور بسکٹ نکال کر لائی

"اٹھ جاؤ۔۔۔۔ کھالو پھر دوا بھی لینی ہو گی"

"مجھے نہیں کھانا"

"کیوں؟؟؟؟؟"

وہ ویسے ہی سپاٹ چہرے کے ساتھ لیٹا رہا۔اسے بنا دیکھے۔۔۔۔

"کیوں نہیں کھانا؟؟؟"

"آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں گی؟؟؟؟"

اس نے اسکی طرف پشت کر کے کروٹ لے لی تھی۔وہ کچھ دیر تک کھڑی اسے دیکھتی رہی، پھر ٹرے وہیں رکھ دی

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے جا رہی ہوں۔ناشتہ پڑا ہے۔بھوک لگے تو کھا لینا، کچھ چاہیئے ہو تو آواز دے لینا۔۔۔۔"

وہ بہت دیر تک کروٹ لیئے خاموش پڑا رہا۔ پھر یکدم اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

امبرین کے لیئے رشتہ آیا تھا

"ابرار درانی۔۔۔۔ عمر پینتالیس سال ہے۔ بیوی فوت ہو چکی ہے، ایک سترہ سال کا بیٹا ہے۔ اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے ہیں۔ اپنا کاروبار ہے"

گل بدن نے اسے بتایا تھا

"اس دن مہندی کے فنکشن میں تمہیں دیکھا تھا۔ تم انہیں اچھی لگی ہو، وہ نکاح کرنا چاہتے ہیں"

www.novelsclubb.com

امبرین الجھ گئی

"وہ ایک طوائف سے نکاح کیوں کرنا چاہتے ہیں؟؟؟"

"وہ تم سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اور تم طوائف نہیں ہو امبرین"

گل بدن نے رسان سے کہا تھا۔وہ چپ رہ گئی

"میں نے انہیں تمہارے بارے میں سب بتا دیا ہے۔وہ راضی ہیں امبرین۔انہیں تمہارے بانجھ ہونے سے بھی مسئلہ نہیں ہے"

وہ اب بھی شش و پنج میں تھی

"سوچ لو۔۔۔وقت لے لو"

"میں نے آپکو اپنا رہبر مان لیا ہے گل۔سپ مجھے بتائیں مجھے کیا فیصلہ کرنا چاہیئے"

گل بدن نے اسے دیر تک دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"زندگی ہارے ہوؤں کو جیتنے کے موقع بار بار نہیں دیتی امبرین!!!"

اس نے رہبرِ کامل بن کر مشورہ دیا تھا۔

وہ ساری سو نہیں سکا تھا۔ پوری رات پروفیسر کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتا رہا تھا۔ وہ چہرہ جیسے کچھ بے ارہا تھا، کچھ جتا رہا تھا۔ انکی آنکھیں احسن کو اپنے آپ سے شرمندہ کر گئی تھیں۔

"اپنی مرضی سے جینے کی قیمت بہت بڑی ہوتی ہے احسن۔ بہت بری۔ یہ چند لوگوں کی ٹکے ٹکے کی باتیں تو اسکے سامنے کچھ بھی نہیں۔"

سعد نے اس سے کہا تھا

"ابھی تو تجھے ماریں کھانی ہیں، گالیاں سننی ہیں، طعنے کوسنے بد دعائیں۔۔۔۔ تو بس ایک بات پہ اتنا اداس ہو گیا؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ چلا گیا تو وہ اپنے ہاسٹل آ گیا۔

"کیا واقعی یہ ٹھیک نہیں؟؟؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساری رات کروٹیں بدلتے گزر گئی تھی۔ کبھی یہاں کبھی وہاں۔بے چینی سی۔۔۔۔وہ سارے کمرے میں چکر کاٹتا پھر تا رہا تھا۔

یہاں تک کہ مسجد کے اونچے میناروں سے خدا کا خلیفہ بول اٹھا۔

"اللہ اکبر۔۔۔۔۔۔"

اسکا جیسے سکتہ ٹوٹا تھا۔

وہ جیسے خواب سے جاگا تھا۔

تو سارے سوالوں کا جواب تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

بچپن میں ابو نے اسے سکھایا تھا۔ہر پریشانی کا حل۔

www.novelsclubb.com

"نماز۔۔۔۔دعا۔۔۔۔قرآن۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ فوراً مسجد کی طرف بھاگا تھا۔وضو سے گیلے ہاتھ منہ کو خشک کیئے بغیر وہ قرآن پاک والی الماری تک آیا اور وہ جزدان میں لپٹی کتاب اٹھالی۔اس کو اپنے ہاتھوں میں لیئے وہ کانپ رہا تھا۔

"کیا واقعی اس میں جواب ہو گا؟؟؟؟؟میرے سوال کا بھی؟؟؟؟؟"

وہ کتاب اسکے سامنے تھی۔

وہ جو رہبرِ کامل ہے

وہ جو ہر سوال کا جواب ہے۔۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

بارھواں باب:سوال

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کانپتے ہاتھوں سے قرآن پاک کو جزدان سے نکال کر سامنے تپائی پہ رکھا تھا۔وہ کتاب جو ہر سوال کے لئیے کامل جواب تھی۔

اسے بھی اپنے سوال کا جواب چاہئیے تھا۔

"کیا سعد سے میری محبت واقعی گناہ ہے؟؟؟؟"

اس نے لرزتے ہاتھوں سے،آنکھیں موند کر قرآن پاک کو اندازے سے کھولا تھا۔ وہ درمیان کے آس پاس سے کہیں تھا۔اس نے آنکھیں کھولیں،زیرِلب پہلی آیت پڑھی اور اسکا ترجمہ پڑھنے لگا

"اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔اور لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم فاحشہ (بے حیائی) کا ارتکاب کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو"(مفہوم)

اس نے تھوک نگلا اور اگلی آیت پڑھی تھی۔

"تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کے لئیے آتے ہو، پس تم ایک قوم ہو جو جہالت برتتے ہو" (مفہوم)

اسکی سانس کہیں حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ وہ سانس بھی نہیں لے پا رہا تھا

"تو اسکی قوم کا جواب تھا کہ آلِ لوط علیہ السلام کو اپنی بستی سے نکال دو کہ بیشک یہ وہ لوگ ہیں جو بہت پاک بنتے ہیں" (مفہوم)

وہ اٹک اٹک کر پڑھتا جا رہا تھا

"تو ہم نے لوط اور اسکے گھر والوں کو نجات دی سوائے انکی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانیوالوں میں سے تھی۔ اور ہم ان پہ بارش برسا دی جو کہ ڈرانے والے کی بہت بری بارش تھی (پتھروں کی)" (مفہوم)

www.novelsclubb.com

وہ اس سے آگے نہیں پڑھ پایا تھا۔ دہشت سے اسکے جسم کا ایک ایک رُواں کھڑا تھا۔ بدن کے ایک ایک مسام سے پسینہ بہہ نکلا تھا۔

اسے لگا خدا اسے بہت پاس کہیں دیکھ رہا ہے، ہر پل۔۔۔۔ہر لمحہ۔۔۔۔ہر وقت اس پہ نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔۔

پھر لوگ کہتے ہیں کہاں ہے خدا؟؟؟؟؟؟ میں پوچھتا ہوں وہ کہاں نہیں ہے ؟؟؟؟؟؟

وہ اس لمحے وہیں تھا جب وہ خوف سے سانس لیتا، تھر تھر کانپتا، پسینے میں ڈوبا ہوا اس الہامی کتاب کو دیکھ رہا تھا جو ہزاروں سال پہلے اتاری گئی تھی۔اس کے لئیے۔۔۔۔ اسکے سوال کو جواب دینے کے لئیے۔۔۔۔

خدا جانتا تھا کہ آئے گا ایک وقت، جب اسکا ایک بھولا بھٹکا بندہ، ضالین میں سے کوئی، اپنے سوال کا جواب لینے آئے گا تو اس نے جواب محفوظ کر دیا تھا۔

"اور تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت کے لئیے عورتوں کو چھوڑ کر، پس تم وہ قوم ہو جو جہالت برتتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"(مفہوم)

خدا اسے "جاہل" کہہ رہا تھا۔

جسے خدا جاہل کہہ دے، اسکی جاہلیت کے بارے میں کون شک کرے گا

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"میں تیار ہوں گل بدن"

اس نے اگلی صبح ہی اسے کہہ دیا تھا

"شادی کا یہ جوا ایک بار پھر سہی۔۔۔۔ کم از کم میں خود کو یہ کہہ کر تو پر سکون کر لوں گی کہ میں نے کوشش کی تھی۔ میں نے حلال کو چن لیا تھا"

www.novelsclubb.com

وہ سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

دو دن بعد اسکا سادگی سے نکاح ہو گیا تھا۔

"میں علی شیر کو اپنے ساتھ رکھوں گی"

اس نے شادی سے پہلے ہی اپنی شرط بتادی تھی

"درانی صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے"

جانے سے پہلے وہ عادل سے ملنے آئی تھی

"تم نے کہا تھا کہ یہ سب چھوڑ دوں۔ چھوڑ رہی ہوں۔"

وہ چپ چاپ پڑا رہا۔ ناہاں نا ہوں۔۔۔۔۔

اس دن وہ اس کوٹھے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئیے چھوڑ گئی تھی۔

"خدا تمہیں اب کی بار کسی بھی عمران کسی بھی عرفان سے بچائے۔"

---

www.novelsclubb.com

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا پروفیسر رضوی کے آفس تک آیا تھا۔ بہت سوچنے کے بعد اس نے دروازے پہ دستک دی تھی۔

"???May i come in Sir"

انہوں نے چونک کر دیکھا اور پھر اسے دیکھ کر مسکرا دیئے

"آؤ آؤ۔۔۔۔۔مجھے پتہ تھا تم آؤ گے۔۔۔۔۔آ جاؤ۔۔۔۔"

انہوں نے اسے بیٹھنے کو کہا تھا

"انسانی فطرت ہے برخوردار، یہ ہمیشہ گناہوں میں اٹی نہیں رہ سکتی۔ایک مقام آتا ہے جب اس سب سے گھِن آنے لگتی ہے۔دل چاہتا ہے اب کوئی ہمیں لگام ڈال ہی دے۔کوئی ہماری طنابیں کھینچ دے۔۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا

www.novelsclubb.com

"کیسے آنا ہوا؟؟؟؟؟"

اس نے انگلیاں مڑوڑی تھیں

"پوچھو، کوئی سوال ہے؟؟؟؟ یا مجھے کچھ بتانا ہے؟؟؟؟؟"

اس نے سر اٹھایا۔وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے

"کیا اپنی مرضی سے زندگی گزارنا گناہ ہے سر؟؟؟؟"

"ہر گز نہیں۔۔۔۔"

انہوں نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اپنی مرضی سے زندگی گزارنا گناہ نہیں ہے لیکن رب کی مرضی کے خلاف زندگی گزارنا گناہ ضرور ہے"

وہ الجھا

"رب اور بندے کی مرضی الگ الگ ہے کیا؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"بالکل۔وہ پاک ہے تو اسکی مرضی بھی پاک ہے۔تمہارے اندر کھوٹ ہے، ملاوٹ ہے تو تمہاری مرضی بھی آلودہ ہے۔تمہارے ساتھ شر ہے ناں، وہ تمہیں خیر تک پہنچنے نہیں دیتا۔وہ تمہاری مرضی کو ہمیشہ خیر تک موڑے نہیں رہنے دیتا۔

وہ شر جسے تم اپنی مرضی کہہ دیتے ہو در حقیقت وہ ابلیس کی مرضی ہے۔ وہی ابلیس جس نے تمہیں سجدہ کرنے سے منع کر دیا اور پھر تمہیں بہکا کر جنت چھین لی۔ تو بس وہ اسی میں لگا ہوا ہے۔ وہ جنت چھین رہا ہے برخوردار۔۔۔۔۔"

وہ خاموش رہ گیا تھا۔ وہ میز پہ آگے کو جھکے تھے

"تم سائنس کے طالب علم ہو ناں تو تمہیں اسکی ہی مثال دیتا ہوں۔ تم نے کبھی دو منفی اکٹھے ایک دوسرے کے پاس دیکھے ہیں یا دو مثبت چار جز جو ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہوں؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"تو تم اسکی طرف کیسے کھنچ سکتے ہو؟؟؟ یہ کشش تو ہے ہی نہیں، اسکا وجود ہی نہیں ہے۔ ایک مرد کا مرد کو چاہنا یا ایک عورت کا عورت کے لئیے یہ جذبہ رکھنا، یہ تو ہے ہی نہیں۔۔۔ کہیں بھی نہیں ہے۔ ایسا کچھ تو خدا نے بنایا ہی نہیں ہے۔ یہ اسکی

تخلیق نہیں ہے۔۔۔تو پھر یہ کس نے کیا؟؟؟؟ کہیں اس نے تو نہیں جو اپنے فرشتے سے ابلیس بننے کا بدلہ تم سے لے رہا ہے؟؟؟؟"

"تو یہ گناہ ہے؟؟؟؟"

"یہ صرف گناہ نہیں ہے، خدا اسے فحش گناہ کہتا ہے۔۔۔وہ شرک کو فحش عمل نہیں کہتا لیکن ہم جنسی کو کہتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ زرار کے تھے

"اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم مشرک ہو جائیں، اسکا مقصد یہ ہے کہ ہم سدھر جائیں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک بار پھر چپ رہ گیا تھا

"ہر وہ فعل گناہ ہے برخوردار جو کرتے ہوئے تمہارا دل ڈرے، جسے چھپانے کو تمہارا دل کہے۔اب وہ دھوکہ دہی ہو، جھوٹ، چغلی، بہتان یا جو بھی کچھ۔۔۔ہر وہ

فعل گناہ ہے جسکی کوئی جسٹی فیکیشن نا ہو۔ تمہارے پاس کوئی دلیل ہے اپنے اور اس لڑکے کے تعلق کو گناہ ناثابت کرنے کی؟؟؟؟؟"

بہت سارے لمحے خاموشی سے گزر گ ئے تھے۔

"میں اس سے محبت کرتا ہوں سر۔۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑے

"محبت۔۔۔۔۔۔ محبت تو بڑی پیاری چیز ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے تم اس سے محبت کرتے ہو اور وہ بھی کرتا ہو۔۔۔ ممکن ہے یہ محبت سچی بھی ہو۔۔۔ لیکن کیا یہ محبت پاک ہے میرے بچے؟؟؟؟ اور یہ محبت اور جنسی تسکین کی چاہ تمہارے لئیے ایک ہی چیز ہیں کیا؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"محبت کسی سے بھی ہو سکتی ہے، بے شک ہو سکتی ہے۔ تمہارا دوست، محبوب، کوئی جانور، کوئی چیز، کتاب کچھ بھی۔۔۔۔ جنس کی قید سے آزاد، زندگی کی صعوبتوں سے پرے، ہر قید سے آزاد۔۔۔ ہر شے سے محبت جائز ہے لیکن محبت میں ہر شے جائز نہیں ہے۔ تم اس سے محبت کرتے ہو تو اسکے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہو، ایسا نہیں ہوتا۔ تم اس سے محبت کرتے ہو تو اسکے ساتھ جسمانی تعلقات حلال ہیں، یہ قطعاً حرام ہے۔ تمہیں اس سے محبت ہے تو تم اس کے ساتھ اور اسکے لئیے ہر حد تک جا سکتے ہو، یہ گناہ ہے۔۔۔۔۔ محبت اور ہے، خواہش اور۔۔۔۔ محبت اور ہے، چاہت اور۔۔۔۔ محبت کا سکون اور ہے، جنسی تسکین اور۔۔۔۔ محبت اور شے ہے، عادت اور۔۔۔۔ محبت لچھ اور ہے، نفس کی باتیں کچھ اور۔۔۔۔ محبت کا درس کچھ اور ہے، ابلیس کا کچھ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکا کر رہ گیا تھا۔

"میں چاہتا تو اس روز تم دونوں کو ایک دوسرے سے چپکا دیکھ کر لاحول پڑھتا اور اگے بڑھ جاتا۔دل میں تمہیں برا کہتا اور بس۔۔۔۔لیکن نہیں۔۔۔جب ایک برائی کو ہاتھ سے روکنے کا اختیار ہو تو بس اسے زبانی کلامی برا کہہ دینے سے چھوٹ نہیں مل جاتی ہے۔۔۔۔"

اور بس یہی میری بات ہے۔۔۔۔

کل کو خدا پوچھے گا تمہیں قلم دیا تھا،اس سے کیا کیا؟؟؟؟گناہ دیکھا تو کیا کیا؟؟؟؟ چپ رہے؟؟؟؟زبان سے کچھ کہا؟؟؟؟؟کچھ لکھا؟؟؟؟؟کسی تک حق پہنچایا ؟؟؟؟کسی کو بتایا کہ یہ صحیح نہیں؟؟؟؟؟؟جب میرے اختیار میں لفظوں سے کسی شے کو سدھارنے کی طاقت ہے تو محض دل سے اسے برا جان کر میری جان نہیں چھوٹ سکتی۔۔۔۔۔۔

وی خاموش سا اپنے کمرے میں پڑا، چھت کو گھور رہا تھا۔ بنا پلکیں جھپکے، بنا کوئی جنبش کیئے۔۔۔۔

وہ بھیانک واقعہ ہوئے تین ہفتے ہونے والے تھے۔ اسکے زخم دھیرے دھیرے مندمل ہوتے جا رہے تھے۔ طبعیت اب بہت بہتر تھی۔ ان تین ہفتوں میں وہ ایک بار بھی کمرے سے نہیں نکلا تھا۔ جو بھی اسے کھانا دانہ، طبعیت پوچھنے آتا تھا، اس سے بات نہیں کرتا تھا۔ آنیوالا بول بول کے چلا جاتا اور عہ بس ایک جامد چپ سادھے پڑا رہتا تھا۔

وہ مکمل طور سے ٹوٹ چکا تھا۔

اسکے اندر اب زرا سا بھی حوصلہ نہیں تھا کہ کسی سے سر اٹھا کر بات کر سکتا۔ زندگی میں جتنا بے بس اور لاچار وہ خود کو اس وقت محسوس کر رہا تھا، اتنا اس نے پہلے کبھی بھی نہیں کیا تھا۔

"کیوں بنایا گیا مجھے ؟؟؟؟ کسی کے لئیے بیکار شے، کسی کے لئیے کھلونا۔۔۔ایسی پھٹکار ماری شے۔۔۔۔کیوں بنایا گیا مجھے ؟؟؟؟ کیا ہو جاتا جو ایک ہیجڑا پیدا نا ہوتا ؟؟؟؟ یا ہوتا تو ہیجڑا نا ہوتا؟؟؟؟ ایسا ادھورا، ایسا بے بس۔۔۔۔۔کیوں بنایا گیا مجھے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ رات ایسی سیاہ بھی نہیں تھی۔ سرمئی بادل ہر شے کو ڈھانپ چکے تھے۔ستارے اور چاند ان میں ہی دفن تھے۔وہ اپنے کمرے کی چوکھٹ میں خاموش بیٹھا، سر اٹھائے آسمان کو دیکھ رہا تھا

"جس کا دل چاہا مجھے خود سے نوچ دیا۔۔۔جس نے چاہا بیچ دیا۔۔۔جس نے چاہا گالی دی، جس نے چاہا تمسخر اڑایا۔۔۔جس کے جی میں آئی مجھے تماشہ بنا دیا، جس کا جی چاہا مجھے کھلونا سمجھ لیا۔۔۔کسی نے کبھی انسان کیوں نہیں سمجھا؟؟؟؟"

بے بسی سے اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔سیاہ آسمان سے بھی ننھی ننھی بوندیں برسنے لگی تھیں۔وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ رونا چاہتا تھا۔

"اس باپ کو مجھے دنیا میں لانے کی اجازت کیوں ملی جس نے مجھے دیکھتے ہی کراہیت سے منہ پھیر لیا؟؟؟؟اس عورت کو نو ماہ میرے وجود کی تکالیف کیوں سہنا پڑیں جب وہ میری جدائی سہہ گئی؟؟؟؟وہ بہادر کیوں نہیں تھی؟؟؟؟میں کمزور کیوں تھا؟؟؟؟؟"

بارش کی بوندیں اسے بھگونے لگی تھیں۔اسکے آنسو،اسکے شکوے اور بارش،وہ ایک دوسرے میں ضم ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ سب بھاری بھر کم باتیں نہیں پتہ ہیں احسن! میں بس ایک بات جانتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور بس۔۔۔۔۔"

احسن نے اسے بغور دیکھا۔اسکی آنکھوں میں چاہت کے دیپ روشن تھے

"پروفیسر کہتے ہیں یہ گناہ ہے"

"محبت گناہ ہے احسن؟؟؟؟"

"تیری اور میری محبت گناہ ہے سعد!!!!"

وہ فوراً بولا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"محبت گناہ نہیں ہوتی۔یہ تو ہمیشہ تک رہنے والی نیکی ہوتی ہے اور تو۔۔۔۔تو میری کسی نیکی کا صلہ ہے میری جان"

وہ چپ رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سعد نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اسکی آنکھوں میں بغور دیکھا

"تو مجھ سے محبت نہیں کرتا؟؟؟؟"

"کرتا ہوں۔۔۔۔"

"میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتا؟؟؟؟"

"چاہتا ہوں!!!!"

وہ ہولے سے بولا تھا

"تو پھر مسئلہ کیا ہے؟؟؟؟ کیوں ان گناہ ثواب کے چکروں میں پڑ رہا ہے تو یار ؟؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گیا۔ سعد نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔ یہ قربت اسے ہمیشہ پگھلا دیتی تھی۔ وہ اج بھی پگھلنے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"یہ دنیا ایسی ہی ہے یار۔۔۔۔ یہ کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کان کی لو کو ہولے ہے چھوتا ہوا کہہ رہا تھا۔

وہ کوٹھی نہیں کوئی محل تھا جیسے۔۔۔۔یہ لمبے لمبے ہال، بڑے بڑے کمرے، خوبصورت فرنیچر، وسیع لان باغیچہ۔۔۔۔۔۔

اس جیسی، دو وقت کی روٹی کو ترسی عورت کے لئیے وہ بہشت تھی۔

"آپکا بیٹا۔۔۔۔ارسل؟؟؟؟؟"

اس صبح اس نے ناشتے کی میز پہ ابرار درانی سے پوچھا تھا۔

"وہ کہاں ہے؟؟؟؟؟"

"وہ اپنے دوست کے ساتھ شمالی علاقہ جات کی سیر کو گیا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے بتایا تھا

"ویسے ڈونٹ مائینڈ۔۔۔وہ مجھے بھی گھر پہ کم کم ہی ملتا ہے۔زیادہ تو وہ اپنے اس جگری دوست ولید کے ساتھ ہی رہتا ہے۔اسکے گھر ہی۔۔۔۔اسکی والدہ اسے اپنے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی ہیں۔۔۔۔"

وہ چپ چاپ سنتی رہی۔

ابرار درانی واقعی اچھے شوہر ثابت ہوئے تھے۔وہ ایک اچھے انسان تھے۔وہ ایک ہفتے میں ہی اپنا ماضی بھولنے لگی تھی۔وہ ساری تکالیف،رنج والم،وہ سب۔۔۔۔وہ ساری محرومیاں جو اسکے ءصے میں آئی تھیں،انکا مداوا وہ زندگی تھی۔

وہ زندگی جو واقعی زندگی کہلوانے کے لائق تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سعد کی قربت میں جھلستا وہ وقت گزار کر نکلا تو ذہن پہ گرد سی چھائی ہوئی تھی۔وہ پشیمانی کا سا احساس اسے ہولے ہولے بھگو رہا تھا۔

وہ سیدھا پروفیسر صاحب کے پاس پہنچا تھا۔

"میں دل سے مانتا ہوں کہ یہ سب صحیح نہیں ہے، یہ تعلق گناہ ہے۔ میرا دل جانتا ہے کہ یہ راستہ ٹھیک نہیں لیکن وہ پھر بھی مجھے اسی راہ پر لے جاتا ہے پروفیسر! میرا من بار بار اس سے ملنے کو کرتا ہے، اسکے ساتھ کے لئیے ہمکتا ہے، اسکو پانے کی چاہ میں جھلستا رہتا ہے"

وہ ٹوٹے ہوئے، ہارے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا

"سب ٹھیک چل رہا ہوتا ہے۔ میں خود کو سمجھا لیتا ہوں کہ وہ بس میرا دوست ہے لیکن جیسے ہی وہ سامنے اتا ہے، سب الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔ میں گناہ کرنے سے پہلے بھی بے چین رہتا ہوں، میں اسکے بعد بھی پشیمان رہتا ہوں۔ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟؟؟؟؟"

"خود کو روکنے کی کوشش کرو"

"میرا نفس مجھ پہ حاوی ہے سر۔۔۔میں خود کے قابو میں نہیں ہوں۔میں خود کو جتنا بھی سمجھالوں،میں خود کو روک نہیں پاتا"

وہ ہولے سے مسکرادیئے

"اسے ہی تو آزمائش کہتے ہیں برخوردار۔۔۔۔ہدایت مانگنا اور اصل میں ہدایت چاہنا دو مختلف چیزیں ہیں میرے بچے۔ہمیں پتہ ہے ہدایت کیسے ملے گی۔اچھائیاں نیکی نماز روزہ۔۔۔سب کو سب کچھ پتہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی بھٹک جاتے ہیں، کیوں؟؟؟؟کیونکہ اھدنا الصراط المستقیم مانگ لینا آسان ہے پر جب وہ مل جائے تو اس پہ چلتے رہنا بہت مشکل۔۔۔۔۔"

"میں اس آزمائش پہ پورا نہیں اترا تو؟؟؟؟"

وہ ہنسے

"تو؟؟؟؟آزمائش پہ پورا اترو یا نا اترو،اجر تو ملتا ہی ہے۔کم یا زیادہ۔ہاں تم شرمندہ ہو یا نہیں،یہ اہم ہے۔تم نے خود کو روکنا چاہا پر تم نہیں رک سکے،تو اب کیا؟؟؟؟ دنیا ختم؟؟؟بس جہنم؟؟؟؟؟؟؟؟؟ہاں؟؟؟؟؟تو اسکا رحمان اور رحیم ہونا کیا ہوا ؟؟؟؟؟تو بہ کیا ہوئی؟؟؟؟؟"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

"ہاں لیکن وہ تمہارے دل کا حال بھی جانتا ہے۔۔۔گناہ اس نیت سے کیا کہ توبہ کر لوں گا تو سب معاف ہو جائے گا تو وہ برا نہیں مانے گا؟؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کسی پہ اسکی استعداد سے بڑھ کے بوجھ نہیں ڈالتا بچے۔اسے پتہ ہے تم کیا کیا برداشت کر سکتے ہو اور کیا کیا پاس کر سکتے ہو۔"

اس نے سر جھکا لیا

"میں نے اسکا ساتھ دعاؤں میں بھی مانگا ہے سر"

"خدا سے شر نہیں مانگا کرتے"

"میں اب اس سے خیر مانگ رہا ہوں"

"وہ ضرور دے گا۔۔۔شر وہ مانگنے پہ بھی نہیں دیتا اور خیر۔۔۔خیر وہ بنا مانگے عطا کر دیتا ہے۔۔۔۔"

اس نے سر اٹھایا

"گناہ گزرتے ہی مجھے پشیمانی ہونے لگتی ہے، یہ پشیمانی مجھے پہلے کیوں نہیں ہوتی سر ؟؟؟؟"

"کیونکہ گناہ سے پہلے شیطان تمہارے ساتھ ہوتا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ زرار کے

"وہ تمہاری انکھیں کان دماغ سب بند کر دیتا ہے۔وہ تمہیں اندھا بہرہ کر کے وہ دکھاتا اور سناتا ہے جو تم چاہتے ہو، ناں کہ وہ جو خدا چاہتا ہے۔جیسے ہی گناہ ہو جاتا

ہے،وہ ہاتھ چھڑوا کے رفو چکر۔۔۔۔۔وہ اچھا دوست نہیں ہے بچے۔۔۔۔۔وہ با وفا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ خاموش رہ گیا تھا۔

ایک مہینہ ہونے کو آیا تھا اور وہ اپنے کمرے سے نہیں نکلتا تھا۔سارا دن بس وہیں رہتا۔۔۔وہ یونیورسٹی بھی نہیں جا رہا تھا۔پڑھائی ترک کر دی تھی۔کتابیں ڈبوں میں بھر دی تھیں۔

وہ نجانے کس بات کا بدلہ لے رہا تھا اور نجانے کس سے۔۔۔۔شائد خود سے۔۔۔۔زندہ رہنے کا بدلہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس دن ارمان اس سے کھیلنے سیا تو وہ اس سے بھی نہیں بولا تھا۔

"بب۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔چچ۔۔۔چلو آؤ۔۔۔۔بب۔۔۔بھائی"

وہ کان لپیٹے پڑا رہا تو اس نے اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا۔عادل نے اسے زور سے جھڑک دیا تھا

"جاؤ یہاں سے۔۔۔۔دفعان ہو جاؤ۔۔۔۔"

وہ جسمانی لحاظ سے تندرستی کی طرف گامزن تھا لیکن اسکا ذہن وہیں اس رات میں کہیں اٹکا ہوا تھا۔وہ اسے چاہ کر بھی اپنے آپ سے کھرچ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

اور اگلے کچھ دن اس نے خود کو اس سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔یہ مشکل تھا لیکن اسے کرنا ہی تھا۔اسے ابلیس کی دوستی منظور نہیں تھی۔اسے یہ کرنا ہی تھا۔اپنے لئیے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے سعد کا نمبر ڈیلیٹ کر دیا تھا۔اسکے نمبر سے کال اور میسج آتا تو اگنور کر دیتا تھا۔پھر ایک دن اسکا نمبر بھی بلاک کر دیا۔

اس ویک اینڈ پہ بھی وہ اس سے ملنے نہیں گیا تھا۔دل ہمکتا رہا تھا لیکن اس نے اسکی ایک نہیں سنی تھی۔وہ بس اپنے کمرے میں بند رہا تھا۔

اگلا سارا ہفتہ بھی ایسا ہی گزرا تھا۔اسکا خود پہ جبر بڑھتا گیا تھا۔اس ویک اینڈ سعد اس سے ملنے آیا تھا لیکن اس نے ایک لڑکے کو بھیج کر جھوٹ بلوا دیا کہ وہ ہاسٹل میں نہیں ہے۔

تیسرا ہفتہ شروع ہوا تو اسکی ہمت ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔۔

اسکا نمبر واپکا ان بلاک کیا تھا۔۔۔۔

اسکو میسج بھی کیئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ویک اینڈ آتے آتے اسکی ہمت جواب دے چکی تھی۔اسکی یادیں اندر بین ڈال رہی تھیں۔دل کا برا حال تھا۔وہ رو رو کر اسکی منتیں کر رہا تھا کہ بس ایک بار۔۔۔۔۔۔

بس ایک بار۔۔۔۔۔۔۔

وہ صدیوں پرانے بیمار کے ایسے اسکے فلیٹ پہ پہنچا تھا۔دروازہ کھلا تھااور سعد کچن میں برتن دھو رہا تھا۔احسن بھاگتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھااور اسے پشت سے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

"سوری۔۔۔۔۔۔۔سوری یار۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔مجھے تیری۔۔۔۔۔تیری ضرورت ہے۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔آئی لو یو۔۔۔۔۔آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔۔۔"

امبرین نے اسے سر تا پا دیکھا تھا۔

وہ سترہ اٹھارہ سالہ لڑکا تھا۔گھٹنوں سے پھٹی جینز۔۔۔عجیب سے ڈیزائن کی شرٹ۔۔۔بازوؤں میں بیڈز اور دھاگے بندھے ہوئے۔۔۔۔گلے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چین۔۔۔بکھرے بال۔۔۔جاگرز۔۔۔امیروں کا کوا چلا ہنس کی چال ٹائپ امیر بچہ۔۔۔۔

"ارسل۔۔۔یہ تمہاری نئ ممی ہیں۔۔۔امبرین۔۔۔سلام کرو۔۔۔۔"

اس نے ایک استہزاء سے بھری نظر اس پہ ڈالی تھی

" She is not my mother...... Mind your language dad"

وہ کہہ کر،ایک کٹیلی نظر اس پہ ڈال کر رکا نہیں تھا۔ابرار درانی اسے آوازیں دیتے رہ گئے تھے۔امبرین کا چہرہ تاریک پڑتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تیرہواں باب: اعوذباللہ من الشیطان الرجیم

احسن نے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے اور سر اٹھا کر دیوار گیر آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

وہ وہی تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے سعد کی قربت میں وقت گزار کر آیا تھا۔

وحشت زدہ اور بے چین سا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس وقت وہ جتنا بیقرار تھا، اتنا وہ اس سے ملنے سے پہلے نہیں تھا۔

لال آنکھیں۔۔۔ماتھے پہ بکھرے بال۔۔۔زرد رنگت۔۔۔بیمار سا چہرہ۔۔۔

اداس سے نقوش۔۔۔

وہ خود کو کراہیت بھری نظروں سے دیکھتا رہا تھا

"کیوں؟؟؟؟؟ کیوں؟؟؟؟؟ کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ زور سے چلایا تھا اور یکدم اپنے منہ پہ تھپڑ مارتا چلا گیا تھا

"تو فاحش ہے۔۔۔۔ تو نجس ہے۔۔۔۔ لعنت ہے تجھ پہ۔۔۔۔ تیرے نفس پہ۔۔۔۔ لعنت ہے۔۔۔۔ سو بار لعنت ہے۔۔۔۔"

تھپڑ مارتے مارتے اسکی ہتھیلی اور گال لال پڑتا چلا گیا تھا۔ وہ رکا نہیں تھا۔ مارتا رہا تھا۔۔۔ خود کو کوستا رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں؟؟؟ کیوں تجھے اس سب سے گھن نہیں آتی؟؟؟ کیوں تیرا دل ڈرتا نہیں ہے؟؟؟؟ کیوں تو اسکی انگلی پکڑ لیتا ہے؟؟؟؟ کیوں تیرا خود پہ قابو نہیں ہے؟؟؟؟ کیوں تو خود کو روک نہیں سکتا؟؟؟؟ کیوں؟؟؟؟؟؟"

وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے وہیں فرش پہ بیٹھتا چلا گیا تھا۔

بلک بلک کر روتا ہوا۔۔۔کمزور۔۔۔بے بس۔۔۔۔بس ایک بندہ۔۔۔۔۔

بشر۔۔۔۔ضالین میں سے ایک۔۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔مجھے یہ سب چھوڑنا ہے۔۔۔مجھے اس سب سے گھِن آتی ہے۔۔۔میں یہ چھوڑنا چاہتا ہوں پر دل میں کہیں کھوٹ ہے۔۔۔۔میرے قدم مضبوط نہیں ہیں۔۔۔میری آزمائش آسان کر دے ناں۔۔۔۔اللہ تو مجھے اس راہ پہ لایا ہے تو انگلی تھام لے ناں۔۔۔۔میرے لئیے بھی کوئی معجزہ کر دے۔۔۔میرا دل بھی اپنی طرف موڑ لے۔۔۔۔۔۔"

وہ بے تحاشا روتا جا رہا تھا اور کہتا جا رہا تھا۔

"مجھے ضالین بننے سے بچا لے۔۔۔۔۔"

وہ تینوں نفوس ناشتے کی میز پہ جمع تھے۔

ابرار درانی۔۔۔امبرین۔۔۔اور ارسل۔۔۔

انہوں نے کھانا کھاتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا

"میں نے تمہاری ماں کے۔۔۔۔۔۔"

"اوہ کم آن ڈیڈ"

وہ درشتی سے انکی بات کاٹ کر بولا تھا

"یہ عورت میری ماں نہیں ہے۔۔۔میں کتنی بار آپ سے کہوں کہ اسے میری ماں کہہ کر میری ماں کی تذلیل مت کیا کریں۔۔۔فار گاڈ سیک"

وہ غصے سے کہہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اپنے رشتے اپنی ذات تک محدود رکھیں۔۔۔مجھے ان سب میں مت گھسایئے۔۔۔"

وہ ششدر رہ گئے

"ارسل۔۔۔۔تمیز سے بات کرو"

انہوں نے ٹوکا تھا

"ماں نا سہی،ماں کی جگہ تو ہے۔۔۔۔"

"....On my foot"

وہ کانٹا پٹخ کر اٹھا اور نفرت سے کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"میں خود کو روک نہیں پایا پروفیسر۔۔۔میں بے بس ہو گیا اور پھر سے وعدہ توڑ دیا۔۔۔توبہ کرچی کرچی ہو گئی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔آنکھیں اور لہجہ بھیگا ہوا تھا۔پشیمانی اور ندامت سے اسکا چہرہ آلودہ تھا۔

"میں نے خود کو بد عائیں بھی دیں پر میں تو مرا بھی نہیں پروفیسر۔۔۔نا بد عا سے، نا شرم سے۔۔۔۔"

"خود کو بد عائیں نہیں دیتے بچے۔یہ شرک ہوتا ہے، یہ کفر ہوتا ہے"

انہوں نے ٹوکا تو اس نے سر اٹھایا

"تو پھر میں کیا کروں؟؟؟؟میں کیسے نکلوں اس سب سے؟؟؟؟"

وہ اسکی طرف جھکے تھے

"اس سے پہلے یہ سوچو کہ یہ سب ہوا کیوں ہے؟؟؟؟وجہ تلاشو گے تو اسکا حل ملے گا۔ڈاکٹر ایسے ہی بیماری کا علاج کرتے ہیں ناں۔۔۔وہ وجہ ڈھونڈتے ہیں جس نے بیماری کو جنم دیا، اسے ختم کر دو تو بیماری آپوں آپ ٹھیک ہو جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ زرار کے

"تو بتاو برخوردار۔۔۔تم بیمار کیوں ہوئے؟؟؟؟؟"

وہ اس کیوں کی کھوج میں نکلا تھا۔ وہ بہت دیر تک سوچتا رہا تھا۔

"میرے پاس کوئی بات کرنے کے لئیے نہیں تھا۔ کوئی دوست نہیں تھا۔ سعد ملا تو لگا بس یہی ہے وہ جس سے میں ہر بات کر سکتا ہوں اور وہ میری ہر بات کا جواب دے سکتا ہے۔۔۔"

"تو یہ غلطی تھی؟؟؟؟؟؟"

وہ سر جھکا کے رہ گیا

"ایک معاشرے میں بگاڑ کسی ایک وجہ سے نہیں، بہت سارے عوامل کی وجہ سے آتا ہے۔ انسان کا بگاڑ بھی ایسے ہی ہے۔ یہ سب کیوں ہوا کو سوچو تو اس میں بہت سارے عوامل ملیں گے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"انسان کمزور ہے، بھٹک جاتا ہے۔ایک یہ بات ہے۔جسمانی تسکین گناہ کی طرف لے جاتی ہے۔یہ بھی وجہ ہے۔سامنے والے کی نیت ہمیں بگاڑ سکتی ہے۔جیسے سعد نے بگاڑا تمہیں۔ٹھیک۔اسے کس نے بگاڑا؟؟؟کسی اور کی نیت نے؟؟؟؟اسے کس نے؟؟؟؟یہ چین ہے بچے۔۔۔یہ چل رہی ہے۔سب جڑتے جا رہے ہیں۔اپنی اپنی کمزوری کی وجہ سے۔۔۔اور کچھ بڑی کمزوریاں میں تمہیں بتاؤں؟؟؟؟"

انہوں نے لمبا سانس لیا تھا۔

"ماں باپ بچوں سے بات نہیں کرتے۔جسمانی اور جنسی بات چیت تو بالکل بھی نہیں۔باپ شرما جاتا ہے،ماں سر جھکا جاتی ہے۔ہر اچھائی برائی سکھائیں گے بچوں کو، جھوٹ چغلی ہر برائی سے بچنا ہے، یہ بتائیں گے پر جنسی تعلیم دیتے ہوئے کنی کترا جاتے ہیں۔کتنے باپ بیٹوں سے بات کرتے ہیں؟؟؟انکے بارے میں،انکے جسم کے بارے میں، تبدیلیوں کے بارے میں،خوہشات کے بارے میں، نفس کی بارے میں؟؟؟؟؟کونسا باپ اپنے بیٹے کو یہ سکھاتا ہے کہ کس سے کتنا تعلق رکھنا

ہے؟؟؟ کس کا چھونا کیا ہے، کس کو کیسے ہاتھ لگانا ہے؟؟؟؟ کونسا باپ بچوں کو محبت کے بارے میں بتاتا ہے؟؟؟ یہ کس سے کرنی ہے، کب کرنی ہے، کیوں اور کتنی کرنی ہے، کیسے کرنی ہے اور کب تک کرنی ہے؟؟؟؟ کون بتاتا ہے؟؟؟؟؟ جسمانی پاکیزگی کا کبھی بتایا تو نظریں جھکا کے اشاروں میں۔۔۔ کیوں؟؟؟ وہ تمہارا بچہ ہے۔۔۔ تمہارا اپنا۔۔۔ وہ تم پہ منحصر ہے۔۔۔ اسے بتاؤ، سمجھاؤ۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔ اسے باہر والے بتاتے ہیں اور وہ پھر اپنے طریقے سے بتاتے ہیں۔ وہ جیسے بتاتے ہیں، وہ سسپنس پیدا کرتا ہے۔ خواہشیں ابھارتا ہے، جذبات بھڑکاتا ہے۔ تب بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہارے ساتھ یہی نہیں ہوا؟؟؟؟"

وہ بولتے چلے گئے تھے

"اور سعد؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"سعد جو کچھ جامعہ میں کر آیا تھا وہ بچگانہ حرکت تھی، تب اسے سرزنش کی گئی؟؟؟ بچوں کو روک ٹوک کرتے ہوئے خاص طور پر لڑکوں کو کہ وہ کہیں بگڑ نا جائے۔۔۔ اللہ کے بندو وہ بگڑا ہے تو تمہیں سرزنش کرنی ہے۔اسکے بھائی نے اس سے کیوں بازپرس نہیں کی؟؟؟ بھلے وہ جس بھی صدمے سے گزرا تھا، اس سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کی؟؟؟؟اس سارے کے بعد آنکھیں کیوں میچ لیں؟؟؟؟ وہ کہاں آتا جاتا ہے، کن سے ملتا ہے، چیک اینڈ بیلنس کیوں نہیں رکھا؟؟؟؟ بچوں پہ بھروسہ ضرور کریں لیکن نظر بھی رکھیں۔ کون کون دوست ہے، کس سے ملنا جلنا ہے، کہاں جاتے ہیں، کون ملنے آتا ہے۔۔۔۔ماں باپ کی نظروں کے سامنے، ناک کے نیچے بچہ بگڑ رہا ہوتا ہے اور وہ بے خبر ہوتے ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

"پھر آتا ہے زمانہ۔۔۔ یہ دور جس میں ہم ہیں، یہ قیامت کی نشانی ہے۔ یہ سائنس کا دور جو رحمت بھی ہے اور عذاب بھی۔ یہ فون، انٹرنیٹ۔۔۔ بچوں کو سب پتہ

ہے اور ماں باپ غیر آشنا ہیں۔ جو بچوں نے کہہ دیا بس مان لیا۔ کیوں؟؟؟ تمہیں فون چلانا نہیں آتا تو کیا چہرہ پڑھنا بھی نہیں آتا؟؟؟ بچے بچیاں کہیں کونے کھدروں میں، مسکراہٹیں دبائے، اڑی رنگت سے فون میں گم ہیں اور آپ پر سکون ہیں۔۔۔ کیوں؟؟؟؟ ابلیس اپنا کام کر رہا ہے اور آپ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔۔۔ کیوں؟؟؟"

انہوں نے اسکی طرف اشارہ کیا

"پھر آتے ہو تم۔۔۔ تمہارے جسم کی ضرورت ہے۔ کھانا پینا سونا جاگنا۔۔۔ ویسے ہی نفس کی خواہش ہے۔ اسے جائز طریقے سے پورا کرو۔ پر کیسے؟؟؟ نکاح۔۔۔۔ وہ تو آجکل کم از کم پچیس سال سے پہلے ممکن ہی نہیں۔۔۔ پڑھائی، جاب، کیریئر، پہلے بہنوں کی شادی، اچھا رشتہ نہیں، آئیڈیل، محبت، بری فرنیچر زیور،، پانچ سو لوگوں کا ولیمہ، یہ وہ فلاں۔۔۔۔ گناہ آسان ہو گیا اور نیکی مشکل۔۔۔۔

پھر یہ اس زمانے کا نیا فتنہ۔۔۔بچے اپنا اپ ایکسپلور کرنے کو نکلے ہیں۔ہمارا جینڈر رول پتہ نہیں ہمیں۔بائ سیکسول،جینڈر کوئیر،یہ وہ الا بلا۔۔۔ارے اللہ کے بندو تم مرد ہو یا پھر عورت۔بس۔۔۔خدا نے تمہیں یہی بنایا ہے۔۔۔عورت کے وجود میں عورت ہے اور مرد کے اندر مرد۔۔۔ہر بحث چھوڑو اور جان لو کہ تمہاری فطرت بس ایک سی ہے۔آدم اور حوا۔۔۔بس بات ختم۔۔۔۔"

وہ دھیان سے سن رہا تھا

"تو جان چکے کہ بیماری کیوں ہوئی؟؟؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دن ہولے ہولے ڈھل رہا تھا۔شام کی نارنجی سرخیاں اب تاریک ہونے لگی تھیں۔پرندوں کے غول کے غول اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

اندر کمرے میں حبس سے گھبرا کر وہ باہر نکلا تھا اور منڈیر کے پاس کھڑا ڈھلتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے جیسے رات نزدیک آتی جا رہی تھی، ویسے ویسے کوٹھے پہ چہل پہل بڑھتی جا رہی تھی۔

وہ خاموش کھڑا تھا جب اسے پازیب کی چھن چھن سنائی دی تھی۔ وہ بنا مڑے جان گیا تھا کہ وہ کون تھی۔ گل بدن اب اسکے برابر میں آن کھڑی ہوئی تھی

"آج بھی یونیورسٹی نہیں گئے تم؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلا دیا

"کیوں؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں کیوں۔۔۔۔"

اس نے کندھے اچکا دیئے تھے۔ بنا اسکی طرف دیکھے۔

"کسے پتہ ہے اس کیوں کا جواب؟؟؟"

"یہ بھی نہیں پتہ۔۔۔۔بس یہ پتہ ہے کہ مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔میں کچھ اور جاننا بھی نہیں چاہتا۔۔۔میں کچھ بھی کرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔میں۔۔۔میں بس مر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"

گل بدن نے اسے بغور دیکھا تھا۔اسکی ہلدی جیسی رنگت اسے صدیوں کا بیمار بتاتی تھی۔

"مر جانا حل نہیں ہوتا عادل۔۔۔۔مر جانا آسان بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

اس نے لمبی سانس بھری تھی

"یہ حل ہوتا تو ہر وہ انسان مر جایا کرتا جسے زندگی میں کبھی کہیں بند گلی دکھائی دیتی۔۔۔۔یہ آسان ہوتا تو آج سے سالوں پہلے گل بدن مر گئی ہوتی۔۔۔۔"

"جینا بھی تو آسان نہیں ہے ناں"

وہ فوراً بولی

"نہیں۔۔۔یہ تو بہت آسان ہے۔۔۔بس سانس لیتے رہو۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا۔ گل بدن نے اسے دیکھا تھا

"تم تو ایک بہادر لڑکے ہو۔۔۔پھر اب کیا ہوا؟؟؟؟"

"میں۔۔۔میں خود کو بہادر ثابت کرتے کرتے تھک گیا ہوں گل"

"تو کیا ہوا؟؟؟ تھک جانا ہار جانا تو نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ تھک جانا بزدلی تو نہیں ہے۔۔۔ تھک گ ئے ہو تو رک کر سستالو، پھر دوبارہ سفر شروع کر لو۔۔۔"

دور مغرب کی دلدل زرد اور نارنجی رنگوں سے بھر خکی تھی۔ سورج اس میں ڈوبنے کو تیار تھا۔ وہاں وصل کے گیت گائے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب میرے ساتھ کیوں ہوا؟؟؟؟"

"آزمائش کسی پہ بھی آسکتی ہے عادل۔۔۔آزمائشوں سے ڈرا نہیں کرتے۔۔۔۔یہ ڈرانے کے لئیے نہیں اتیں، کچھ سکھانے کے لئیے آتی ہیں۔۔۔۔"

وہ زرار کی

"کچھ نہیں سیکھا تم نے اس سے؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہا

"سالوں پہلے میں بھی یہی سوچ رہی تھی، یہیں کھڑی، ایسے ہی خفا سی۔۔۔ میں ہی کیوں؟؟؟ مجھ پہ آزمائش کیوں اتری۔۔۔ میرا محبوب بس ایک ٹیڑھے میڑھے بچے کی وجہ سے مجھے چھوڑ گیا؟؟؟؟ بس اتنی سی محبت؟؟؟؟ محبت کی آزمائش کیوں؟؟؟؟؟؟"

عادل نے رخ موڑ کہ اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"میں نے جان لیا تھا کہ وہ مجھے کیا بتانے کے لئیے آئی تھی۔ جینے کے لئیے ایک وجہ ہمیشہ موجود رہتی ہے۔۔۔ میرے پاس میرا بیٹا تھا۔۔ اسکے لئیے مجھے جینا ہی تھا۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سورج ڈوب چکا تھا۔۔۔ لیکن ہمیشہ کے لئیے نہیں۔۔۔۔اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔ مگر ہمیشہ کے لئیے نہیں۔۔۔بس ایک رات کی بات تھی۔۔۔۔زرا کی زرا کا اندھیرا اور مشکلیں۔۔۔۔دن تو نکل ہی آنا تھا۔۔۔یہ طے ہے۔۔۔جب جب اندھیرا پھیلتا ہے، تب تب اجالا بھی ہوا کرتا ہے۔۔۔۔

"میرے پاس جینے کی کیا وجہ ہے گل؟؟؟؟"

وہ مسکرادی اور پلٹ گئی

"یہ تو تمہیں سوچنا ہے۔۔۔۔۔"

پازیب کی چھن چھن معدوم ہوتی چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اکیلا کھڑا رہ گیا تھا۔

کیا تھی اسکے پاس جینے کی وجہ؟؟؟؟؟؟

اس نے سوچا تھا۔

نظروں کے سامنے وہ چہرا آ گیا۔۔۔

وہ موٹے موٹے نقوش۔۔۔میک اپ کا لیپ۔۔۔وہ بھڑکیلا لباس۔۔۔وہ ہنسی۔۔۔وہ ٹھٹھے۔۔۔۔وہ رقصاں وجود۔۔۔۔

"یہ میرا بیٹا ہے گرو جی۔۔۔اسے میں خود پال لوں گی۔۔۔۔یہ میری زمہ داری ہے۔۔۔۔یہ پڑھے گا لکھے گا، بڑا آدمی بنے گا۔۔۔۔یہ ٹکے ٹکے کے لئیے اپنا آپ نہیں بیچے گا۔۔۔۔۔یہ افسر بنے گا۔۔۔۔۔"

وہ بازگشت سی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔اس نے نم آنکھوں سے دیکھا۔ہلکے نیلے آسمان پہ وہ واحد تارہ تھا جو چم رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تو بس وہ جینے کی وجہ تھا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں رگڑ ڈالی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سعد نے اپنے پارٹنرز کے ساتھ مل کر اپنے ذاتی ریسٹورنٹ کی تعمیر کا کام شروع کروادیا تھا۔ کام جاری تھا اور اسکے پاس جمع پیسہ تیزی سے ختم ہو رہا تھا۔ تبھی اس نے فرحان کو وہ نوٹس بھجوایا تھا۔

جائیداد میں حصے کے لئیے۔۔۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی سعد۔۔۔ تم میرے بھائی ہو، میرا سب کچھ بھی تمہارا ہے۔۔۔"

اسی شام انہوں نے اسے فون کیا تھا

"تم مانگ لیتے، میں نہیں دیتا کیا؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے میرا حق چاہئیے، بھیک نہیں"

"میں بھائی ہوں تمہارا یار۔۔۔۔"

"ہیں نہیں، تھے۔۔۔اب نہیں ہیں۔۔۔یہ تعلق اسی دن ختم ہو گیا تھا جب اپ نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔"

وہ چپ رہ گے

"میں تمہارا خیر خواہ ہوں بچے۔۔۔"

"مجھے آپکی خیر خواہی نہیں چاہئیے۔۔۔بس اپنا حصہ چاہئیے ہے۔۔۔"

"سعد سعد۔۔۔خدا کے لئیے اپنی روش بدلو۔۔۔اس قوم پہ اللہ کی طرف سے پتھروں کی بارش۔۔۔۔"

سعد نے کال کاٹ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی کا لیکچر نہیں سننا ہے۔۔۔۔"

"تم اسکی کسی بات کا برا مت منانا امبرین۔۔۔وہ زرا تند مزاج ہے"

اس رات درانی صاحب نے اس سے کہا تھا

"بیوی کے بعد میں نے اسے بہے لاڈ سے پالا ہے۔۔۔اور شائد یہی مجھ سے غلطی ہو گئی۔دوا ضرورت سے زیادہ دی جائے تو زہر بن جاتی ہے۔میری ضرورت سے زیادہ محبت ہی شائد اسکے بگاڑ کا سبب بن گئی"

وہ چپ چاپ سن رہی تھی

"اسکی صحبت ٹھیک نہیں ہے۔میں اسے سمجھاتا رہتا ہوں لیکن وہ میری ایک نہیں مانتا۔۔۔میں نے اسے کئی بار شراب میں ٹُن تھانے تک سے چھڑوایا ہے۔۔۔۔ بس اللہ اسے ہدایت دے۔۔۔تم اسکی کسی بات کا برا مت منانا"

www.novelsclubb.com

"نہیں ابرار۔۔۔وہ میرا بھی بیٹا ہے۔۔۔۔"

وہ مسکرا دیئے تھے۔

اسکے جگری دوست سے تو وہ بھی مل چکی تھی۔ولید۔۔۔اس دن وہ اس سے ملنے آیا تھا۔اسکے جیسے ہی حلیئے میں، کچھ کی کوشش میں کچھ بنا ہوا لڑکا۔۔۔وہ بھی اکلوتا تھا۔ایک متوسط گھرانے سے۔۔۔۔۔

"تو سوال وہیں ہے پروفیسر۔۔۔۔"

اس نے پروفیسر رضوی سے کہا تھا

"علاج کیا ہو گا؟؟؟؟اب میں کیا کروں کہ بھٹکنے سے بچا رہوں؟؟؟؟"

"تمہیں کون بھٹکا رہا ہے؟؟؟ابلیس؟؟؟؟تو اس سے دوستی نا کرو،اسکی نا سنو۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے کہہ دو کہ میں تم سے بیزار ہوں۔۔۔بس"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ آسان تو نہیں ہے سر۔۔۔۔وہ ایسے جان نہیں چھوڑتا۔۔۔۔کوئی عمل بتائیں۔۔۔کوئی وظیفہ۔۔۔کوئی ورد کہ میں خود پہ پھونک لوں تو اسکی باتیں مجھے سنائی نا دیں،اسکا راستہ مجھے دکھائی نا دے۔۔۔"

وہ مسکرا دیئے۔

"حل تو ہے۔۔۔۔"

"وہ کیا؟؟؟؟"

وہ جلدی سے بولا تھا۔وہ میز پہ آگے کو جھکے اور سرگوشی کے سے انداز میں کہا تھا

"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم"

www.novelsclubb.com

وہ ساکت رہ گیا تھا۔وہ مسکراتے جا رہے تھے

"اللہ کی پناہ یار۔۔۔اسکی حفاظت۔۔۔اسے کہو۔۔۔اسے کہو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے۔۔۔۔شیطان مردود سے۔۔۔وہ جو لعین ہے۔۔۔۔نجس ہے۔۔۔۔ پھٹکارا ہوا ہے۔۔۔دھتکارا ہوا ہے۔۔۔۔۔"

تو بس وہ چند لفظ بس ایک فقرہ نہیں تھا۔وہ کامل شفا تھے۔

"وہ کیوں لے گا مجھے اپنی پناہ میں؟؟؟"

"وہ تمہیں اپنی پناہ میں کیوں نہیں لے گا؟؟؟"

وہ سختی سے بولے تھے

"اس نے کیوں آدم کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا جب ابلیس نے ان سے خطا کروادی تھی؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش رہ گیا

"شیطان کے شر کوئی حد ضرور ہو گی لیکن اسکے خیر کی کوئی حد نہیں ہے بچے۔۔۔۔

"

وہ اسے دیکھ رہے تھے

"انسان شر کی طرف تب ہی بڑھتا ہے برخوردار جب وہ خیر سے دور ہوتا جاتا ہے۔ ہم ایک ایک کر کے نیکیاں چھوڑتے جاتے ہیں، گناہ ایک ایک کر کے ہمیں اپنا عادی کرتے جاتے ہیں۔۔۔۔۔تو بس خیر مانگو۔۔۔یہ واحد، پہلا اور اخری حل ہے

"

"مجھے خیر کیسے ملے گی؟؟؟؟"

"نماز خیر ہے۔کلام اللہ خیر ہے۔اسکی یاد خیر ہے۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر وقت مصلے پہ بیٹھے رہو لیکن جب اسکی طرف سے آواز آئے تو لبیک کہہ دیا کرو۔۔۔ہر وقت تسبیح بیشک مت پکڑو لیکن جب دل اسکی یاد سے خالی ہونے لگے تو ایک بار

اسے پکار لو۔۔۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ بس دنیا ترک کر دو مگر جب گناہ کا خیال آئے تو نیکی کی کوشش کرو۔۔۔زرا سی ہی سہی پر کوئی نیکی۔۔۔وہ شر کو زائل کر دے گی میرے بچے۔۔۔۔۔۔"

اپنے دل کو اسکا گھر بناؤ، وہ شیطان کو وہاں بسیرا کرنے نہیں دے گا۔۔۔

وہ پھر سے پہلے والا عادل بن چکا تھا۔

گھنٹوں پڑھائی کرنیوالا۔۔۔ارمان کے ساتھ کھیلنے والا۔۔۔۔وہاں سب کا مددگار۔۔۔۔یونیورسٹی میں اول۔۔۔۔ہر جگہ پیش پیش۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی جنس کے لوگ تو سکولوں میں اکادکا ملتے ہیں کجا یہ کہ وہ یونیورسٹی میں تھا۔ اب بھی لوگوں کی استہزاء بھری نظریں تھیں۔۔۔کڑوے جملے تھے۔۔۔کوئی کوئی گالی بھی تھی۔۔۔لیکن وہ ہنس کر سن لیتا تھا، خاموش رہتا تھا۔۔۔

آپ سب کو خاموش نہیں کروا سکتے، یہ وہ جان چکا تھا۔۔۔

کلب کی جاب وہ چھوڑ چکا تھا۔اسے ایک پرائیویٹ ادارے میں پارٹ ٹائم جاب مل گئی تھی۔کچھ ٹیوشنز تھیں۔تو بس۔۔۔

جینے کی وجہ موجود تھی۔

وہ خیر کے راستے پہ نکل پڑا تھا۔

وہ راستہ جو ابلیس تو طیش دلاتا ہے۔۔۔وہ جو آسان نہیں ہے۔۔۔۔لیکن وہ جو بڑا خوبصورت ہے۔۔۔وہ جو اصل میں زندگی کا مقصد ہے۔۔۔وہ جس میں صبح آنکھ کھلتے ہیں خدا کو ماتھا ٹیک کر بتانا ہوتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب۔۔۔۔

وہ جس میں دن کے اختتام پہ بھی سجدہ کرنا لازم ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نمازیں باقائدگی سے پڑھنے لگا تھا۔شروع شروع میں تو زیادہ تر کمرے میں ہی پڑتا تھا لیکن ساری پڑھتا تھا۔پھر ہولے ہولے مسجد جانے لگا۔دو چار۔۔۔پھر پانچ۔۔۔ہر نماز۔۔۔وہیں جماعت کے ساتھ۔۔۔۔کبھی جماعت نہیں ملی تب بھی وہیں۔۔۔۔

کبھی ہوتا ہے ناں کہ ہم کسی وجہ سے کلاس میں دیر سے پہنچیں لیکن جاتے ضرور ہیں،استاد کو یہ دکھانے کہ دیر سے ہی سہی،آئے ہیں۔۔۔تو بس۔۔۔۔نیت کھری رکھو،اجر کا ذمہ اسکا ہے۔۔۔۔

پھر قرآن۔۔۔روز کا بھلے ایک رکوع لیکن پڑھتا ضرور تھا۔۔۔ترجمے سے۔۔۔وہ رٹی رٹائی عربی نہیں۔۔۔۔سمجھ کر۔۔۔جو ہم پڑھ رہے ہیں،وہ ہے کیا۔۔۔۔

کہتے ہیں کوئی پریشان ہو تو قران خوانی کروالو۔۔۔نہیں،کوئی مشکل ہے تو قرآن کو سمجھ کر پڑھ لو۔۔۔وہ جواب وہیں ہو گا۔۔۔۔وہیں ہو گا۔۔۔۔وہ تمہاری مشکلوں کو

آسان کرنے کے لئیے ہی تو ہے۔۔۔وہ بس مناجات نہیں ہے،ایک طریقہ حیات ہے۔۔۔

تو وہ خیر کے راستے پہ ہے۔۔۔

وہاں جہاں ابلیس اسکے پیچھے ہی ہے۔۔۔وہ سوچ رہا ہے اب میں کیا کروں۔۔۔وہ کچھ کرے گا ضرور۔۔۔وہ اسے وہاں نہیں دیکھ سکتا ہے۔۔۔۔

سعد اپنے کاموں میں مصروف تھا۔

ریسٹورنٹ کا تعمیراتی کام جاری تھا۔اسکے کورسز ختم ہونے والے تھے۔ادھر ادھر کے کام۔۔۔وہ حد سے زیادہ مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

احسن سے کبھی کبھار فون پہ بات ہو جاتی تھی۔اسے روبرو دیکھے اور ملے ہوئے دو ڈھائی ماہ ہو چکے تھے۔

اس رات یو نہی لیٹے لیٹے اسے اسکا خیال آیا تھا۔اس نے مسکرا کر فون نکالا اور اسکا نمبر ڈھونڈنے لگا تھا۔

"!!!Missing you"

احسن اپنے بستر پہ سونے کے لئیے لیٹ چکا تھا جب اندھیرے میں روشنی ہوئی اور فون کی سکرین پہ وہ دو لفظ چمکنے لگے تھے۔اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔وہ دو ماہ میں سعد کا واحد میسج تھا۔

"میں آجاؤں تیرے پاس؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

رات۔۔۔تاریکی۔۔۔۔سناٹا۔۔۔۔خواہشات۔۔۔۔نفس۔۔۔۔

اسکے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔وہ خاموش لیتا بس ان لفظوں کو دیکھتا رہا تھا۔

"سعد؟؟؟؟؟"

اسکے ہاتھوں میں کپکپاہٹ اور بدن میں لرزش سی دوڑ گئی تھی۔دل اسکے ساتھ کو ہمکنے لگا تھا۔کوئی اسکے وجود میں ٹوٹ کے بکھر جانا چاہتا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

اس نے خود سے کہا تھا

"ہم اپنی مرضی سے اپنی زندگی جینے کا حق رکھتے ہیں احسن۔۔۔"

"محبت ہر ایک سے جائز ہے لیکن محبت میں سب جائز نہیں میرے بچے۔۔۔"

"بول میں آجاؤں؟؟؟؟اکیلا ہے ناں تو؟؟؟؟"

اسکے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو میری محبت ہے،تو اس دنیا میں میرا واحد اثاثہ ہے احسن"

اسکی قربت۔۔۔اسکے لمس۔۔۔اسکا احساس۔۔۔۔ہر شے دہکنے لگی تھی۔

"ہم ایک نیکی چھوڑتے ہیں، ایک گناہ ہمیں اپنا عادی بنالیتا ہے"

سعد کی کال آنے لگی تھی۔

"اسے ہاں کہہ دے۔۔۔تو بھی یہ چاہتا ہے۔۔۔تو اسے چاہتا ہے۔۔۔"

دل نے مشورہ دیا تھا

"آجاؤں؟؟؟؟"

یہ اسکے ضبط کی حد تھی

"آجا۔۔۔میں اکیلا ہی ہوں"

اس نے پیغام بھیج دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خیر اور شر کی جنگ تھی۔شر کا پلڑہ بھاری ہوتا جارہا تھا۔

"اور تم جاتے ہو مردوں کے پاس شہوت کے لئیے عورتوں کو چھوڑ کر، پس تم وہ قوم ہو جو جہالت برتتے ہو۔۔۔"(مفہوم)

خدا اسے بے حیا کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ بے چینے کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگا تھا۔

"یہ ہماری زندگی ہے احسن۔۔۔بس ہم دونوں کی۔۔۔کوئی تیسرا کون ہوتا ہے۔۔۔۔"

اسکا بے چینی سے برا حال تھا۔اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔اس حبس زدہ سیاہ کمرے میں اس نے اجالا ڈھونڈنا چاہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے"

اب کی بار وہ سانس بھی نہیں لے پایا تھا۔اسے لگا وہاں کوئی ہے۔وہ اکیلا نہیں تھا۔ کوئی اس پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔اسکا امتحان تھا اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔اسے جو سوال دیا گیا تھا،اسکا جواب اسے معلوم تھا۔پہلے ہی بتا دیا گیا تھا۔

وہ تعوذ پڑھنے لگا تھا۔

"میں پناہ مانگتا ہوں اس پناہ دینے والے کی کہ جس جیسی پناہ کوئی بھی نہیں دے سکتا ہے۔۔۔۔۔"

اسے لگا اسکے گرد نور کا ہالہ سا بن رہا ہے۔وہ خنکی بھرا سا احساس اسے بھگونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شیطان مردود سے۔۔۔۔جو لعین ہے۔۔۔جو بھٹکاتا ہے۔۔۔جو گمراہ کرتا ہے۔۔۔جو ضالین میں سے ایک بنا دیتا ہے۔۔۔۔"

اس نے زیر لب پڑھا تھا جب دروازہ کھلا۔

اس نے سعد کو دروازے سے اندر آتے دیکھا تھا۔

وہ مسکرا رہا تھا۔اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کیسا ہے یار۔۔۔۔۔"

تبھی اس نے سعد کے فون کی بیل سنی تھی۔وہ فون سننے لگا تھا۔

"سوری یار۔۔۔دراصل مجھے ہوٹل سے کال آئی ہے۔وہاں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔

سوری مجھے جانا ہو گا۔۔۔بائے"

وہ بھاگتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

احسن بس خاموش سا، سر جھکائے بیٹھا رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب کیا ہوا تھا؟؟؟؟؟

وہ بے یقین تھا۔۔۔۔

اس نے ابھی ابھی وہاں خدا کو محسوس کیا تھا۔

وہ لرزتے، ڈگمگاتے قدموں سے اللہ کی طرف بڑھا تھا، شیطان اس سے بھاگ کر علیحدہ ہو گیا تھا۔

دو ہفتوں بعد وہ ڈگری لیکر گھر چلا گیا تھا۔اسکا ایم فل مکمل ہو چکا تھا۔اسے وہیں ایک کالج سے پروفیسر کی آفر آ گئی تھی۔

اس دن وہ باپ کے پاس آیا تھا

"ابو۔۔۔۔۔مجھے شادی کرنی ہے۔۔۔جلد از جلد۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔وہ تو خود یہی چاہتے تھے۔

جھٹ منگنی، پٹ بیاہ۔۔۔۔

اگلے ہی ہفتے اسکا نکاح ہو گیا تھا۔

اوراب۔۔۔۔۔

وہ نازک سی لڑکی اس سے کچھ قدم پیچھے، جائے نماز پہ کھڑی تھی۔احسن نے ہاتھ دعا کے لئیے اٹھائے تھے۔

"حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں، تم ان سے نکاح کرو۔وہ قوم نہیں مانی تھی۔میں مان رہا ہوں۔مجھے ضالین نہیں بننا۔۔۔میں تیرا بتایا پسندیدہ عمل کر رہا ہوں۔۔۔اس لڑکی کو میرے لئیے صراطِ مستقیم بنا دے۔۔۔میرے دل میں اسکی اتنی محبت پیدا کر دے کہ مجھے اسکے بعد کسی کی ضرورت ہی نا رہے۔۔۔۔مجھے بس اسکا کر دے۔۔۔بس صرف اسکا۔۔۔۔"

وہ دعا مانگ کر فارغ ہوا تو وہ بھی دعا مانگ چکی تھی۔اس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا اور اسکی گود میں سر رکھ کر وہیں لیٹ گیا تھا۔

"یہ پل ہمیشہ کے لئیے یادگار ہونے والے ہیں ناں۔۔۔ چلو اسے اور حسین بناتے ہیں۔۔۔رب کو حاظر ناظر جان کر ایک ایک عہد کرتے ہیں"

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تم سے محبت کروں نا کروں، تمہاری عزت ساری زندگی کرتا رہوں گا۔اور سچ پوچھو تو یہ میرے لئیے محبت سے زیادہ اہم ہے"

وہ مسکرادی

"تم سے محبت اور تمہاری عزت۔۔۔یہ ہمیشہ کرتی رہوں گی کہ مجھ سے پوچھو تو یہ سب سے زیادہ اہم ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سمے یقیناً بہت خوبصورت تھا۔تو یہ طے پایا کہ ہر شے اپنے فطری رنگ میں ہی اچھی لگتی ہے۔وہ ابنِ آدم تھا اور اسکے لئیے بنتِ حوا بنائی گئی تھی۔جنت تو ایک اضافی تحفہ ہے۔۔۔۔۔

امبرین کے لئیے وہ رات بہت تکلیف دہ تھی اور بہت بے چینی میں گزری تھی۔

اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ابرار درانی نے بھی پریشانی سے اسے دیکھا تھا

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔بس درد ہو رہا بہت۔۔۔۔"

وہ تو واش روم مے چلے گ ئے اور وہ بہت دیر تک سو نہیں سکی تھی۔اگلی صبح اٹھی تو ران تک خون کی لکیر تھی۔وہ ڈاکٹر کے پاس پہنچ گئی تھی۔

"ایسا ہوتا ہے۔۔۔اسے ڈِس پارا یونیا کہتے ہیں۔تکلیف دہ جسنی تعلق۔۔۔بجائے راحت کے، جنسی تعلقات تکیف دیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے بتانے لگیں

"تم نے بتایا کہ تم نے پہلے بھی چیک اپ کروایا تھا۔انہوں نے تمہیں بتایا ہو گا کہ تمہارا ریپروڈکٹو سسٹم بہت کمزور ہے"

"جی"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

"یہ اسی وجہ سے ہے۔تم اسی کمزوری کی وجہ سے بہت دیر تک جنسی تعلق قائم نہیں رکھ سکو گی۔یہ فطری عمل جو ہوتا ہے،وہ تمہارے لئیے تکلیف دہ ہوتا چلا جائے گا۔تمہارا ہارمونل ایکسز بھی کمزور ہے۔اسکا مطلب تمہیں یہ اشتہا نہیں ہو گی، تمہیں کسی بھی جسمانی تعلق کی خواہش ہی نہیں رہے گی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ساکت رہ گئی

"اس سے تو میری شادی شدہ زندگی تباہ ہو سکتی ہے"

"آئی ایم سوری لیکن ہاں۔۔۔۔تم جسمانی طور سے ٹھیک ہو لیکن جنسی لحاظ سے یہی تمہارا مقدر رہے۔دوائیں ہیں لیکن وقتی وقتی اور وہ بھی بہت فائدہ مند نہیں۔۔۔۔۔"

وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی

"پریشان مت ہو۔۔۔اپنے شوہر کو اعتماد میں لو۔۔۔۔ایسا ہو جاتا ہے کپلز کے ساتھ۔۔۔زندگی تو گزارنی ہے ناں۔۔۔کچھ وہ کمپرومائز کرے کچھ تم کرو۔۔۔۔۔ "

وہ تسلی دے رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

چودھواں باب: کوئی ایسی خطا نا کرے

دو سال بعد

اس مشہور شاہرہ کے کنارے پہ موجود وہ ریسٹورنٹ کسی دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔

برقی قمقمے۔۔۔روشنیاں۔۔۔۔رنگ۔۔۔۔اس پہ سائن بورڈ جگمگا رہا تھا

"The Saad's dining"

نازک کانچ کے دروازے کھڑکیاں۔۔۔۔چکنے صاف فرش۔۔۔۔خوبصورت

فرنیچر۔۔۔۔پینٹنگز۔۔۔۔ہال۔۔۔۔۔سب لاجواب تھا۔

اس مرکزی ہال میں گہما گہمی تھی۔کرسیوں پہ سوٹڈ بوٹڈ لوگ موجود تھے۔لڑکے

لڑکیاں۔۔۔کچھ ادھیڑ عمر افراد۔۔۔۔کچھ غیر ملکی۔۔۔۔

سٹیج پہ ایک طرف رکھے مائیک کے سامنے سعد کھڑا تھا۔ایک طرف کرسیوں پہ کچھ لوگ موجود تھے۔ان کی پشت پہ وہ بڑی سی سکرین تھی جس پہ مختلف مناظر چل رہے تھے۔اس پورے ہال کو دھنک رنگ کے بینرز، جھنڈوں اور کپڑوں سے سجایا گیا تھا۔

"ہم سب آزاد تخلیق کیئے گئے ہیں۔اپنی مرضی کے مالک۔ ہمیں خود کو سونپ دیا گیا کہ جاؤ جو مرضی ہو وہ کرو۔۔۔ ہم سفید اوراق ہیں۔اسے دھنک کے رنگوں سے بھرنا ہماری مرضی ہے، ہمارا حق ہے۔اپ جو بھی ہیں۔ مرد۔۔۔ عورت۔۔۔ ٹرانس۔۔۔جو بھی، وہ آپ ہیں۔۔۔۔وہ آپ اپنی مرضی سے ہیں۔اور آپکو اپنی مرضی بتانے کا، اپنی مرضی چلانے کا ہر حق ہے۔۔۔۔ہمیشہ رہے گا"

وہ اپنی این جی او شروع کرنے جا رہا تھا۔ایل جی بی ٹی کیو کمیونٹی اسے سپانسر کر رہی تھی۔اپنے جیسے ہم جنسوں کو وہ ایک پلیٹ فارم دینے والا تھا۔

"اس دنیا میں جینا مشکل نہیں ہے۔اس زندگی کو اپنی مرضی سے گزارنا مشکل ہے۔۔۔اور اسے بنایا ہے معاشرے نے۔۔۔ان لوگوں نے جنہیں میں نہیں مانتا۔۔۔جن کے بنائے قوانین میں نہیں مانتا۔۔۔۔میں کسی کو نہیں جانتا۔۔۔بس خود کو جانتا ہوں۔۔۔اور اپنے دل کی مانتا ہوں۔۔۔۔اور بس یہی میری مرضی، یہی میری زندگی ہے"

ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

"اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کے لئیے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔۔۔بہت بڑی۔۔۔۔پیار۔۔۔دوست۔۔۔۔ماں باپ۔۔۔بہن بھائی۔۔۔۔بہت کچھ تیاگنا پڑتا ہے لیکن میں تیاگ چکا۔۔۔کیا آپ تیار ہیں اپنی خواہش پہ ہر شے کو قربان کرنے کے لئیے؟؟؟؟؟؟"

"ہاں"

سارا مجمع یک زبان بولا تھا۔

وہ دھیمے سے مسکرادیا تھا۔اور بس یہ اسکی منزل تھی۔ساری زندگی وہ اسکی جستجو میں ہی تو لگا رہا تھا۔

Save Gays..... Save Lesbian..... My body "

".....is mine, not anyone else

وہ مختلف سلوگن تھے۔وہ کئی طرح کے نعرے تھے۔

وہ قومِ لوط کی باقیات تھیں۔اس صدی تک ابلیس انہیں بڑی کامیابی سے لایا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

شروع شروع میں تو اسکا مسئلہ اتنا شدید نہیں تھا۔اس نے ابرار سے کچھ بھی نہیں تھا۔انکی ازدواجی زندگی ٹھیک رہی تھی۔جیسے جیسے وقت گزرا،ویسے ویسے اسکی تکلیف بڑھتی چلی گئی تھی۔خون آنے لگتا اور اسکی چیخیں نکل آتی تھیں۔

تب اس نے ان سے بات کی تھی۔اپنے بارے میں سب بتادیا۔ڈاکٹرز کی باتیں۔۔۔انہوں نے چپ چاپ سنااور اگلے دن اسکاایک مہنگے ڈاکٹر سے معائنہ کروایا۔ٹیسٹ۔۔۔دوائیں۔۔۔۔لیکن وہ لاعلاج تھا۔۔۔۔

اسکے ہارمونل سسٹم نے ویسے بھی اسکی چاہ کو ختم کردیا تھا۔وہ کسی بھی جسمانی تعلق کے قابل نہیں تھی۔وہ بھی مارے باندھے چپ رہ گئے۔

"کیا کہہ سکتے ہیں۔اللہ کی مرضی۔۔۔۔"

سب ٹھیک تھا۔

کم از کم اس رات تک تو سب ٹھیک تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابرار درانی ایک بیرونی دورے پہ گئے ہوئے تھے۔وہ گھر پہ ارسل کے ساتھ اکیلی ہی تھی۔ویسے بھی اسکا کچھ

پچھلے دو سالوں میں اسکی زندگی بہت حد تک بدل چکی تھی۔ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ کب گھر آتا ہے اور کب جاتا ہے۔ امبرین کو تو وہ مخاطب بھی نہیں کرتا تھا۔ وہ خود سے کچھ پوچھ لیتی تو ایک حقارت بھری نظر ڈال کہ آگے بڑھ جاتا تھا۔

اس رات موسم کے تیور ٹھیک نہیں تھے۔ باہر شدید طوفان آیا ہوا تھا۔

آندھی۔۔۔۔ موسلا دھار بارش۔۔۔۔ بجلی کی چمک۔۔۔ بادل۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں خاموش پریشان سی بیٹھی تھی۔

علی شیر ساتھ ہی سویا پڑا تھا۔ ارسل ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ اسکا فون تو وہ اٹھاتا ہی نہیں تھا تو اس نے ابرار کو کال کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ آرہا ہے گھر۔۔۔ تم فکر مت کرو"

تبھی باہر بائیک رکنے کی آواز آئی تھی۔ اس نے شکر کا سانس لیا اور لیٹ گئی۔ کم از کم وہ اس گھر میں اکیلی نہیں تھی۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اسکے کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔وہ چونک کہ اٹھی۔

"کون ہے؟؟؟"

جواب ندارد تھا۔دستک پھر سے دی گئی تھی

"کون ہے؟؟؟؟؟"

"میں ارسل ہوں۔۔۔۔"

اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔اسے اس سے کیا کام پڑ گیا تھا۔اسی حیرت میں ڈوبی اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔وہ سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

بارش میں بھیگا ہوا۔۔۔بکھرے بھیگے بال۔۔۔چہرے سے ٹپکتا بارش کا پانی۔۔۔لال آنکھیں۔۔۔۔اور وہ بُو۔۔۔۔

بجلی زور سے چمکی تو اس نے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ خاموشی سے۔ لمبے لمبے سانس لیتا ہوا۔۔۔۔

"ارسل؟؟؟؟ کچھ چاہئیے تھا؟؟؟؟"

وہ بنا جواب دیئے آگے بڑھا تھا۔ وہ کئی قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"چاہئیے تو ہے۔۔۔ بالکل چاہئیے ہے۔۔۔ تم دے سکتی ہو۔۔۔۔"

وہ نشے میں تھا۔

وہ اسکی طرف بڑھتا آ رہا تھا اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ رہی تھی۔

"ارسل۔۔۔۔۔ رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔ جج۔۔۔۔ جاؤ سو جاؤ۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھتا گیا اور اسکو کندھوں سے تھام لیا تھا۔ اسکے ہاتھوں کی مضبوطی اسے خوف دلا رہی تھی۔

"چھوڑو۔۔۔پیچھے ہٹو۔۔۔میں نے کہا ہٹو"

اب کی بار وہ سختی سے بولی تھی۔اس سے خود کو چھڑوا کے اس نے غصے سے اسے دیکھا تھا

"ابھی اسی وقت نکل جاؤ۔۔۔جاؤ۔۔۔۔میں نے کہا چلے جاؤ۔۔۔۔"

اسے اسکی آنکھوں میں تیر تاشر صاف دکھائی دے رہا تھا۔وہ ایسی آنکھیں پہلے دیکھ چکی تھی۔وہ ایسر رات پہلے گزار چکی تھی۔وہ ویسا چہرہ اور اس پہ لکھی تحریر پڑھ چکی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں ہی چلی جاتی ہو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہہ کر سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا جب اس نے امبرین کی کلائی جکڑ لی تھی۔

"پلیز۔۔۔۔پلیز میری مدد کر دیں۔۔۔مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

"

"اللہ کا خوف کرو۔۔۔میں تمہاری ماں کی جگہ ہوں ارسل"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا اور اسکے نزدیک ہوا

"تم وہ کرو گی جو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ تمہیں یہ کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔"

وہ اپنی کلائی چھڑوانے کی کوششوں میں تھی۔

"پلیز مان جاؤ۔۔۔بس ایک بار۔۔۔بس آج"

"ارسل۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔ابرار کو بھی نہیں۔۔۔مجھے چھوڑو اور چلے جاؤ۔۔۔۔یہ اچھا ہو گا تمہارے لئیے۔۔۔۔۔۔"

قہ منتیں کرنے لگا تھا۔وہ اپنی کلائی چھڑوا کر باہر کو بھاگی تھی۔وہ پیچھے ہی دوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے امبرین کی قمیص کو پشت سے پکڑا اور وہ چرر کی آواز کے ساتھ پھٹتی چلی گئی تھی۔

بادل زور سے گرجا تھا۔

"پلیز یہ سب مت کرو۔۔۔ارسل خدا کے لئیے۔۔۔پلیز۔۔۔"

وہ جنونی ہو رہا تھا۔وہ جو ٹھان چکا تھا،وہ کر گزرنے کو تھا۔وہ اسے گھسیٹ کر کمرے میں لے جانا چاہتا تھا اور وہ نیچے بھاگ جانا چاہتی تھی۔وہ دونوں سیڑھیوں کے پاس گتھم گتھا تھے۔وہ اس پہ حاوی ہوتا جا رہا تھا۔اتنا نزدیک کہ اسکی سانسوں سے آتی وہ بدبو اسے محسوس ہونے لگی تھی۔اسکے پر حدت لمس اور بے قابو دھڑکنیں اسکے وجود کو کھسوٹ رہی تھیں۔اس نے ساری ہمت جمع کی اور اسے خود سے علیحدہ کرنے کے لئیے دھکا دیا تھا۔وہ نشے میں کمزور ہو چکا لڑکا پیچھے کو ہوا اور سنبھل نا سکا تھا۔

پیچھے سیڑھیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔دس۔۔۔۔بارہ۔۔۔سترہ۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سکتے کی سی حالت میں کھڑی اسے گرتا دیکھتی رہی تھی۔اسکے پیروں میں اتنی جان نہیں تھی کہ وہ کھڑی رہ سکتی۔ارسل کا وجود نیچے چکنے فرش پہ پڑا تھا۔اسکا سکتہ ٹوٹا تو وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتی نیچے آئی تھی۔

بادل زور سے گرجا اور بارش کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جب تک اسکے پاس پہنچی،دیر ہو چکی تھی۔

موت کا فرشتہ اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔

ارسل کا بے جان دھڑ وہیں پڑا تھا۔فرش پہ دور تک خون ہی خون تھا۔

---

www.novelsclubb.com

عادل نے ایک نظر سوئے ہوئے ارمان پہ ڈالی اور پیار سے اسکے ماتھے پہ بکھرے بال پیچھے کیئے تھے۔تہہ کیا ہوا کمبل احتیاط سے اسے اوڑھا کے وہ کمرے سے نکل آیا تھا۔

اسے اس گھر میں آئے چھ ماہ ہونے کو آئے تھے۔اسے ایم بی اے کے دوران ہی وہ نوکری مل گئی تھی۔ساتھ میں گھر اور گاڑی۔ساتھ میں پانچ سال کا کانٹریکٹ۔۔۔۔اسکے گریڈز نے انہیں بے تحاشا متاثر کیا تھا۔کمپنی جانتی تھی کہ وہ پارس ہے اور اسے پانے کے لئیے اور بہت سے لوگ بولیاں لگائیں گے۔

اسے وہ دن یاد تھا جب وہ کوٹھا چھوڑنے کو تھا اور ارمان اسکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

"بب۔۔۔بھائی۔۔۔۔نئیں۔۔۔۔نئیں جانا۔۔۔۔بب۔۔۔۔بھائی۔۔۔"

وہ خود کونسا اس سے جدائی چاہتا تھا۔اس میں تو اسکی جان تھی۔

گل بدن نے بہت دیر تک انہیں دیکھا اور سوچتی رہی۔وہ اسکے سہارے جیتی آئی تھی اور وہ۔۔۔۔۔

"میں سچ میں اسے لے جاؤں گل؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا

"میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"میں اپنی سب سے قیمتی شے تمہیں سونپ رہی ہوں"

"اپ بھی میرے ساتھ چلیں"

وہ ہنس پڑی تھی

"میں سیریس ہوں گل۔۔۔۔میرے ساتھ چلیں، میرے ساتھ رہیں۔۔۔۔"

اس نے اسے بغور دیکھا

www.novelsclubb.com

"تو گل بدن جو ساروں کو نصیحتیں کرتی ہے خود بیساکھی پکڑ لے؟؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"کچھ لوگ بد قسمت ہوتے ہیں عادل۔انکے نصیب میں سکون نہیں ہوتا۔۔۔۔

مجھے میری بے سکونی کے سہارے چھوڑ دو۔۔۔تم جاؤ۔۔۔"

وہ نہیں آئی تھی۔عادل جانتا تھا وہ منتیں کروا کر بھی نہیں آئے گی تو بس چپ چاپ

چلا آیا۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا اور ڈرائنگ روم کے سامنے رکا۔سامنے دیوار اسکی

سرٹیفکیٹس اور اسناد سے بھری ہوئی تھی۔وہ خاموش کھڑا انہ ءں دیکھتا رہا تھا۔

وہ اسکا کل تھا۔

مشہور کمپنی کی جاب۔۔۔پرموشن۔۔۔ڈگریاں۔۔۔۔اسناد۔۔۔۔بیرونی

دورے۔۔۔۔آفرز۔۔۔۔اسکی اپنی کمپنی کا خواب۔۔۔۔

تبھی بیرونی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔وہ چونک اٹھا۔

"اس وقت۔۔۔۔کون آگیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

وہ سوچتا ہوا باہر کے دروازے تک آیا۔

سامنے امبرین کھڑی تھی۔

بارش میں بھیگا وجود۔۔۔۔بکھرے بال۔۔۔پھٹے کپڑے۔۔۔ننگے پاؤں۔۔۔۔۔

اسے وہ سالوں پہلے والی طوفانی رات یاد آ گئی تھی۔وہ جب پہلی بار ملی تھی۔وہ آج بھی وہیں کھڑی تھی۔ویسے ہی۔۔۔۔۔

اس دن بھی وہ بری طرح سے کھانستا چلا گیا تھا۔سینے پہ ہاتھ رکھے بہت دیر تک اسے سانس نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سعد؟؟؟تو ٹھیک ہے؟؟؟؟"

اسکا دوست جلدی سے آیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔بس طبیعت کچھ اپ سیٹ ہے۔۔۔۔"

"تو محنت بھی تو بہت کر رہا ہے۔ کل کے ایونٹ کے لئیے تو نے ہر شے بھلا رکھی تھی۔"

وہ چپ رہا

وہ صحیح کہہ رہا تھا۔ ریسٹورنٹ کی اوپننگ اور اس این جی او کے لئیے اس نے ہر شے کو پسِ پشت ڈال رکھا تھا۔ وہ سب بھلائے بس اسی میں لگا ہوا تھا۔ کئی دنوں کا بخار اور خراب گلا نظر انداز کرتے کرتے وہ یہاں تک پہنچ گیا تھا۔

"دو پین کلر دیدو"

اس نے کسی سے پین کلرز منگوائیں اور پانی سے نگل گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو چیک کروالے۔۔۔ڈاکٹر کے چلیں؟؟؟؟"

"نہیں یار۔۔۔۔بس تھکان ہے۔ ریسٹ کروں گا۔۔۔ابھی تو اتنے کام پڑے ہیں "

وہ ٹال گیا تھا۔

سورج کی پہلی کرن کے زمین کو چھوتے ہی زندگی انگڑائیاں لیتی بیدار ہو چکی تھی۔

اس چھوٹے سے گھر میں بھی کھٹ پٹ جاری تھی۔ کنزہ نے چولہا دھیما کیا اور کمرے میں آئی۔

اندر ملجگا سا اندھیرا تھا۔اے سی کی خنکی بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"اٹھ جائیں نواب صاحب!!!!"

اس نے اگے بڑھ کے کھڑکی کے سامنے سے پردہ ہٹایا تھا۔دھوپ سیدھی سوئے ہوئے احسن کے منہ پہ پڑی تھی

www.novelsclubb.com

"اوں ہوں۔۔۔۔یار ہزار بار کہا ہے کہ یہ نا کیا کرو۔۔۔"

"یہ نا کروں تو تم اٹھو گے کیسے؟؟؟؟"

اس نے سر تک لحاف لیا

"چھٹی کے دن میں کیوں جاگوں؟؟؟؟"

"کیونکہ بیگم کو شاپنگ کا لارا دیا ہوا ہے چار دن سے۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔"

وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

"مما۔۔۔۔۔مما۔۔۔۔"

تبھی ننھا حسن رینگتا ہوا کمرے میں آیا تھا۔کنزہ نے اسے گود میں بھرا تھا۔

"یہ اچھا ہے۔۔۔دو دو بچے پال رہی ہوں میں۔۔۔ایک اپنا اور ایک اپنی ساس کا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

احسن نے لحاف نیچے کیا

"زیادہ جھوٹ نا بولو۔۔۔اپنا بچہ تو میں خود پال رہا ہوں۔۔۔۔۔تم بس اپنی ساس کے بچے پہ توجہ دو۔۔۔روز ناشتے کے نام پہ ٹرخا دیتی ہو بریڈ توس پہ۔۔۔آج مجھے انڈہ پراٹھا چاہیئے۔۔۔۔"

کنزہ نے منہ بسورا

"مجھ سے نہیں بنتا۔۔۔"

"ایویں نہیں بنتا۔۔۔چلو۔۔۔اور پراٹھا جلانا مت۔۔۔انڈہ کچا مت رکھنا۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

"دو میرا بچہ۔۔۔دو"

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے اٹھ کر حسن کو گود میں بھرا تھا۔

"حسن اور پاپا نے ناشتہ کرنا ہے ناں۔۔۔۔چلو مما سے کہو جائیں اور کچھ کام بھی کریں۔۔۔شاپنگ حلال کریں بھئی۔۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔ کنزہ نے اسکے کشن دیکر مارا تھا۔

ابرار درانی میٹنگ میں شرکت کے لئیے ہوٹل سے نکلے ہی تھے کہ ولید (ارسل کا دوست) کا فون آنے لگا تھا۔ وہ اسے ارسل کا جڑواں بھائی کہتے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا عکس تھے۔ ایک سی عادتیں، ساتھ اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، سب ایک سا۔۔۔ وہ جیسے ایک دوسرے کا لازم و ملزوم تھے

"ہاں ولید بچے۔۔۔۔ کیسے ہو"

"انکل میں ٹھیک ہوں۔ ارسل فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔ کب سے کالز کر رہا ہوں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی میں آ بیٹھے

"بچے بات یہ ہے کہ میں تو پاکستان میں ہوں نہیں تو مجھے نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہو گا۔۔۔گھر کے فون پہ کر لو۔۔۔"

"وہ بھی نہیں اٹھا رہا کوئی"

"حیرت ہے"

انہوں نے سوچا۔شائد امبرین سو رہی ہو گی

"آپ ایسا کرو گھر چلے جاؤ۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے انکل"

انہوں نے امبرین کا نمبر ملایا۔وہ بند تھا۔ارسل اٹھا نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ میٹنگ میں تھے جب انہیں دوبارہ ولید کی کال آئی تھی۔انہوں نے کال اٹھائی تو وہ دوسری طرف رو رہا تھا۔

"ولید۔۔۔۔کک۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟؟؟سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟؟؟؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بول نہیں پا رہا تھا

"وہ۔۔۔۔۔ارسل۔۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سعد نے اسے دیکھا اور منہ بنایا تھا

"آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے بھئی ؟؟؟جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں اپکو نہیں جانتا ہوں تو کیوں بار بار میرے پاس آتے ہیں۔مجھے اپ سے کوئی بات کرنی ہے نا کوئی تعلق رکھنا ہے۔میرا پیچھا چھوڑ دیں"

فرحان نے اسے دکھ سے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"میں تمہارا بڑا بھائی ہوں۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتا ہے سعد۔اور ایک باپ اپنی اولاد کو بھٹکا ہوا دیکھ کر سکون سے کیسے رہ سکتا ہے ؟؟؟؟؟"

وہ استہزاء سے ہنسا۔اسکے ساتھ آئے اسکے مفتی دوست نے اس سے کہا تھا۔

"سعد۔۔۔ باز آجا یار۔۔۔اپنی روش بدل لے"

"باز آجاؤں؟؟؟لیکن کس سے؟؟؟اپنی مرضی کی زندگی جینے سے؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔گناہوں کی زندگی جینے سے۔۔۔۔"

وہ انکے سامنے آکھڑا ہوا

"جس رب سے آپ مجھے ڈرانے آجاتے ہیں ناں،اس نے ہی مجھے ایسا بنایا ہے تو میرا کیا قصور ہے اس میں؟؟؟؟؟میری فطرت ہے یہ تو اسے کیسے بدلوں؟؟؟"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا

"اس نے تمہیں ایسا نہیں بنایا۔اس پہ بہتان مت باندھو۔وہ اسے فحش کہتا ہے تو وہ کچھ فحش کیوں بنائے گا؟؟؟؟تم نے خود کو خود ایسا بنایا ہے۔۔۔۔انسان گناہگار نہیں ہوتا سعد،اسکا ماحول اسے بناتا ہے۔۔۔اسکے آس پاس کے لوگ۔۔۔۔ابلیس اسے ضالین میں سے ایک بناتا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ بولتے چلے گ ئے تھے۔فرحان انہیں اپنے ساتھ اسے سمجھانے کے لئیے ہی لایا تھا۔

"میں نے تم جیسے بہت سارے لوگ دیکھے ہیں اپنی زندگی میں۔۔۔اس لت میں مبتلا۔۔۔سفید ریش۔۔۔۔۔۔بابے۔۔۔پڑھے لکھے۔۔۔۔کچھ گنوار۔۔۔ہر عمر کے۔۔۔اور توجیہہ اس گناہ کی یہی دیتے ہیں کہ ہم اپنی فطرت نہیں بدل سکتے۔۔۔فطرت کیوں نہیں بدلی جاسکتی۔۔۔۔اپنے ارد گرد دیکھو۔۔۔فطرت ہر لمحہ بدل رہی ہے۔اب صبح ہے پھر شام۔۔۔رات۔۔۔۔اندھیرا فطرت بدل کر دن ہو جاتا ہے۔سورج اپنی فطرت بدل کر تاریک اوڑھ لیتا ہے۔پھول کھلتے ہیں، فطرت بدل کر مرجھا گ ئے۔۔۔پھل نے فطرت بدلی بیج بنا اور اس سے نیا پودا۔۔۔ہر شے بدل سکتی ہے میرے بچے اگر وہ بدلنا چاہے۔۔۔۔"

وہ چپ کھڑا رہ گیا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جس مغرب کے دلداہ ہو ناں، انکی ہی ریسرچ ہے۔ ہم جنسی کا کوئی بائیولوجیکل ثبوت نہیں ہے۔ دو جڑواں بچے۔۔۔ایک ہم جنس بنتا ہے دوسرا نہیں۔۔۔یہ قدرت کی طرف سے ہوتا تو وہ دونوں ایسے کیوں نا بنتے؟؟؟؟"

"آپ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں اس ریسرچ سے؟؟؟"

"بس یہ کہ خدا کی بات اج بھی سچی ہے۔۔۔جسے وہ بے حیائ کہتا ہے، وہ بے حیائ ہی ہے۔۔۔"

سعد نے انہیں بغور دیکھا

"مجھے اپنی مرضی سے جینے کا حق ہے"

www.novelsclubb.com

"بالکل ہے"

وہ فوراً بولے

"لیکن جب ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں، جب ہم ایک مذہب کے پیروکار بنتے ہیں، تو ہم پہ کچھ حدیں بھی لگتی ہیں۔ان حدود کے اندر اندر ہماری مرضی اور حق ہے، اس کے باہر نہیں۔۔۔یہ جسے تم اپنی مرضی کہتے ہو، معاشرے کی حد اسے غیر اخلاقی حرکت اور مذہب کی حد اسے گناہ کہتی ہے بچے۔۔۔۔"

سعد نے ہاتھ اٹھایا تھا۔

"بس۔۔۔بہت ہو گیا لیکچر۔۔۔جان چھوڑیں میری"

فرحان نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

خدا ہدایت بھی انہیں دیتا ہے جو اس کے طالب ہوں۔باقیوں کو وہ ہدایت چاہنے والوں کے لئیے عبرت بنا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سفید چادر سے ڈھکی میت کو دیکھ کر دھک سے رہ گئے تھے۔انکی اکلوتی لاڈلی اولاد اور وہ یوں۔۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔ارسل۔۔۔۔۔۔ار۔۔۔۔۔"

انہوں نے اپنے سینے میں بائیں جانب درد کی شدید لہر اٹھتی محسوس کی تھی۔

"میں آیا تو یہ۔۔۔۔یہ سیڑھیوں کے پاس پڑا تھا۔۔۔دور تک خون۔۔۔۔۔کچھ جم چکا تھا۔۔۔۔"

ولید بمشکل بول پا رہا تھا

"ڈاکٹرز کہتے ہیں رات کسی وقت ڈیتھ ہوئی ہے۔۔۔۔۔اور انکل۔۔۔۔"

وہ زرار کا

"اسکی مٹھی میں یہ تھا۔۔۔۔۔"

انہوں نے بھگی نظروں سے دیکھا۔

وہ امبرین کی قمیض کا پھٹا ہوا حصہ تھا۔

"امبرین؟؟؟؟؟وہ۔۔۔۔۔وہ کہاں ہے؟؟؟؟"

وہ بھاگے بھاگے اوپر آئے تھے۔وہ کہیں بھی نہیں تھی۔انہوں نے ایک ایک کمرہ دیکھ لیا تھا۔اسکے پکارت رہے تھے لیکن وہ ہوتی تو سنتی۔۔۔۔

"امبرین۔۔۔۔اس نے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بی یقینی سے سر پکڑ کر بیٹھ گ ئے تھے۔ولید نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔

"اپ اسے فون کریں۔پوچھیں وہ کہاں ہے"

www.novelsclubb.com

انہوں نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔مجھے پتہ ہے وہ کہاں گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔"

وہ کنزہ کو لیکر شاپنگ کے لئیے آیا ہوا تھا۔وہ اب دوکان پہ دوکان گھمارہی تھی۔اب یہ مال، پھر وہ۔۔۔وہ اسے چڑاتا ہوا، ستاہوا ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

"اللہ کا واسطہ یار کچھ لے بھی لو۔۔۔دو گھنٹے ہونے کو آئے اور ابھی تک تم نے دس روپے کی بھی چیز نہیں خریدی"

"ہونہہ ایویں نہیں میں منہ اٹھا کے کچھ بھی خرید لیتی۔۔۔۔صبر کرو بھئی۔۔۔۔"

وہ مال سے نکل رہے تھے جب اس مانوس سی آواز نے اسے پکارا تھا۔وہ چونک کر پلٹا سامنے سعد کھڑا مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تُو تو لاہور چھوڑ کر ایسے بھاگا جیسے کوئی بنک لوٹا ہو۔۔۔کیسا ہے؟؟؟؟"

وہ آگے بڑھ کر اسکے گلے لگا تھا۔احسن جلدی سے علیحدہ ہوا۔آج کے دن کم از کم وہ اس کے لئیے تیار نہیں تھا۔

"کہاں غائب ہو گیا تھا یار؟؟؟ اتنی دفعہ کانٹیکٹ کیا۔۔۔کالز، میسج۔۔۔ہاسٹل تک گیا تیرے پیچھے۔۔۔۔کیا ہوا؟؟؟ مجھ سے دل بھر گیا تھا؟؟؟؟"

وہ سوال پہ سوال کر رہا تھا۔احسن نے کن انکھیوں سے دیکھا۔کچھ فاصلے پہ کھڑی کنزہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"میں نے شادی کر لی ہے سعد۔۔۔۔یہ میری وائف ہیں۔۔۔کنزہ۔۔۔۔"

اس نے گویا اشارہ دیا کہ وہ اُس طرف نا جائے۔سعد اسکی بات پہ شاکڈ کھڑا رہ گیا تھا۔بہت دیر بعد اسکی حیرت ہوئی تو زور سے ہنسا

"تو اور شادی؟؟؟؟؟نا ممکن۔۔۔۔۔تُو تو اینٹی وومین تھا ناں؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

احسن کا چہرہ تاریک پڑتا چلا گیا تھا۔سعد کنزہ سے مخاطب تھا۔

"آپکو پتہ ہے یہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔۔اس نے کئی بار مجھے بتایا۔۔۔رو کر، ہنس کر۔۔۔۔پتہ ہے وہ کون ہے؟؟؟؟"

وہ ڈرامائی انداز میں رکا اور اسے دیکھا۔احسن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکی منت کی تھی کہ وہ یہ نا کرے۔وہ مسکرایا

"وہ میں ہوں۔۔۔۔ہے ناں احسن۔؟؟؟؟تو نے بتایا نہیں اپنی بیوی کو کہ میرے ساتھ تیرا تعلق کیا تھا؟؟؟؟؟"

کنزہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو سر جھکا چکا تھا

"ہم صرف دوست نہیں تھے، کچھ زیادہ تھے۔ایک میاں بیوی کے تعلق سے کچھ کم لیکن بہت کم بھی نہیں۔۔۔ہاں ہم نے بھی بہت شاپنگیں اکٹھے کی ہیں اور کئی راتیں۔۔۔۔کیوں احسن؟؟؟؟؟"

احسن نے لال چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔اسکی انکھیں کچھ جتا رہی تھیں۔وہ نجانے کس بات کا بدلہ لے رہا تھا۔

"چلو کنزہ"

اس نے پتھر ہو چکی بیوی کا ہاتھ پکڑا تھا

"اتنی جلدی؟؟؟ارے یار اتنے عرصے بعد ملے ہیں، میرے ساتھ لنچ تو کرو۔۔۔۔"

"کنزہ چلو"

اس نے سختی سے کہا اور اسے گھسیٹا تھا۔سعد اسے دیکھ کر رہ گیا۔احسن نے اس پہ دوبارہ نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔سعد اسے آوازیں دیتا رہ گیا تھا۔

کل رات جب سے وہ آئی تھی، وہیں فرش پہ، دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، سر جھکائے بیٹھی تھی۔بارش سے بھیگے کپڑے۔۔۔الجھے بال۔۔۔۔جوتے سے بے نیاز پاؤں۔۔۔

www.novelsclubb.com

عادل دلاسے دیتا تھک چکا تھا۔وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی۔

"اپ پریشان مت ہوں۔وہ اسے ایک ایکسیڈنٹ ہی سمجھیں گے"

اس نے سر اٹھایا

"اور میرا وہاں نا ہونا،اسے وہ کیا سمجھیں گے؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"ابرار صاحب کو پتہ ہو گا کہ آپ کہاں ہیں؟؟؟"

"شائد۔۔۔وہ جانتے ہیں میرے دو ہی ٹھکانے ہیں۔۔۔۔گل اور تم۔۔۔پچھلے ہفتے جب تم پارٹی میں آئے تھے تو میں نے انہیں تمہارے بارے میں بتایا تھا۔ایڈریس بھی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چپ رہ گیا تھا

"وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی موت پہ یونہی خاموش نہیں ہو گا عادل"

"امبرین یہ دفاع تھا۔یہ قتل نہیں ہے۔"

"کیا ثبوت دوں گی میں کہ وہ دفاع تھا؟؟؟؟"

"اور انکے پاس کیا ثبوت ہو گا کہ یہ قتل ہے؟؟؟؟؟"

عادل نے اسکی کلائی پکڑی۔اس پہ جابجا کھرونچوں کے نشان تھے۔

"ڈی این اے کروائیں گے ہم۔آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ہم اپنی تیاری پوری رکھیں گے۔۔۔۔علی اوپر ارمان کے ساتھ ہے۔میں ملازمہ کو کہہ دیتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اس سے کہتا اٹھنے کو تھا جب بیرونی دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔

وہ دونوں چونک کر اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

کھلے دروازے میں وہ جوان ہوتا لڑکا کھڑا تھا۔ہاتھ میں پستول اور انکھوں میں جلتے بھانبڑ۔۔۔۔۔

وہ ولید تھا۔

"تت۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔"

"تم نے قتل کیا ہے ناں اسے؟؟؟؟تم نے مارا ہے ناں میرے اس بھائی کو؟؟؟؟"

امبرین عادل کے پیچھے جا چھپی تھی۔عادل نے اسے ناگواری سے کہہ دیکھا تھا

"تم جو بھی ہو، تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسلحہ لیکر میرے گھر میں گھسنے کی۔میں ابھی پولس کو فون۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ!!!"

اس نے پستول سامنے کی تھی

"میں یہاں ارسل کی موت کا بدلہ لینے ایا ہوں۔وہ کوئی لاوارث نہیں تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ زبردستی کر رہا تھا امبرین کے ساتھ"

اوپر سے ڈرا سہما ارمان سیڑھیاں اترتا نیچے ایا تھا۔علی شیر وہیں اوپر کھڑا دیکھ رہا تھا۔

"میرا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے ہیجڑے۔۔۔۔اس قاتل عورت کو میرے حوالے کر دو۔۔۔یہ تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔۔"

عادل نے غصے سے انگلی اٹھائی

"میں تمہیں ایک لمحے میں اندر کروا دوں۔شرافت سے کہہ رہا ہوں دفعان ہو جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔"

امبرین تھر تھر کانپ رہی تھی۔ارمان خوف سے پستول کو دیکھ رہا تھا۔

"اخری بار کہہ رہا ہوں درمیان سے ہٹ جاؤ"

اس نے پستول عادل کی طرف تان رکھی تھی

www.novelsclubb.com

"اور میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ چلے جاؤ۔۔۔۔۔"

ولید نے قہر بھری نظروں سے اسے دیکھا اور ٹریگر پہ انگلی رکھی

"ایسے ہی سہی۔۔۔۔۔۔"

اس نے ٹریگر دبا دیا تھا۔

گولی اپنے نشانے کو جا لگی تھی۔ موت کا فرشتہ وہاں اپنے پر پھیلا چکا تھا۔ سفید فرش پہ دور تک خون کے چھینٹے پھیل چکے تھے۔

پندرھواں باب: چلو پھر سے مسکرائیں

امبرین عادل کے پیچھے کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ وہ غصے سے ولید کو دیکھ رہا تھا جو اس پہ ریوالور تانے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹریگر دبا اور گولی چل گئی تھی۔

ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ارمان اسکے سامنے آگیا تھا۔عادل کی طرف بڑھتی گولی اسکے سینے میں اترتی چلی گئی تھی۔ایک چیخ بلند ہوئی اور سفید فرش پہ دور تک خون کے چھینٹے پھیلتے چلے گئے تھے۔وہ فرش پہ گر چکا تھا۔عادل کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔

"ار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر گ ئے تھے۔

اسکے کپڑے اور چہرے پہ جابجا اسکے خون کے چھینٹے تھے۔

"ارمان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بے جان ہو چکا تھا۔عادل گرنے کے سے انداز میں اسکے پاس بیٹھا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے اسے چھوا تھا۔اسکا بے جان لاشہ ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

"ارمان۔۔۔۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔۔بھائی بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔ارمان۔۔۔۔۔"

اسے اپنی آواز خود بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔لب بس کپکپا کر رہ گ ئے تھے۔

"ارمان۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے گال پہ وہ گرم آنسو بہہ نکلا تھا۔وہ ابھی تک بے یقین تھا۔

"کلمہ پڑھ لے قاتل عورت۔۔۔۔۔۔۔"

ولید اب پستول امبرین پہ تان چکا تھا۔غصے کی شدید لہر عادل کے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔وہ مٹھیاں بھینچتا جلدی سے اٹھا تھا۔

گولی چلی اور عادل کے بازو میں اتر گئی تھی۔اسے لگا کسی نے گرما گرم سیسہ اسے بازو میں اتار دیا ہو۔تکلیف کی شدت سے وہ دانت کچکچا کر رہ گیا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اپنے بائیں ہاتھ کا مکا ولید کے جبڑے پہ مارا تھا۔وہ اس افتاد کے لئیے تیار نہیں تھا۔وہ پیچھے کو ہوا۔ایک ہاتھ سے اسکا گریبان جکڑ کے، دوسرے ہاتھ سے وہ اسکے منہ پہ مکے برساتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔۔سات۔۔۔۔

وہ روتا جا رہا تھا اور اسے مارتا جا رہا تھا۔

جانے غصہ زیادہ تھا کہ غم۔۔۔۔۔۔۔

سعد بہت دیر سے آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔آئینہ اسے اسکا عکس نہیں دکھا رہا تھا۔

وہاں تو وہ منظر تھا۔

احسن اور کنزہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے،ہنستے ہوئے مال میں پھر رہے تھے۔

وہ چہرہ۔۔۔وہ آنکھیں۔۔۔اس نے آج سے پہلے کبھی اسکے چہرے پہ وہ احساس نہیں دیکھا تھا۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔وہ جیسے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا،ویسی نظروں سے اس نے کبھی اسے خود کو دیکھتے نہیں دیکھا تھا۔

"کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟"

اس نے غصے سے چلا کر کہا اور سنگھار میز پہ سجی اشیاء کو ہاتھ مارا۔وہ سب چیزیں دور تک بکھر گئی تھیں

"تم نے کہا تھا تم مجھے چاہتے ہو۔۔۔۔تم نے مجھ سے محبت کی تھی۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا غصہ کیوں تھا۔اسے اتنے عرصے بعد دیکھا اور وہ بھی کسی اور کے ساتھ۔۔۔وہ اس سے جدا ہو کے بھی خوش تھا،یہ احساس اسے توڑے ڈال رہا تھا۔

"تم نے۔۔۔۔۔تم نے اچھا نہیں کیا احسن۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔"

اسکی حلقہ زدہ انکھوں میں لال لال سرخیاں اتر آئی تھیں

www.novelsclubb.com

"میں بھی اکیلا نہیں ہوں۔۔۔۔میں بھی خوش ہوں۔۔۔۔بہت خوش۔۔۔۔ میرے بھی دوست ہیں۔۔۔۔مجھ پہ بھی سب جان نچھاور کرتے ہیں۔۔۔۔میں خوش ہوں۔۔۔۔تم سے زیادہ خوش۔۔۔۔"

وہ سیدھا کلب پہنچا تھا۔۔۔

موسیقی۔۔۔۔تھرکتے لوگ۔۔۔۔اسکے جیسی قوم۔۔۔۔

اس نے مشروب کے گلاس پہ گلاس چڑھا لیئے تھے۔سگریٹ۔۔۔۔۔۔

دھواں۔۔۔نشہ۔۔۔۔تھرکتے قدم۔۔۔۔جانے کس کس کے ساتھ۔۔۔۔۔

وہ خود کو اس سب میں گم کر دینا چاہتا تھا۔اسکا ذہن ہولے ہولے ماؤف ہوتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابرار درانی نے ارسل کے قتل کا پرچہ امبرین کے خلاف کٹوادیا تھا۔پولیس اسے اور ولید دونوں کو اپنی کسٹڈی میں لے چکی تھی۔امبرین پہ تو پھر ابھی شک تھا،ولید تو قاتل تھا۔وہ دونوں گواہ تھے۔اور بہت سے گواہ تھے جنہوں نے اسے پستول کے ساتھ دندناتے دیکھا تھا۔

اس دن وہ ارمان کی بے جان لاش اپنے بازوؤں میں لئیے کوٹھے پہ آیا تھا۔اپنے درد کی اور بہتے خون کی پرواہ کئیے بغیر۔۔۔۔۔

وہاں محفل جاری تھی۔

طبلہ نواز اپنے کام میں مصروف تھا۔موسیقی ایک لے سے یہاں وہاں رقصاں تھی۔گھنگرو چھن چھن کرتے جاتے تھے۔

وہ ہولے ہولے چلتا اس بڑے ہال تک آیا اور وہ لاش وہاں رکھ دی۔

گل بدن کا پیر رپٹا تھا۔وہ پھسلتے پھسلتے بچی تھی۔کئی گھنگرو اسکے پیروں میں دھنسے تھے۔

"آپکی سب سے قیمتی شے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اسے کھو دیا گل۔۔۔۔۔"

وہ بلک بلک کر رو دیا تھا۔

فرش پہ دور تک گل بدن کے لال پیروں کے نشان چھپ چکے تھے۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

رومیصہ کا رو رو کر برا حال تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔مجھے میرا بچہ واپس چاہئیے۔۔۔مجھے میرا ولید لا کر دیں۔۔۔"

ان کو خبر مل چکی تھی۔ان دونوں میاں بیوی کا لے پالک بیٹا ولید اپنے دوست کی موت کا بدلہ لینے گیا تھا اور اب قتل کے جرم میں جیل میں تھا۔

"انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔میرا ولید۔۔۔نہیں۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

فرحان تو خود چکرا کر رہ گیا تھا۔اس نے فوراً اپنی الماری دیکھی۔اسکی پستول غائب تھی۔

"قتل کیا ہے آپ کے بیٹے نے۔زبردستی گھر میں گھسا،چوکیدار کو زخمی کیا،اس گھر کے مالک کے بھی گولی ماری ہے بازو میں۔۔۔اسکے منہ بولے بھائی کو قتل کر دیا ہے۔۔۔۔"

تھانیدار نے بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھانسی سے کم پہ وہ نہیں ماننے لگے"

رومیصہ کا لگا جیسے کسی نے اسکا دل اپنی مٹھی میں لیکر بھینچ ڈالا ہو

"اللہ۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔"

"لیکن وہ ابھی نابالغ ہے۔۔۔"

"وہ جن کا بچہ مار کے آیا ہے ناں، وہ بہت پیسے والے ہیں۔اپ کو تو پتہ ہو گا کہ پیسہ کیسے اسے بالغ کر سکتا ہے عدالت میں۔۔۔۔۔"

"آپ کوئی درمیانی راستہ نکالیں ناں۔۔۔کوئی صلح صفائی۔۔۔۔۔"

"وہ نہیں مانیں گے"

رومیصہ نے آنکھیں رگڑیں

"آپ انکا ایڈریس دیدیں۔میں انکے پیر پڑ جاؤں گی، قصاص میں وہ کچھ بھی مانگ لیں۔۔۔بس میرے بچے کو معاف کر دیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکے رونے اور فرحان کے منت ترلوں سے وہ پسیج گیا تھا۔بادل ناخواستہ انہیں ایڈریس دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ایک پوش علاقہ تھا۔ وہاں ایلیٹ کلاس بستی تھی۔ وہ جن کے دن سونے چاندی سے کھیلتے گزرتے تھے۔

عادل آفس سے واپس آرہا تھا۔

اس چوک پہ سگنل بند تھا تو گاڑی رک گئی تھی۔ وہ گندے مندے حالوں میں فقیر بچے گاڑی کے بند شیشوں سے آچکے تھے۔

"اللہ کے نام پہ۔۔۔۔ مولیٰ کے نام پہ۔۔۔۔۔"

ڈرائیور نے انہیں ڈانٹا لیکن اس نے خاموش کروادیا اور والٹ نکالا۔ انہیں پیسے تھما کر اس نے شیشہ بند کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سبز بتی جلی اور گاڑی چلنے کو تھی جب اسکی نظر فٹ پاتھ تک گئی۔ نظروں نے وہ ایک منظر دیکھا اور دل اتل پتھل ہو گیا تھا

"گاڑی روکو۔۔۔۔ابھی۔۔۔۔روکو"

وہ پوری شدت سے چلایا اور گاڑی کے رکنے سے پہلے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

گزرتی ہوئی خطرناک ٹریفک کو پار کر کے وہ سڑک کے اس دوسری طرف پہنچا تھا۔

وہ وجود ابھی تک وہیں فٹ پاتھ پہ بیٹھا تھا۔

الجھے بال۔۔۔۔گندے سندے کپڑے۔۔۔۔میلا جسم۔۔۔۔نحیف

وجود۔۔۔۔۔سوکھی کھال۔۔۔۔۔

وہ اسکے پاس زمین پہ ہی بیٹھا اور اسکے ہاتھ تھام لئیے

"تارہ۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکی سانس ایسے چل رہی تھی گویا وہ دمے کا مریض ہو۔لال چہرہ اور دھک دھک

کرتا دل۔۔۔۔۔

"تارہ۔۔۔۔تت۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے سر اٹھایا اور ان انکھوں میں شناسائی دوڑ گئی۔

"تارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ والہانہ انداز میں اسکے ہاتھ چومتا جا رہا تھا۔اس پاس سے گزرتے راہگیروں نے اچھنبے سے وہ منظر دیکھا تھا کہ وہ قیمتی سوٹ میں ملبوس، مہنگی گاڑی سے اتر کر آنیوالا انسان اس بے حال خواجہ سرا بھکاری کے ہاتھ چومتا جا رہا تھا اور روتا جا رہا تھا۔

"تت۔۔۔۔تو عادل ہے ناں۔۔۔۔۔ماں صدقے۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔میرا عادل۔۔۔۔۔تت۔۔۔۔۔۔۔تو میرا عادل۔۔۔۔۔۔۔"

دنیا میں شائد ہی کسی کو کسی سے اتنی عقیدت ہو جتنی اسے اس انسان سے تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ تیرا گھر ہے؟؟؟؟"

وہ تارہ کو اپنے ساتھ لے آیا تھا۔اب وہ اس چکنے فرش پہ احتیاط سے چلتے ہوئے، حیرانی سے ہر ہر چیز کو سر اٹھا کر دیکھتی پوچھ رہی تھی۔وہ مسکرایا

"نہیں۔۔۔یہ آپکا اور میرا گھر ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔دنیا کی ہر آسائش سے لبریز وہ کمرہ۔۔۔۔

"اپ فریش ہو لیں۔۔۔میں کپڑے لے آتا ہوں۔۔۔پھر ہم ساتھ میں کھانا کھائیں گے۔۔۔۔"

وہ اسی وقت اسکے لئیے کپڑے خرید کر لایا تھا۔اسے دیکر وہ ابھی باورچی خانے میں ہی تھا جب ملازم نے اطلاع دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صاحب جی کوئی دو میاں بیوی اپ سے ملنے آئے ہیں۔کہتے ہیں کچھ ضروری بات ہے"

"انہیں بٹھاؤ ڈرائنگ روم میں، میں آتا ہوں"

اپنے اور تارہ کے لئیے اس نے ٹیبل خود سیٹ کی تھی۔ ملازمہ کو کھانا گرم کرنے کا کہہ کر وہ ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔ ان دونوں افراد کی اسکی طرف پشت تھی۔ اس نے ہولے سے کھنکار کر سلام کیا تھا۔

اس آدمی نے چونک کر اٹھنا چاہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اٹھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔ وہ بیٹھا بھی نہیں رہ سکا تھا۔۔۔ وہ درمیان میں کہیں معلق رہ گیا تھا۔

عادل کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔

اس نے بمشکل اپنے قدم جمائے تھے۔

سامنے اسکا باپ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ باپ جو اسے سالوں پہلے فروخت کر دیا تھا۔ خود سے دور کر دیا تھا کہ وہ اس کے لئیے شرمندگی کی وجہ تھا۔۔۔۔۔۔

"پاپا۔۔۔ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔مجھے مما کے پاس جانا ہے۔۔۔گھر چلیں ناں۔۔۔"

وہ اس انسان کو بنا پلکیں جھپکے دیکھتے رہنا چاہتا تھا لیکن کم بخت آنسوؤں نے وہ منظر دھندلا کر دیا تھا۔

"مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔پاپا۔۔۔پلیز۔۔۔پاپا۔۔۔مجھے مما کے پاس جانا ہے۔۔۔میں نے یہاں نہیں رہنا۔۔۔"

اسکے کانوں میں اپنے الفاظ بازگشت بنے گونج رہے تھے۔وہ اس آدمی کے چہرے میں اپنا چہرہ دیکھ رہا تھا۔وہ ننھا بچہ جو اسکی انگلی تھامے وہاں اتنی دور آگیا تھا۔وہ ننھا سا بچہ جو ماں کو یاد کر کے سارا سارا دن روتا تھا۔

"پاپا مجھے یہاں ڈر لگے گا۔۔۔مما میرے بغیر کیسے رہیں گی۔۔۔آپ ایسا نا کریں ناں۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کمرے میں موجود تیسرا انسان، وہ ماں جو اسکی یاد کو تھپکیاں دیکر سلا چکی تھی، اسکی طرف لپکی تھی۔

"تت۔۔۔۔۔تم تو۔۔۔۔۔تم تو میرے۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔عادل۔۔۔۔"

رومیصہ نے ڈرتے ڈرتے اسکا گال چھوا تھا

عادل پورے قد سے فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔اتنے سالوں کی تھکن تھی آخر۔۔۔۔۔

واپسی کا سارا راستہ وہ دونوں خاموش رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

احسن اس سے نظریں چرا اتار ہا تھا اور وہ بس ایک جامد چپ سادھے ہوئے تھی۔

شام تک یونہی رہا تھا۔وہ کچن میں گھسی رہی، وہ اٹوٹی کھٹوائی لیئے بستر پہ پڑا رہا۔۔۔۔۔

بس ایک خاموشی۔۔۔۔۔

رات میں وہ بالکونی میں کھڑی تھی جب احسن عشاء کے بعد گھر لوٹا۔اسے دیکھا تو وہیں چلا آیا تھا۔

نیچے سڑک پہ زندگی روشنیاں اوڑھے رواں دواں تھی۔

"میں نے ایک دفعہ کہیں پڑھا تھا کنزہ کہ گناہوں سے جان چھڑوانا آسان نہیں ہوتا۔آپ انہیں چھوڑ بھی دو لیکن یہ آپ کو نہیں چھوڑتے۔زندگی میں کہیں نا کہیں یہ لوٹ کر آپکے واپس ضرور آتے ہیں"

وہ آہستگی سے کہہ تہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آج مجھے یقین آگیا۔۔۔میرے گناہ سارا جہان چھوڑ کر میرے سامنے آ گ ئے۔انہوں نے مجھے پہچان لیا۔میرا داغدار ماضی میرے سامنے کھڑا قہقہے لگا رہا تھا اور میں۔۔۔میں بس خاموش سر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔"

وہ سامنے اندھیروں کو دیکھ رہا تھا۔اسکی آواز میں نمی گھلنے لگی تھی۔

"میں قومِ لوط کے مردوں کی روش پہ تھا کنزہ۔وہ فاحش قوم جس نے خدا کے بھیجے فرشتوں کو بھی اپنی بد فعلی کا نشانہ بنالیا تھا۔ جنہوں نے اپنے نبی،اپنے رہبرِ کامل کی ایک بھی نہیں سنی تھی۔وہ جنہیں خدا نے پتھر برسا کر زمین میں دفن کر دیا تھا۔۔۔۔میں ان میں سے ہی ایک تھا۔ایک پرفیکٹ بیٹا۔۔ایک پرفیکٹ بھائی۔۔۔دنیا کے لئیے ایک قابلِ رشک انسان۔۔۔پر میری حقیقت کیا تھی۔۔۔۔تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت کے لئیے عورتوں کو چھوڑ کر پس تم وہ قوم ہو جو جہالت برتتے ہو۔۔۔۔۔۔میں یہ تھا کنزہ۔۔۔۔جاہل۔۔۔ بد کردار۔۔۔۔میں سافلین میں سے تھا۔۔۔میں ضالین میں سے تھا۔۔۔میں رجیم تھا۔۔۔۔۔

قوم لوط اپنے نبی کی بات پہ کان نہیں دھرتی تھی، کہا تو میں نے بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں مانا تھا۔انہوں ص نے بھی تو مجھے بے حیائی سے روکا تھا۔۔۔میں بھی نافرمان تھا۔۔۔"

آنسو ایک تواتر سے اسکے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔

"میں ڈر گیا تھا۔۔۔مجھے جب یہ سب ادراک ہوا تو میں لرز گیا کنزہ۔۔۔مجھے لگتا تھا مجھ پہ بھی پتھروں کی بارش ہو گی۔۔۔میں بھی بحرِ مردار بنا دیا جاؤں گا۔۔۔اور آج وہ بارش ہو گئی کنزہ۔۔۔۔وہ بول رہا تھا اور میرے سر پہ پتھر برس رہے تھے۔۔۔دیکھو۔۔۔دیکھو میں بحر مردار بنتا جا رہا ہوں۔۔۔۔"

وہ بچوں کے ایسے بلک بلک کر رو پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے مردوں سے کہا تھا کہ میری قوم کی بیٹیوں سے نکاح کرو۔ میں نے تم سے نکاح کر کے ان کی بات مان لی تھی کنزہ۔ پھر مجھے پتھر کیوں لگے؟؟؟؟؟؟"

کنزہ نے اسے بغور دیکھا تھا۔

"تاکہ تم آزمائے جا سکو۔۔۔تاکہ وہ جانچ سکے کہ تم کتنے ثابت قدم ہو۔۔۔۔تاکہ وہ دیکھ سکے کہ تم میں قوم لوط کہیں باقی ہے یا نہیں۔۔۔۔"

وہ اسے بھیگی نظروں سے دیکھ رہہ تھی۔

"آزمائش عذاب نہیں ہوا کرتی احسن۔ یہ تو بس امتحان ہوتی ہے۔۔۔۔مجھے تمہارے کل سے کوئی گلہ نہیں ہے احسن۔ مجھے تمہارے آج سے شکوہ ہے۔ وہ تمہارے سامنے کھڑا بولتا رہا اور تم سنتے رہے؟؟؟؟ وہ کہتا رہا اور تم نے کہنے دیا؟؟؟ تم نے وہ سب سنا اور جواب میں کچھ بھی نہیں کہا؟؟؟؟"

"میں کیا کہتا؟؟؟؟میرے پاس کہنے کو کچھ تھا؟؟؟؟کسی کو جواب دینے کے لئیے صاف ستھرے اعمال نامے کی ضرورت ہوتی ہے کنزہ"

"تم توبہ کر چکے ہو۔بقول تمہارے سچی توبہ۔تمہاری توبہ تمہارے اعمال نامے کی سیاہیاں مٹا چکی ہو گی احسن۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔کنزہ نے نرمی سے اسکے گالوں پہ بہتے انسو صاف کیئے تھے۔

"تم قومِ لوط نہیں رہے۔تم قومِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔تم اللہ کو اور اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارے ہو"

وہ پھر سے رو پڑا تھا۔کنزہ ہولے سے اسکے سینے سے آ لگی تھی۔

زمانہ جاہلیت گزر چکا تھا۔اس نے اپنا ہادی ڈھونڈ لیا تھا۔ہادی مل جائے تو پھر ہدایت ملتے دیر نہیں لگتی۔ہدایت مل جائے تو معافی ملتے دیر نہیں لگتی۔معافی مل جائے تو بس سمجھو سب مل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

"میں ہمیشہ سوچتا تھا ابو کہ کبھی تو آپ سے ملوں گا۔ایک دن آئے گا جب آپ سے ملاقات ہو گی۔میں نے ہمیشہ اس لمحے کے بارے میں سوچا ہے۔بہت بار۔۔۔کئی بار۔۔۔"

وہ فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا، بھگی نظروں سے اسے دیکھا رہا تھا جو سر جھکائے ہوئے تھا

www.novelsclubb.com

"جب مجھے بچے گالی دیتے تھے اور انہیں کوئی چپ کروانے والا نہیں ہوتا تھا۔۔۔سب مجھ پہ ہنستے تھے،مار پیٹ کرتے تھے اور مجھے بچانے والا کوئی نہیں ہوتا

تھا۔۔۔جب مجھے رات کو دیر تک برتن دھونے پڑتے تھے کہ میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی نہیں ہوتی تھی۔۔۔جب میں اس رات۔۔۔۔۔۔اس رات جب مجھے درندوں نے کھسوٹ ڈالا۔۔۔میں نے بس آپکو یاد کیا۔۔۔بس یہی سوچا کہ ابو ایک دن آپ سے ملوں گا ضرور۔۔۔۔"

وہ بے آواز رو رہا تھا۔اسکی آواز آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی

"میں نے بہت کچھ سوچا ہوا تھا کہ یہ کہوں گا، وہ کہوں گا۔ناراض ہوں گا، چلاؤں گا، روؤں گا، سوال کروں گا۔۔۔میں نے پتہ نہیں کیا کچھ سوچا ہے تھا لیکن۔۔۔۔ اب جب سپ سامنے ہیں تو مجھے کچھ بھی یاد نہیں آرہا ہے۔۔۔میں کچھ بھی کہنا، پوچھنا، جتانا نہیں چاہتا۔۔۔بس ایک بات"

اس نے اسے بغور دیکھا تھا۔ان آنکھوں میں دور تک

"کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟میں تو آپکا بیٹا تھا۔۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔فرحان کا لگا جیسے کسی نے کند چھری اس کے دل میں اتار دی ہو

"میں آپکا بیٹا تھا ناں ابو؟؟؟؟؟؟ پھر کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟ کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

اس نے بھیگی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"تم اج بھی میرے بیٹے ہو"

عادل نے زور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔بالکل نہیں۔۔۔۔آج میں آپکا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔۔"

وہ ہولے سے اٹھا اور دروازے کی اوٹ میں کھڑی تارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔۔۔میں انکا بیٹا ہوں۔۔۔۔بس انکا۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔"

تارہ ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

تو یہ اسکا حاصل تھا۔

وہ کامیابی کی آخری حد پہ کھڑا لڑکا جو اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے مان سے کہہ رہا تھا کہ میں اسکا بیٹا ہوں۔

یہ تھا اس فعل کا حاصل جو اس نے اپنی جوانی میں بوئی تھی۔آج ابھی اس نے جانا کہ خدا نے تارہ کو کیوں بنایا تھا۔ابھی ابھی اس نے جان لیا کہ قدرت نے اسکے دونوں ہاتھ خالی کیوں کر دیئے تھے۔وہ اسکی جھولی بھرنے والی تھی۔وہ اسے اتنا عطا کرنے والی تھی کہ وہ سنبھالتے سنبھالتے تک جاتی تو بھی وہ نعمت ختم نا ہوتی۔وہ نعمت جو اسکے پہلو میں تھی۔

"اور میں نے ان سالوں میں ایک اور بات بھی سوچی ہے ابو۔ایک سوال۔۔۔۔ کیوں بناتا ہے خدا مجھ جیسے ادھورے انسان جب وہ مکمل بنانے پہ بھی قادر ہے۔ کیوں؟؟؟؟؟"

وہ زرار کا

"تاکہ وہ آپ جیسے ظاہری طور سے کامل انسانوں کو انکا ادھورا پن دکھا سکے۔تاکہ وہ بتا سکے کہ ایک ادھورا انسان بھی ایک ادھوری زندگی کو کامل کر سکتا ہے۔۔۔۔وہ ادھوری زندگی جسے آپ جیسے کامل انسان ادھورا کہہ کر پھینک دیا کرتے ہیں۔۔۔۔"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔پھر کچھ سوچ کر پلٹا

"اپنے لے پالک بیٹے کی زندگی مانگنے کے لئیے میرے پاس مت آیئے۔۔۔اس کے پاس جایئے جسکی زندگی کا وہ واحد اثاثہ تھا۔"

www.novelsclubb.com

سعد کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہسپتال کے اس کمرے میں پایا تھا۔

اسکے ہاتھ پہ ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ایک طرف پیشاب کی نالی تھی۔کچھ نلکیاں۔۔۔ نالیاں۔۔۔۔

"مم۔۔۔۔میں کہاں ہو۔۔۔۔؟؟؟؟"

اسکا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔

کل رات وہ کلب میں بے ہوش ہو گیا تھا تو اسکے دوست اسے ہسپتال لے آئے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے گھر۔۔۔۔گھر جانا ہے۔۔۔۔"

"آپکی کچھ رپورٹس رہتی ہیں۔۔۔ڈاکٹر عدیل نے کہا ہے کہ ان سے مل کر جایئے گا "

www.novelsclubb.com

"کیوں؟؟؟؟"

نرس نے کندھے اچکا دیئے

"یہ تو وہی بتائیں گے"

اب وہ ان کے سامنے تھا۔سامنے میز پہ اسکی فائل رکھی تھی۔وہ اس سے اسکے بارے میں سوال کر رہے تھے۔اسکی زندگی کے بارے میں۔۔۔اسکے جنسی تعلقات۔۔۔۔وہ بتاتا رہا

"ہوا کیا ہے؟؟؟؟؟"

انہوں نے وہ رپورٹ اسکے سامنے رکھی تھی

"آپ کا ایچ آئی وی پوزیٹو آیا ہے مسٹر سعد"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"آپ اسے نظر انداز کرتے آئے ہیں لیکن یہ ہے۔۔۔۔آئی ایم سوری لیکن یہ ایڈز ہی ہے۔۔۔۔"

وہ دھک سے رہ گیا تھا۔

کمرہ عدالت میں سماعت جاری تھی۔ مجرم کے کٹہرے میں امبرین کھڑی تھی۔ اسکا وکیل جج کے سامنے کھڑا بول رہا تھا۔

"عورت کہاں جائے مائی لارڈ؟؟؟ عورت کہاں جائے؟؟؟ ساری دنیا کے ستم خاموشی سے سہتی رہے تو اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم بن جاتی ہے اور اگر کبھی ہمت کر کے کچھ کر گزرے تو ہم انسانوں کی عدالت اسے مجرم کہہ دیتی ہے۔۔۔ عورت کہاں جائے؟؟؟؟؟"

امبرین نے ایک نظر ابرار درانی پہ ڈالی تھی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"عورت کیا کچھ برداشت کرے؟؟؟؟ سکول کالج جاتے ہوئے خود ہپ اٹھتی گندی نظریں۔۔۔۔ یونیورسٹی جائے تو کچھ معنی خیز جملے۔۔۔ بازاروں میں کچھ بے باک حرکتیں۔۔۔ چند سال کی بچی ہو یا بوڑھیا۔۔۔ عورت کہاں محفوظ ہے

؟؟؟؟نا بھائی کے ساتھ، نا باپ کے پاس۔۔۔۔ناشوہر کے پہلو میں ناں اپنی چار دیواری میں۔۔۔۔عورت محفوظ کیوں نہیں ہے مائی لارڈ؟؟؟؟؟"

سامنے ہتھکڑی پہنے ولید کھڑا تھا۔

"مائی لارڈ ایل لمحے کے لئیے خود کو امبرین ابرار کی جگہ رکھ کر سوچیں۔۔۔رات کے وقت، نشے میں دھت ایک انسان پسکی عزت لوٹنے کے درپے ہے اور اپ اتنے بے بس ہیں کہ کوئی آپکی مدد کو بھی نہیں آسکتا تو آپ کیا کریں گے ؟؟؟؟اپنی مدد خود نہیں کریں گے ؟؟؟اپنے بچاو کے لئیے کسی بھی حد تک نہیں جائیں گے ؟؟؟؟؟ "

www.novelsclubb.com

وہ زرار کا

"آخر میں بس اتنا ہی کہ اگر میری کلائینٹ مجرم ہے اور اسے سزا دی جانی چاہئیے تو جیلوں میں موجود ہر ہر مجرم باعزت بری کر دینا چاہئیے۔۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس دن ہی کورٹ کا فیصلہ آگیا تھا۔

"امبرین ابرار۔۔۔۔ باحکم عدالت بعزت بری"

فرحان عادل کی بتائی ہوئی اس جگہ پہ آیا تھا۔اس نے بتایا تھا کہ مقتول کی ماں وہاں رہتی تھی۔

"مجھے گل بدن سے ملنا ہے۔۔۔وہ کہاں ملے گی؟؟؟؟"

اب وہ وہاں تھا۔

وہ تنگ سی گلیاں۔۔۔پرانی سیڑھیاں۔۔۔وہ اونچے کوٹھے۔۔۔وہ کھڑکیاں۔۔۔بنی سنوری عورتیں۔۔۔۔طبلے کی آواز۔۔۔۔موسیقی۔۔۔۔۔پان چھالیہ کی مہک۔۔۔۔گجرے۔۔۔۔پھول۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے اس کمرے تک پہنچا دیا گیا تھا۔اس نے ہولے سے دروازے پہ دستک دی تھی۔دروازہ کھلتا چلا گیا۔سامنے سنگھار میز کے سامنے وہ بیٹھی تھی۔

گل بدن۔۔۔۔۔۔۔۔

"نور؟؟؟؟؟؟؟"

فرحان کے لب کپکپا کر رہ گئے۔

گل بدن آئینے میں سے ہی اسے دیکھ چکی تھی۔

"آیئے۔۔۔۔مجھے آپکا ہی انتظار تھا۔۔۔۔آیئے۔۔۔۔مانگیئے جو مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے آئینے میں سے ہی دیکھتی کہتی جا رہی تھی

"اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟چہ چہ چہ۔۔۔۔کیا ستم ہے ناں۔۔۔۔قاتل اور مقتول دونوں آپ کے ہی بیٹے نکلے۔۔۔۔۔"

وہ ششدر کھڑا رہ گیا تھا۔

ایک فلم سی چل پڑی تھی۔۔۔

وہ نورسی لڑکی۔۔۔۔انکا اسے کالج آتے جاتے دیکھنا۔۔۔۔محبت۔۔۔۔گھنٹوں کی باتیں۔۔۔۔چھپ چھپ کر ملنا۔۔۔۔ملاقاتیں۔۔۔۔پیار۔۔۔۔شادی۔۔۔۔۔وہ بچہ۔۔۔۔۔وہ ابنارمل بچہ۔۔۔۔۔طلاق۔۔۔۔۔

گل بدن نے کرب سے آنکھیں موندلی تھیں۔

"وہ۔۔۔۔۔وہ تمہارا۔۔۔۔۔تمہارا بیٹا تھا؟؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔۔ارمان آپکا ہی بیٹا تھا۔۔۔۔وہ سگی اولاد جسے آپ کے سوتیلے بیٹے نے مار دیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ چکرا گیا تھا۔اس نے سیارے کے لئیے دروازہ تھاما تھا۔

"نور سے گل ہوئی اور گل سے گل بدن۔۔۔آپ نا بدلے۔۔۔وہیں رہے۔۔۔۔ویسے ہی۔۔۔۔جانتی تھی وہ آپکا ہی بیٹا ہے۔۔۔۔وہ جو اپنے سوتیلے بھائی کو بھائی بھائی کہتا نہیں تھکتا تھا۔۔۔خون کی کشش فرحان صاحب۔۔۔اور تماشہ تو دیکھیئے۔۔۔۔ایک بھائی نے دوسرے بھائی پہ گولی چلائی۔۔۔ایک بھائی نے دوسرے بھائی کے لیئے جان دیدی۔۔۔۔"

وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا

"جایئے۔۔۔معاف کیا۔۔۔خود کا برباد ہونا معاف کیا۔۔۔اپنے بیٹے کو معاف کیا۔۔۔"

اس نے لاچارگی سے اسے دیکھا تھا۔

"نور تم مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

"چلے جایئے۔۔۔۔۔خدا کے لیئے۔۔۔۔"

"نور۔۔۔"

"جائیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے واپسی کے لئیے پلٹ گیا تھا۔ گل بدن بہت دیر تک خود کو آئینے میں دیکھتی رہی تھی۔

"نور نے آپ سے سچی محبت کی تھی۔۔۔۔ آج بھی کرتی ہے۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ کرتی رہے گی۔۔۔۔۔۔ پر معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔"

امبرین کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی تھی۔ پاس ہی علی شیر بیٹھا کتابیں پھیلائے ہوم ورک کرنے میں مصروف تھا جب اسکا فون بجا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابرار درانی کی کال تھی۔

اس نے فون کان سے لگایا۔

"میں ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں امبرین۔۔۔ہمیشہ کے لئیے۔۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی

"یہاں میرا رہ بھی کون گیا ہے۔۔۔۔"

"اور میں؟؟؟؟؟"

اس نے کچھ توقف کے بعد سوال کیا تھا

"میں جو اج بھی آپکے نکاح میں ہوں"

دوسری طرف کچھ دیر کے لئیے خاموشی چھا گئی تھی۔

"میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔۔۔۔۔میری طرف سے تمہیں طلاق ہے۔۔۔۔۔"

وہ ایک لمبی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔

"پیپیرز تمہیں مل جائیں گے۔۔۔۔۔اللہ حافظ"

کال کٹ چکی تھی۔

اس نے سختی سے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"یہ۔۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔بس۔۔۔یہ تھکاوٹ ہے۔۔۔میں ٹھیک ہوں"

"یہ ایڈز ہی ہے سعد۔تمہارا جسم اپنا مدافعتی نظام کھوتا جا رہا ہے۔اب جب جسم کی مدافعت کمزور ہو جاتی ہے تو وہ وہ بیماریاں بھی ہونے لگتی ہیں جو عام حالات میں ہونا ممکن نہیں۔۔۔انہی میں سے یہ کینسر ہے۔۔۔۔یہ ایک خاص قسم کا خون کا کینسر ہے جو ایڈز کے مریضوں کو ہوتا ہے۔یہ پھیل رہا ہے۔۔۔بہت تیزی کے ساتھ"

اسکی آواز غصے سے کانپ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

وہ ہسپتال سے لوٹ آیا تھا۔

اس نے خود کو کاموں میں مصروف کر لیا تھا۔

جاگنگ۔۔۔۔واک۔۔۔ورزش۔۔۔۔صحت بخش غذا۔۔۔۔ان سب کا الٹا اثر ہو رہا تھا۔اسکی صحت گرتی جا رہی تھی۔دن بدن۔۔۔۔۔۔لمحہ لمحہ۔۔۔۔۔

یونہی کچھ سال اور گزر گئے تھے۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔۔۔۔

جو لعین ہے۔۔۔۔رجیم ہے۔۔۔۔پھٹکارہ ہوا ہے۔۔۔بھٹکا ہوا ہے۔۔۔۔بھٹکا دیتا ہے۔۔۔۔گمراہ ہے۔۔۔۔گمراہ کر دیتا ہے۔۔۔۔

میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب سے خیر کی کہ وہ مجھے اس کے شر سے بچائے رکھے۔۔۔۔

اور شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔۔۔۔۔

جو بخشنے والا مہربان ہے۔۔۔۔

جس سا مہربان کوئی کہیں کبھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

امیراں بائی نے دروازے پہ دستک دی تھی

"گل۔۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔۔ گل۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف خاموشی تھی۔ وہ دستک دیتی چلی گئی۔ دروازہ ہنوز بند تھا۔ اب اسے پریشانی نے گھیر لیا تھا۔

"گل۔۔۔۔ دروازہ کھول۔۔۔۔ گل۔۔۔۔۔ گل۔۔۔۔۔"

اس نے زور دیکر دروازہ کھول دیا تھا۔

سامنے فرش پہ گل بدن بے جان پڑی تھی۔

"گل۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چلا کر اسکی طرف بڑھی۔اسکی دھڑکنیں خاموش ہو چکی تھیں۔

اسکے جینے کی کوئی وجہ نہیں رہی تھی،اب وہ کیسے جیتی رہتی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سب تعریفیں بیشک اسی اللہ کے لئیے ہیں جو سب جہانوں کا مالک ہے۔۔۔

ہر چرند پرند۔۔۔جن۔۔۔انسان۔۔۔۔ہر مخلوق۔۔۔نوری۔۔۔ناری۔۔۔۔

اسکی مرضی کی غلام ہے۔۔۔

سات آسمان۔۔۔زمینیں۔۔۔۔پاتال۔۔۔عرش۔۔۔سمندر۔۔۔۔دریا۔۔۔۔

پہاڑ۔۔۔۔بیابان۔۔۔۔سب اسی کا تو ہے۔۔۔۔

اسی بے مثال اور باکمال خدا کا کہ جسکی تعریف ہر وقت ہر لمحہ بیان کی جاتی ہے۔۔۔۔

اس پر شکوہ عمارت کے اس وسیع و عریض میٹنگ ہال میں خنکی تھی۔اس لمبی میز کے ارد گرد موجود کرسیوں پہ مختلف افراد موجود تھے۔

سوٹڈ بوٹڈ۔۔۔پڑھے لکھے۔۔۔۔۔کچھ غیر ملکی۔۔۔۔

وہ سب انتظار میں تھے۔۔۔۔

اس کمپنی کے مالک کے جس نے میٹنگ شروع کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

تبھی وہ اندر آیا تھا۔بلیک سوٹ میں ملبوس، قیمتی گھڑی، فون، جوتے۔۔۔۔وہ مہنگے کلون کی باس۔۔۔۔

وہ سب اسکے احترام میں کھڑے ہو گئے تھے۔

وہ عادل تھا۔

وہ عادل جس نے ایک عرصے تک تحقیر بھرے جملے سہے تھے۔سب کی نظروں میں ہمیشہ استہزاء دیکھی تھی۔وہ عادل جس نے کئی راتیں کبوتروں کے ڈربے میں گزاری تھیں۔جسکے باپ نے اسے شرمندگی کے ڈر سے بیچ دیا تھا۔وہ جو دھتکارا گیا تھا۔وہ عادل جو ایک کوٹھے کے کباڑ خانے میں رہتا تھا۔وہ جو ساری رات برتن دھوتا تھا اور ویٹر بنا گھومتا تھا۔وہ جو کمزور درندوں کے نرغے میں چلا رہا تھا۔وہ جو بے بس تھا۔وہی عادل جو خون میں لت پت کلب کے اس کمرے میں پڑا اپنے لئیے موت مانگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ عادل۔۔۔۔۔

اس لمحے وہ اس کمرے میں موجود کسی بھی انسان کو کھڑے کھڑے خرید سکتا تھا۔

"!!!Good Morning gentleman"

اس نے سب پہ ایک مسکراہٹ اچھالی تھی۔

آج اس کا تھا۔بس اسکا۔پورے کا پورا۔وہ اسے کل کے بدلے دیا گیا تھا۔

وہ سب اس مالک کے ہاتھ میں ہے ناں۔ان انسانوں کے ہاتھ میں ہوتا تو اسے کیا ملتا ؟؟؟؟پر وہ۔۔۔۔وہ جو منصف ہے ناں،وہ ڈنڈی نہیں مارتا۔۔۔ہر انسان کو اسکی محنت کا پورا پورا اجر دیتا ہے۔۔۔اپنی رحمت کے ساتھ۔۔۔

اسے بھی دیا تھا۔

اس انسان کو جس میں کوئی مردانہ وجاہت تھی اور نا ہی چال میں وقار تھا۔

کیسے ؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

وہ ہارا نہیں تھا۔۔۔وہ تھکا ضرور تھا پر رکا نہیں تھا۔۔۔ گرا ضرور تھا پر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو ہار کر مایوس نہیں ہوتے ناں، جیت ان کے لئیے دھوم دھام سے اترا کرتی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو رحمان ہے۔۔۔۔

اور رحیم ہے۔۔۔۔۔

وہ جو قیامت کے دن کا مالک ہے۔۔۔۔

ہر دن کا۔۔۔۔ہر رات کا۔۔۔۔۔ہر حساب کتاب کا۔۔۔۔۔ہر نیکی کا۔۔۔۔ہر خیر کا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو وہ حساب کرے گا۔۔۔۔

ہر ایک کو بدلہ دے گا۔۔۔۔اسکی نیکی کا اور بدی کا بھی۔۔۔۔پورا پورا انصاف کرے گا۔۔۔۔

رومیصہ نے ایک تلخ نظر اس پہ ڈالی تھی اور جانے کو مڑی جب فرحان نے اسکی کلائی پکڑی تھی۔

"اب تو معاف کر دو۔۔۔۔"

"مجھے وہ سب سال واپس لا دیں جو میں نے اپنے بچے کی جدائی میں کاٹے ہیں۔۔۔۔ اللہ کی قسم اسی وقت معاف کر دوں گی۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا تھا

"آپ نے اپنی بیماری، اپنے نقص پہ پردے ڈالنے کو کتنی زندگیاں برباد کر دی ہیں فرحان اس کے بعد بھی معافی؟؟؟؟؟ ماؤں کے لیئے انکے بچوں کو گالی بنا دیا، ہم ماؤں کو گالی بنا دیا جبکہ نقص آپ میں تھا۔"

وہ سر جھکا کے رہ گیا

www.novelsclubb.com

"میں تو اسے نقص بھی نہیں مانتی تھی فرحان۔۔۔میں تو اسے بھی سینے سے لگائے پھرتی تھی۔۔۔۔اپ نے ہی اسے مجھ سے جدا کیا۔۔۔"

"معاف کردو۔۔۔۔معاف کردو۔۔۔۔"

"جس دن عادل اپکو معاف کردے گا،اس دن میں بھی کردوں گی۔۔۔۔جس دن گل معاف کردے گی،اس دن میں بھی کردوں گی۔۔۔جس دن ارمان کے حقوق کی تلافی ہو جائے گی،اس دن معاف کردوں گی۔۔۔۔"

وہ بولتی چلی گئی تھی

"وہ مر چکے ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تو سمجھ لیں میں بھی مر چکی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر آگے بڑھنے کو تھی جب رکی

"ولید کی وجہ سے یہاں ہوں فرحان ورنہ کب کا آپکو چھوڑ چکی ہوتی۔۔۔میرا بچہ جیل میں بہت کچھ سہہ چکا ہے۔۔۔۔اب کم از کم اسے ماں باپ تو ملنے ہی چاہئیے ہیں۔۔۔۔تو ہاں۔۔۔۔اسے ایک ماں کی قربانی سمجھ لیں۔۔۔ایک بیوی کی کمزوری نہیں۔۔۔۔۔"

وہ چلی گئی تھی۔

وہ سر جھکائے بیٹھا رہ گیا۔۔۔۔

ساری زندگی شائد اسے ایسے ہی جینا تھا۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

دِکھا ہمیں سیدھا راستہ۔۔۔۔

سچائی کا۔۔۔ہدایت کا۔۔۔۔پاکی کا۔۔۔۔عاجزی کا۔۔۔۔

صراط مستقیم۔۔۔۔۔

ہمیشہ تک کی ہدایت۔۔۔۔۔

ہمیشہ تک کی خیر۔۔۔۔

اج رانیہ کا ولیمہ تھا جس میں شرکت کے لئیے انہیں جانا تھا۔کنزہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جب احسن تولیے سے بال رگڑتا اندر آیا تھا۔اس پہ نظر پڑی تو آنکھوں میں ستائش نمودار ہوئی تھی۔وہ دیکھ چکی تھی۔

"کردو تعریف کنجوس آدمی۔۔۔۔"

"جو کہہ کر کروائی وہ کیسی تعریف؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے برابر میں آ کھڑا ہوا اور برش اٹھایا

"تم جیسوں سے کہہ کر ہی کروانی پڑتی ہے۔خود تو منہ پھوٹے سے بیوی کے لئیے ستائش کے چند لفظ نہیں نکلتے تمہاری زبان سے۔۔۔۔"

"اچھا بابا لڑکیوں رہی ہو"

اس نے رسان سے اسے کہا تھا

"اچھی لگ رہی ہو"

کنزہ نے منہ بسورا

"بس؟؟؟؟؟؟"

احسن نے آنکھیں دکھائی تھیں

"اور کیا؟؟؟؟؟"

"یہ چار لفظ بھی نا کہتے۔۔۔۔ تھڑدلے انسان۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور اب تمہیں قصیدہ چاہیئے اتنے شارٹ ٹائم میں؟؟؟"

وہ چپ رہی تھی۔ منہ پھلا لے اٹھنے کو تھی جب اس نے اسکی کلائی پکڑی۔

"ایک ناراض بیوی نہیں افورڈ کر سکتا میں۔۔۔۔کم از کم آج تو ہر گز بھی نہیں کہ جب تم یوں۔۔۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑی اور اسے بغور دیکھا

"تمہیں دینے کو میرے پاس لفظ نہیں ہیں کنزہ۔وہ گھسے پٹے چند جملے میں تمہارے لائق نہیں سمجھتا۔ کبھی فرصت سے سوچوں گا اور ایک نئ حروف تہجی ایجاد کروں گا۔بس تمہارے لئیے۔ہر حرف تمہارے لئیے ہو گا،ان کے توڑ جوڑ سے بنے فقرے بھی بس تمہارے لئیے ہوں گے۔۔۔۔تب تک بس یہ سنو کہ تم وہ چاند ہو جو میری سیاہ رات پہ چمکا تو اسے چودھویں کا سا کر گیا۔۔۔تم نے میرے لئیے مقدر کو کسی گلاب کا سا کر دیا ہے۔ہر ناگواریت اب ایک میٹھی سے خوشبو تلے چھپ گئ ہے۔اور ہاں تم تو میری ہدایت ہو۔تم نا ملتیں تو میں ضالین میں سے ایک ہوتا۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے اسے اسکا ماتھا اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

ان لوگوں کا راستہ جن پہ تونے انعام کیا۔۔۔۔

جن کا تونے اکرام کیا۔۔۔۔

وہ جن کے لئیے جنت سجائی گئی ہے۔۔۔

وہ جو تیرے خاص ہیں۔۔۔۔وہ جو تیری محبت سے مالا مال ہیں۔۔۔۔وہ جو تیری رحمت سے پر امید ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عادل آفس سے لوٹا تو امبرین اسے لان میں ہی نظر آ گئی تھی۔ایک طرف گھاس پہ بیٹھی، خاموش۔۔۔۔۔

وہ اسکی طرف چلا آیا اور اسکے سامنے آلتی پالتی مار کے بیٹھ گیا۔

"ہیلو۔۔۔کہاں گم ہیں؟؟؟؟؟"

اس نے اسکے سامنے چٹکی بجائی تو وہ چونک اٹھی۔

"کیا سوچتی رہتی ہیں سارا وقت؟؟؟؟"

"میرے پاس بچا ہے کچھ سوچنے کو؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"وہ سب بھولیں گی تو بھول سکیں گی ناں"

"بھولنا اتنا آسان ہے؟؟؟؟"

"بھولنا ہی تو آسان ہے۔۔۔یاد کرنا تکلیف دہ ہے"

www.novelsclubb.com

وہ خاموش رہ گئی تھی۔

"تارہ کہہ رہی تھیں آپ تمہارا؟؟؟؟؟؟"

نے ماسٹر بیڈ روم لینے سے انکار کر دیا؟؟؟؟؟"

"میں انیکسی میں ہی ٹھیک ہوں عادل۔۔۔۔"

"اور یہ سب، یہ اتنا محل کس کا ہے؟؟؟؟"

"تمہارا"

"ہاں میرا بھی ہے۔اور تارا کا۔۔۔اور علی شیر کا۔۔۔اور۔۔۔اور آپ کا بھی ہے۔۔۔۔"

وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا۔وہ گھاس نوچنے لگی

"ایک نئی شروعات کرتے ہیں امبرین۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہولے سے کہا تھا

"چلیں۔۔۔۔پھر سے مسکراتے ہیں۔۔۔۔"

اس نے جھکا سر اٹھایا

"میں ادھوری عورت ہوں عادل۔۔۔۔میں کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتی۔۔۔۔

"

"میں بھی تو ادھورا ہی ہوں ناں۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے اسکا ہاتھ تھاما تھا

"دو ادھورے ایک مکمل نہیں ہو سکتے کیا؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا دیا

"بس سمجھ گیا۔۔۔۔۔۔چلیں۔۔۔۔۔اندر علی شیر ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مغرب کی نارنجی دلدل ایک اور بار سورج سے ملنے کو بیتاب تھا۔

ناکہ ان لوگوں کا راستہ جن پہ تو غصہ ہوا۔۔۔۔

ناانکا جو غرق کر دیئے گئے۔۔۔ناہی انکا جو زمین میں دفن ہو گئے۔۔۔۔

اور ناہی انکا کہ جو جاہل تھے۔۔۔۔

ناہی انکا جن پہ پتھروں کی بارش ہوئی۔۔۔

اور ناانکا جو جہنم کا ایندھن ہیں۔۔۔۔

اور ناہی ان کا۔۔۔۔جو گمراہ ہو گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(آمین)

"پپ۔۔۔۔۔پانی۔۔۔۔۔۔پپ۔۔۔۔۔"

وہ نحیف سا وجود بمشکل بول پا رہا تھا۔پیاس کی شدت سے اسکے حلق میں کانٹے اگ آئے تھے۔اس مے ہاتھ مارا تو خالی جگ فرش پہ گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔

"پانی۔۔۔۔۔۔"

کوئی نہیں تھا جو اسکی سنتا۔۔۔حالانکہ اسے بہت سے دوست تھے۔۔۔۔لیکن وہ سب اسے چھوڑ کے جا چکے تھے۔۔۔۔اسکے ریسٹورنٹ کے دوست اسکا ریسٹورنٹ اپنے نام کروا چکے تھے۔۔۔۔اسکے وقت گزاری کے دوست بھی اسکے ایڈز کا سن کر گم ہو چکے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔۔

زنجیر کا ایک حصہ۔۔۔۔

سعد۔۔۔۔

اس نے زندگی کو اپنی مرضی سے جینے کی ٹھان لی تھی۔یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی قیمت اتنی بڑی ہو گی۔۔۔۔

"پانی۔۔۔۔۔"

وہ ہانپتے ہوئے اٹھا۔سانس پھول چکی تھی۔منہ چھالوں سے بھرا ہوا تھا۔سرطان سارے جسم میں پھیل چکا تھا۔

وہ فرش پہ اترا تو کانچ اسکے پیر میں چبھ گیا تھا۔فرش پہ اسکے پیروں کے سرخ نشان چھپتے چلے گ ئے تھے۔پانی نہیں تھا۔فرج خالی تھی۔بوتلیں بھی ختم ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پپ۔۔۔۔۔پانی۔۔۔۔"

اس نے تکلیف کی شدت سے چلا کر کہا تھا۔

اسکے باہر سنے جانے پہ پابندی تھی۔ایڈز کی روک تھام کی ٹیم نے اسے گھر میں محصور کر دیا تھا۔وہاں اسے کھانے پینے کی اشیاء مہیا کرنے پہ معمور لڑکے ڈر کے مارے نزدیک نہیں پھٹکتے تھے۔وہ چھوت چھات کے مریض جیسا تھا۔

"کک۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔پانی۔۔۔۔۔"

وہ دروازہ کھٹکاتے، چلاتے چلاتے تھک گیا تھا۔

"پانی۔۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔۔"

اسے ایک بار کسی نے کہا تھا۔

"خدا کے راستے پہ آجاؤ بیٹا۔۔۔۔یہ جس راستے پہ چل رہے ہو، یہ لاعلاج بیماریوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں دے گا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اگلی صبح جب اس این جی او کی طرف سے وہ ملازم اندر آیا تو اسے فرش پہ پڑا پایا تھا۔ وہ رات کسی وقت مر چکا تھا۔اس نے ترحم سے اسے دیکھا تھا

"چہ چہ۔۔۔۔۔بیچارہ۔۔۔۔۔۔"

وہ فون ملانے لگا تھا۔

فرش پہ پڑا وہ لاشہ بحر مردار بن چکا تھا۔۔۔ قومِ لوط پہ برسے خدا کے قہر کی نشانی۔۔۔۔۔۔

ختم شد

www.novelsclubb.com